سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(منگل 16، جمعتہ المبارک 19، سوموار 22، منگل 23، بدھ 24، جمعرات 25۔اکتوبر، 8۔نومبر 2018)
(یوم الثلاثہ 6، یوم الجمع 9، یوم الاثنین 12، یوم الثلاثہ 13، یوم الاربعاء 14، یوم الخمیس 15، یوم الخمیس 29۔صفر المظفر 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد 3 : شمارہ جات : 1 تا 6

جلد 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیسرا اجلاس

منگل،16۔اکتوبر2018

جلد 3 : شمارہ: 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کا تعین	-----------	1
3۔	ایجنڈا	-----------	3
4۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
5۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	9
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	10
7۔	چیئر مینوں کا پینل	-----------	11
	حلف		
8۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف	-----------	11
9۔	معزز ممبران کے لئے سیٹنگ پلان کا اعلان	-----------	11
	سرکاری کارروائی		
10۔	سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر وزیر خزانہ کی تقریر	-----------	12
11۔	گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا	-----------	27
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)		
12۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2018	-----------	27
	جمعتہ المبارک، 19-اکتوبر 2018		
	جلد 3 : شمارہ: 2		
13۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم سپیکر اعلامیہ	-----------	31
14۔	ایجنڈا	-----------	33
15۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	35
16۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	36
	حلف		
17۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف	-----------	37
18۔	کورم کی نشاندہی	-----------	37
	پوائنٹ آف آرڈر		
19۔	اپوزیشن ممبران کے ایوان میں جناب سپیکر اور اسمبلی سٹاف پر حملے کی مذمت	-----------	38

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
49	-----------	20۔ اپوزیشن ممبران کو ایوان میں لانے کا مطالبہ
		سرکاری کارروائی
		بحث
51	-----------	21۔ سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث
66	-----------	22۔ کورم کی نشاندہی
66	-----------	23۔ سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث (۔۔۔جاری)
		سوموار، 22۔اکتوبر 2018
		جلد 3 : شمارہ: 3
71	-----------	24۔ جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ
73	-----------	25۔ ایجنڈا
75	-----------	26۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
76	-----------	27۔ نعت رسول مقبول ﷺ
		حلف
77	-----------	28۔ نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف
		تحاریک استحقاق
77	-----------	29۔ قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر کے خلاف نازیبا الفاظ
		پوائنٹ آف آرڈر
		30۔ سابق سینیٹر جناب نہال ہاشمی کی جانب سے افواج پاکستان
79	-----------	کے خلاف ہرزہ سرائی
		تحاریک استحقاق (۔۔۔جاری)
		31۔ قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر
80	-----------	کے خلاف نازیبا الفاظ (۔۔۔جاری)

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بجٹ	
32۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث ----------	97
33۔	کورم کی نشاندہی ----------	103
34۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ----------	103
35۔	کورم کی نشاندہی ----------	105
36۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ----------	106
	منگل، 23۔اکتوبر 2018	
	جلد 3 : شمارہ: 4	
37۔	ایجنڈا ----------	113
38۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	115
39۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	116
	تعزیت	
40۔	ڈیرہ غازی خان میں غازی گھاٹ کے پُل پر بسوں کے حادثہ میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ----------	117
	تحریک	
41۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 187 کے تحت سپیشل کمیٹی کی تشکیل ----------	117
42۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	119
	قرارداد	
43۔	پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما جناب نہال ہاشمی کی جانب سے افواج پاکستان کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت ----------	120

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
44۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث -----------	122
45۔	کورم کی نشاندہی -----------	153
46۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	153
	بدھ، 24۔اکتوبر 2018	
	جلد 3 : شمارہ: 5	
47۔	ایجنڈا -----------	161
48۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	163
49۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	164
	حلف	
50۔	نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف -----------	165
	تحریک	
51۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 187 کے تحت سپیشل کمیٹی کی تشکیل کی تحریک -----------	165
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
52۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث -----------	168
	جمعرات، 25۔اکتوبر 2018	
	جلد 3 : شمارہ: 6	
53۔	ایجنڈا -----------	195
54۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	203
55۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	204

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
		سرکاری کارروائی
		بجٹ
		56۔ سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 کے مطالبات زر
205	-----------	پر بحث اور رائے شماری
		مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)
227	-----------	57۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2018
		58۔ منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 2018-19
229	-----------	کا ایوان کی میز پر رکھا جانا
232	-----------	59۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ
		جمعرات، 8۔ نومبر 2018
		جلد 4
235	-----------	60۔ اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ
237	-----------	61۔ ایجنڈا
239	-----------	62۔ ایوان کے عہدے دار
243	-----------	63۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
244	-----------	64۔ نعت رسول مقبول ﷺ
245	-----------	65۔ چیئرمینوں کا پینل
245	-----------	66۔ قواعد کی معطلی کی تحریک
		قرارداد
		67۔ ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق
246	-----------	کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
		تعزیت
248	-----------	68۔ ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق کی شہادت پر دعائے مغفرت
		سرکاری کارروائی
		بحث
266	-----------	69۔ امن و امان پر عام بحث
314	-----------	70۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ
		71۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(26)/2018/1859. Dated: 6th October, 2018. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Tuesday, 16th October, 2018 at 03:00 pm, in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کا تعین

> "In exercise of the powers conferred under rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint Tuesday, 16th October, 2018 for the presentation of the Annual Budget Statement for the financial year 2018-19 before Provincial Assembly of the Punjab at 3:00 p.m."

Lahore, the
Dated: 6th October, 2018

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ16۔اکتوبر2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا پیش کیا جانا

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال19-2018

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال19-2018ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی)مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون مالیات پنجاب2018

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2018ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1-	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	:	پی پی-29
2-	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	:	پی پی-258
3-	جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے	:	پی پی-274
4-	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	:	ڈبلیو-331

کابینہ

1-	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
2-	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3-	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، داخلہ *
4-	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
5-	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
6-	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27، 29-اگست، 12-ستمبر اور 18-اکتوبر 2018 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج اجلاس تفویض کیا گیا۔

6

7۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی و معدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
9۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	: جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری، تحفظ ماحول*
12۔	جناب محمد اجمل	: وزیر سماجی بہبود و بیت المال
13۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ*
17۔	مہر محمد اسلم	: وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	: وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	: وزیر مواصلات و تعمیرات
24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	: وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	: وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔	جناب محمد اختر	: وزیر توانائی

7

27۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
30۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی وترقیات*
32۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
35۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سینئر سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

منگل،16-اکتوبر2018

(یوم الثلاثاء،6-صفر المظفر1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُۨ ۱
الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۲ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۳
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ۴
وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ
وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۵ وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۶

سُوْرَۃُ المُلک آیات 1تا6

وہ(اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے(1) اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے(2) اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو (اللہ) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟(3) پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر، تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی(4) اور ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی اور ان کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا اور ان کے لئے دہکتی ہوئی آگ کا

عذاب تیار کر رکھا ہے(5)اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیاان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے(6) **وماعلیناالاالبلاغo**

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

میرا پیمبر عظیم تر ہے
کمال خلاق ذات اس کی، جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے، میرا پیمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا، وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے، وہ آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم اور عمل کی حد بھی، ازل بھی اس کا اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا رہبر ہے،میرا پیمبر عظیم تر ہے
وہ شرح احکام حق تعالیٰ، وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری، وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی،وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے،میرا پیمبر عظیم تر ہے
بس ایک مشکیزہ اک چٹائی،ذرا سے جَو ایک چارپائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے،نہ خُوش لباسی نہ خُوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی،گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحر و بر ہے،میرا پیمبر عظیم تر ہے

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1.	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی-29
2.	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی-258
3.	جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے	پی پی-274
4.	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو-331

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: جو نئے ممبران منتخب ہوئے ہیں ان سے حلف لیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب ممبر جناب احمد خان پی پی-87 نے حلف اٹھایا
اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ Seating Plan اور Rules کے مطابق کارروائی کا اعلان کریں۔

معزز ممبران کے لئے سیٹنگ پلان کا اعلان

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسب ہدایت جناب سپیکر تمام معزز ممبران اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے رولز آف پروسیجر بابت 1997 کے رول 8 کے تحت سپیکر کو ایوان میں ممبران کی سیٹوں کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ آپ کی توجہ Rule 223 کی شق (e)

کی جانب دلانا چاہتا ہوں جس کے مطابق ممبران صرف اپنی مقرر کردہ seats سے ہی خطاب کر سکتے ہیں لہٰذا جناب سپیکر نے ان Rules کے مطابق تمام معزز ممبران کی سیٹیں مقرر کر دی ہیں اور Seating Plan باہر لگا دیا گیا ہے۔ تمام معزز ممبران اسمبلی اپنی مقرر کردہ سیٹوں پر ہی تشریف رکھیں گے اور وہیں سے خطاب کریں گے۔ رول 223 کے مطابق اسمبلی اجلاس کے دوران کوئی ممبر اسمبلی کتاب یا اخبار وغیرہ نہیں پڑھے گا دوسرے ممبر اسمبلی کی تقریر کے دوران خاموشی اختیار کرے گا اور موبائل فون استعمال نہیں کرے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: ذرا ایک منٹ بیٹھیں۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کریں۔ رولز کے تحت اس کے علاوہ آج کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ منسٹر صاحب! آپ بجٹ تقریر شروع کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے جناب سپیکر کے ڈائس
کے سامنے آکر مسلسل نعرے بازی کرتے ہوئے رپورٹرز کی ٹیبل پر موجود ریکارڈرز،
سیکرٹری اسمبلی کی ٹیبل کا مائیک، ساؤنڈ سسٹم اور tables توڑ دیئے)

سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم اللہ رب العزت کے شکر گزار ہیں جس نے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو عوام کی خدمت کی ذمہ داری سونپی۔

جناب سپیکر!

2. آج جب میں وزیر اعظم پاکستان کی قیادت میں اپنے منصب کی اہم ترین ذمہ داری انجام دینے جا رہا ہوں تو میرا ضمیر یہ گوارا نہیں کر رہا کہ ہم گزشتہ حکمرانوں کی طرح صرف اپنی دکان چمکانے کے لئے عوام کو ایک مرتبہ پھر سبز باغ دکھائیں اس لئے میں

اپنی تقریر کا آغاز ماضی میں کی گئی بہت سی تقریروں کی طرح اس جملے سے نہیں کروں گا کہ "آنے والا بجٹ عوامی اُمنگوں کا آئینہ دار ہو گا" کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ آنے والا بجٹ گزشتہ ادوار کی مالی بے ضابطگیوں اور بد عنوانیوں کے منفی اثرات کو زائل کرنے کی کوشش ہو گی تاکہ عوای امنگوں کی آبیاری کے لئے زمین ہموار کی جا سکے۔ سال 2018-19 کا یہ بجٹ دراصل Corrective Budget ہو گا جو نئے پاکستان کی بنیاد فراہم کرے گا۔

جناب سپیکر!

3. مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ آج حکومت پنجاب جس مالیاتی بحران کا شکار ہے اس کی بنیادی وجہ ماضی کی غیر ذمہ دارانہ پالیسیاں تھیں۔ فیتے کاٹنے کے شوق نے قرض کے بڑھتے ہوئے بوجھ پر فوقیت حاصل کی کیونکہ یہ ان کا دردِ سر نہیں تھا بلکہ عوام کا مسئلہ تھا کہ وہ کیسے اس قرض کو اُتارنے کے لئے مہنگائی کا بوجھ برداشت کریں گے۔

جناب سپیکر!

4. کسی بھی ذمہ دار حکومت کے لئے قرض وہ آخری راستہ ہوتا ہے جو انتہائی مجبوری کی حالت میں اختیار کیا جاتا ہے تاکہ آمدن اور اخراجات میں فرق کو مٹایا جا سکے لیکن ہماری بدقسمتی کہ گزشتہ حکومت نے اس آخری راستے کو واحد آپشن کے طور پر اختیار کیا۔ میگا پراجیکٹس کے نام پر ایسے منصوبے تشکیل دیئے گئے جن کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود سے زیادہ ذاتی خود نمائی تھی۔

جناب سپیکر!

5. حکومت کے لئے ترجیحات کا تعین ایک اہم ترین ذمہ داری ہے۔ جس صوبے کے عوام کو صحت، تعلیم، صاف پانی اور سماجی انصاف مہیا نہ ہو تو اُن کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں اس کا فیصلہ آپ خود کر لیں۔ یہاں ذکر کرنے کے لئے ایسے منصوبے تو بہت سے ہیں مگر میں آغاز "اورنج لائن میٹرو ٹرین" سے کروں گا جسے عوامی خدمت کے دعویداروں نے اپنے گلے کا ہار سمجھا اور جاتے جاتے عوام کے حلق کا کانٹا بنا گئے۔ ابتداء میں یہ منصوبہ تقریباً 165۔ارب روپے کا بتایا گیا جبکہ اب یہ منصوبہ 250۔ارب روپے سے بھی زیادہ میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ یہ منصوبہ گزشتہ حکومت کی ناقص منصوبہ بندی کا منہ بولتا

ثبوت ہے۔ میں یہ یاد دلاتا چلوں کہ گزشتہ مالی سال 2017-18 میں صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع کے لئے تعلیم اور صحت کا ترقیاتی بجٹ مجموعی طور پر صرف 144۔ارب روپے رکھا گیا تھا۔یہی بات مجھے یہ سوال پوچھنے پر مجبور کر رہی ہے کہ کیا یہ ترجیحات درست تھیں؟

جناب سپیکر!

6. جس صوبے میں 90 لاکھ سے زائد بچے سکول نہ جا رہے ہوں، ایک ایک بیڈ پر تین تین مریض ہوں اور لوگ ہسپتالوں کے برآمدوں اور راہداریوں میں موت کے منہ میں چلے جاتے ہوں، وہاں کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں، کیا ایک عام پاکستانی یہ سوال پوچھ سکتا ہے کہ اس کے حصے کا بجٹ "کاسمیٹک" پراجیکٹس پر کیوں لگا دیا گیا؟

جناب سپیکر!

7. معزز ایوان یہ سوال کرنے میں بھی حق بجانب ہے کہ پنجاب جیسا بڑا اور ہمیشہ سے مالی طور پر مستحکم صوبہ اچانک کس طرح 94۔ارب روپے کے خسارے میں گیا؟ اس کے پیچھے مالی بے ضابطگیوں کی ایک طویل داستان ہے جس کا ذکر بجٹ کی اس تقریر میں ممکن نہیں۔ گزشتہ مالی سال کے اختتام پر سٹیٹ بنک آف پاکستان سے 41۔ارب روپے کا overdraft لینے کے باوجود حکومت پنجاب کے پاس کنٹریکٹرز کے 57۔ارب روپے کے بلز کی ادائیگیوں کے لئے بھی رقم نہیں تھی اور اسی وجہ سے حکومت پنجاب کے خلاف بے شمار کیسز چلے۔ اسی طرح حکومتی قرضہ گزشتہ مالی سال کے اختتام پر 1100۔ارب روپے سے بھی تجاوز کر چکا تھا۔ جس کی پنجاب کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر!

8. میں اس معزز ایوان کے سامنے گزشتہ حکومت کے ADP 2017-18 کی حقیقت بھی بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اعلان کردہ ترقیاتی پروگرام کے 635۔ارب روپے کی رقم کے مقابلے میں actual utilization صرف 411۔ارب روپے کی گئی یعنی کہ ایک تہائی سے زیادہ کا ترقیاتی پروگرام صرف کاغذوں کی حد تک محدود تھا۔ ہم بھی اگر چاہتے

تو اسی طرح کا غیر حقیقی بجٹ پیش کر سکتے تھے۔ تاہم ہم نے عوام کو حقائق بتانے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

جناب سپیکر!

9. اس بجٹ کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ وطن عزیز کو درپیش شدید مالی بحران کے پیش نظر وفاقی حکومت کی درخواست پر 148۔ارب روپے کی خطیر رقم بجٹ surplus کے طور پر مختص کی جا رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کو درپیش سنگین معاشی بحران کی وجہ سے صوبائی حکومت نے انتہائی ذمہ داری سے کام لیتے ہوئے کفایت شعاری کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ رقم حکومت پنجاب کے اپنے پاس ہی موجود رہے گی اور یہ آئندہ مالی سال کے دوران ہر قسم کے ترقیاتی اخراجات کے لئے دستیاب ہو گی۔ جس کے لئے ہم ایک جامع حکمت عملی ترتیب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

10. یہ معزز ایوان PTI کی حکومت کی ترجیحات سے بخوبی واقف ہے۔ ان ترجیحات میں Human Development اور Social Sectors میں بہتری سرفہرست ہے۔ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کا اعلان کردہ 100 Days Reforms Agenda حکومتی منصوبہ بندی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ 100 روزہ پلان بنیادی طور پر گورننس میں بہتری، مضبوط فیڈریشن، Economic Growth کی بحالی، زراعت کی ترقی، آبی وسائل کی conservation اور سوشل سیکٹرز میں improvement کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ National Security and Legislative Reforms بھی اس کا بنیادی جزو ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ایک مضبوط اور جامع لوکل گورنمنٹ نظام پر یقین رکھتی ہے اور پنجاب میں ایک انقلابی نظام متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں تیزی سے قانون سازی کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

11. اس 100روزہ پلان کے مطابق حکومت پنجاب,Young Entrepreneurs Investorsاور کسانوں کے لئے بھیEconomic Package Launchکرنے جارہی ہے۔اسی طرح ایک جامعJob Creation Strategyبھی متعارف کرائی جا رہی ہے جس کے تحت نوجوانوں کے لئے روزگار کے اَن گنت مواقع پیدا ہوں گے۔پنجاب میں سیاحت کا فروغ بھی حکومت کی مرکزی ترجیحات میں شامل ہے۔اس بجٹ میں حکومت کسان بھائیوں کے لئے آسان کریڈٹ اورOne Window Operationکی سہولیات فراہم کرے گی۔اسی طرح پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے ساتھ ساتھWater Treatment Plantsکی بھی تنصیب کی جائے گی۔خواتین کو معاشرے میں ان کا جائز مقام دلانے کے لئےWomen Empowermentکی ایک جامع حکمت عملی ترتیب دی جا رہی ہے۔اسی طرح Labour Lawsمیں ایسی ترامیم متعارف کروائی جارہی ہیں جن کا مقصد مزدوروں کے حقوق کا تحفظ ہے۔ان قوانین میںPunjab Occupational Safety & Health Act 2018, Punjab Minimum Wages Act 2018اور Punjab Domestic Workers Act 2018شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

12. تحریک انصاف کاReforms Agendaعوام دوست ہے جس کا مرکز پاکستان کے عوام ہیں۔صوبے کی آئندہ پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ بندی عوام کی بنیادی ضروریات، خوراک، تعلیم، صحت، روزگار اور "اپنا گھر" کو مدنظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔تبدیلی کا دوسرا عنصر جو وطن عزیز کو قرض کی لعنت سے نجات دلائے گا وہ صنعت کا فروغ اور کاروبار میں اضافہ ہے جسےEase of Doing Business،پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ،اخراجات پر کنٹرول اور محصولات کے نظام میں تبدیلی کے ذریعے ممکن بنایا جائے گا۔ محصولات کے نظام میں تبدیلی صرف آٹومیشن تک محدود نہیں ہوگی بلکہ ان لوگوں کو ٹیکس نیٹ میں لایا جائے گا جو صاحب حیثیت ہونے کے باوجود ٹیکس ادا نہیں کر رہے۔ ٹیکس کاProgressive Systemغریب عوام پر بوجھ میں کمی کا سبب بنے

گا۔اسی طرح ٹیکس دہندگان کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے ایک ایک پائی کا حساب دیں گے۔ تحریک انصاف ماضی کی طرح نمائشی ترقیاتی منصوبوں پر عمل پیرا نہیں ہوگی۔ منصوبہ بندی Outcome Oriented اور Evidence Based ہوگی تاکہ عوام تک حقیقی تبدیلی کے ثمرات پہنچائے جا سکیں۔

جناب سپیکر!

13. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے رواں مالی سال 2018-19 کے بجٹ کے اہم خدوخال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نئی حکومت کے رواں مالی سال کے بجٹ کا ٹوٹل حجم 2026۔ارب 51 کروڑ روپے ہوگا۔مالی سال 2018-19 میں General Revenue Receipts کی مد میں 1652۔ارب روپے کا تخمینہ ہے۔Federal Divisible Pool سے پنجاب کو 1276۔ارب روپے کی آمدن متوقع ہے۔ صوبائی ریونیو کی مد میں 376۔ارب روپے کا estimate کیا گیا ہے جس میں taxes کی مد میں 276۔ارب روپے اور non-tax ریونیو کی مد میں 100۔ ارب روپے شامل ہیں۔مالی سال 2018-19 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 1264۔ارب روپے ہے جس میں تنخواہوں کی مد میں 313۔ارب روپے، پنشن کی مد میں 207۔ارب روپے، مقامی حکومتوں کے لئے 438۔ ارب روپے اور سروس ڈلیوری اخراجات کے لئے 305۔ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ یہ سروس ڈلیوری اخراجات بنیادی طور پر عوام کو تعلیم، صحت، امن وامان، اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی، پینے کے لئے صاف پانی اور دیگر ضروری خدمات مہیا کرنے کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ سالانہ ترقیاتی اخراجات کے لئے 238۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سابقہ حکومت کی ناقص پالیسیوں اور مالی بے ضابطگیوں کی وجہ سے پنجاب کے ترقیاتی بجٹ میں کمی کرنا ناگزیر تھا لیکن میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت مالیاتی نظم وضبط اور بہترین منصوبہ بندی سے آنے والے برسوں میں تعمیر و ترقی کے ایک نئے باب کا آغاز کرے گی۔

جناب سپیکر!

14. اب میں رواں مالی سال کے بجٹ میں اہم سیکٹرز میں ہونے والے اہم منصوبہ جات اور اقدامات ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!

15. تعلیم کے میدان میں گزشتہ حکومت کی کارکردگی کا احاطہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو گی کہ اس وقت بھی صوبہ پنجاب میں 90 لاکھ سے زائد بچے سکولوں سے باہر ہیں اور تمام تر حکومتی دعووں کے باوجود آج بھی پنجاب کے عوام کوالٹی ایجوکیشن سے محروم ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے لئے تعلیم کے شعبے کی بہتری اوّلین ترجیح ہے۔ مجموعی طور پر رواں مالی سال میں تعلیم کے شعبے کے لئے 373۔ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ جو گزشتہ مالی سال سے 28۔ارب روپے زیادہ ہے۔یہاں سے اندازہ لگالیں کہ ہم اس معاشی بحران کے باوجود بھی تعلیم کے فروغ کو اوّلین ترجیح دے رہے ہیں۔ حکومت پنجاب Sustainable Development Goals 2030 کے تحت تعلیم کے لئے مقرر کردہ تمام اہداف کو حاصل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

16. سکولوں میں بچوں کے لئے غذا کی فراہمی اور جدید طرز تدریس کو مدنظر رکھتے ہوئے اساتذہ کو Tablet Computers کی فراہمی کے پائلٹ پراجیکٹ کا بھی آغاز کیا جائے گا۔ پنجاب کے سرکاری سکولوں میں ہر سال لگ بھگ 20 لاکھ بچے کچی جماعت میں داخلہ لیتے ہیں اور ایک سال کے اندر ان میں سے 34 فیصد چھوڑ جاتے ہیں۔ میٹرک تک پہنچنے تک صرف سات لاکھ بچے رہ جاتے ہیں جس میں جنوبی اضلاع اور دیہی علاقوں کی بچیاں زیادہ متاثر ہیں۔اس صورتحال کے تدارک کے لئے رواں مالی سال میں کچی کے بچوں کے لئے ایک نیا Tier متعارف کروایا جا رہا ہے جو کہ Pre-Primary Schooling کے ذریعے سے نرسری سے پہلے تعلیم کو فوکس کرے گا۔اس منصوبے کے لئے 500 ملین سے زائد کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔اس منصوبے سے لاکھوں بچے ڈراپ آؤٹ سے بچ جائیں گے۔اسی طرح پرائمری سکولز میں سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا اور وہ اضلاع جو تعلیمی اہداف میں پنجاب

کے بہتر اضلاع سے پیچھے ہیں ان کے لئے Low Primary District Programmes کا اجراء کیا جا رہا ہے تاکہ اگلے تین سال میں ان اضلاع کی تعلیمی انفراسٹرکچر اور اہداف کی تکمیل بہترین اضلاع کے برابر ہو سکے۔ ایک اور منصوبے کے تحت ہائی سکولز میں Technical and Vocational تعلیم کا ایک نیا ٹریک متعارف کروایا جا رہا ہے جس کے لئے بھی 50 ملین روپے مختص ہیں۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت نجی اور سرکاری سکولز کے لئے بالترتیب 12۔ ارب اور 4۔ ارب روپے کے فنڈز تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

17. آج کے دور میں قوموں کی ترقی میں بین الاقوامی معیار کی یونیورسٹیاں ہی بنیادی کردار ادا کرتی ہیں، لیکن صوبہ پنجاب میں بد قسمتی سے بین الاقوامی معیار کی یونیورسٹیوں کا فقدان ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ مالی سال میں شمالی، جنوبی اور وسطی پنجاب میں تین نئی اعلیٰ معیار کی یونیورسٹیوں کی Feasibility Study کروائی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں کالجز کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ماڈل کالجز بنائے جا رہے ہیں جس کے بعد مرحلہ وار جامع پالیسی کے تحت تمام کالجز کو ماڈل کالجز میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

18. یوتھ اس ملک کا اثاثہ ہے اس لئے مستحق اور ہونہار طالب علموں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے ایک ارب روپے کے وظیفہ جات بھی دیئے جائیں گے تاکہ وہ ملک اور قوم کی ترقی کے سفر میں شامل ہو سکیں۔

جناب سپیکر!

19. سوشل سیکٹر میں شامل صحت کے شعبے کی بہتری بھی تحریک انصاف کی پنجاب حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ صحت کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 284۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ پنجاب حکومت کی یہ کوشش ہو گی کہ ہمارا صحت کا نظام لوگوں کے لئے Accessible اور Affordable بھی ہو۔ ہماری صحت کے حوالے سے ترجیحات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ مالی سال میں

صوبائی ترقیاتی پروگرام کا 8 فیصد صحت کے لئے مختص کیا گیا تھا جبکہ اس سال ترقیاتی پروگرام کا 14 فیصد صحت کے لئے مختص کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

20. ہمیں احساس ہے کہ ایک موذی مرض میں مبتلا فرد کے خاندان پر کیا قیامت گزرتی ہے اگر اُس کے پاس اپنے پیارے کی جان بچانے کے لئے علاج کے وسائل موجود نہ ہوں اس لئے ہنگامی بنیادوں پر لاکھوں خاندانوں کے درد کا احساس کرتے ہوئے ہم پنجاب میں "انصاف صحت کارڈ" کا نظام لا رہے ہیں۔ "ہیلتھ انشورنس پروگرام" کو پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں جاری کیا جا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ "انصاف صحت کارڈ" کا یہ پروگرام عوام کو صحت کی بہترین سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

جناب سپیکر!

21. پانی زندگی ہے اور صاف پانی صحت مند زندگی کی علامت ہے۔ صاف پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کے لئے ADP میں مجموعی طور پر 20۔ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جس میں سے 12۔ارب روپے نئی سکیموں پر خرچ کئے جائیں گے۔ اس شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے بڑے بڑے اہداف میں "Provision of Clean Water for Healthy Life" کے لئے 5۔ارب روپے اور "Insaaf Programme for Rural Water Supply and Sanitation" کے لئے 5۔ارب روپے شامل ہیں۔ بارانی علاقوں میں Dysfunctional Rural Water Supply Scheme کی بحالی، Waste Water Treatment Plant اور Surface Water Treatment Plant کی تنصیب بھی ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔

جناب سپیکر!

22. ترقی اور خوشحالی کے یکساں مواقع اور وسائل کی منصفانہ تقسیم پنجاب کے تمام علاقوں میں بسنے والوں کا بنیادی حق ہے لیکن حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ جنوبی پنجاب میں رہنے والا ہر دوسرا شخص خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہا ہے۔ جنوبی پنجاب کو

اس کی آبادی سے کہیں کم وسائل مہیا کئے گئے اور اس کے جائز حق سے محروم رکھا گیا جس کے نتیجے میں جنوبی پنجاب آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ ہم جنوبی پنجاب سمیت تمام پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے فنڈز کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

23. اس لئے حکومت پنجاب صوبے میں علاقائی عدم مساوات یعنی Regional Disparity کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ ہمارا عزم کم ترقی یافتہ علاقوں میں Direct Investment کے ذریعے دیہی گھرانوں کی آمدن اور روزگار کے مواقعوں میں اضافہ کرنا ہے۔ موجودہ سال میں پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں اربوں روپے کے ترقیاتی پروگرام شروع کئے جا رہے ہیں جس سے یہاں پر ترقی اور خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔

جناب سپیکر!

24. ان ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ کابینہ کے اجلاس ترتیب وار ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں منعقد کئے جائیں گے۔ اسی طرح سرکاری محکموں کے سربراہان ہر مہینے کم از کم دو سے چار دن جنوبی پنجاب اور کم ترقی یافتہ اضلاع کے سرکاری دورے اور حالات کے جائزہ کے لئے لاہور سے باہر جایا کریں گے۔ ہم نہ صرف پنجاب کے کم ترقی یافتہ اضلاع کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں بلکہ دوسرے صوبوں کی ترقی کے بھی خواہاں ہیں۔چنانچہ ہم بلوچستان میں کارڈیالوجی سنٹر اور چلڈرن ہسپتال بنانے میں بھی تعاون کریں گے۔

جناب سپیکر!

25. یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ زراعت ہماری معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مالی سال2018-19 کے بجٹ میں پروڈکشن سیکٹر کے لئے مجموعی طور پر 93۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جبکہ گزشتہ سال یہ رقم 81۔ارب30 کروڑ روپے تھی۔ حکومت نے کسان بھائیوں کی خوشحالی کے لئے2 لاکھ 50 ہزار بلاسود قرضوں کی فراہمی کے لئے15۔ارب روپے

مختص کئے ہیں۔ اس حوالے سے ہم چاہتے ہیں کہ روایتی فصلوں کی بجائے High Value Cash Cropsاور باغبانی کی طرف توجہ دی جائے۔ Climate Changeکے پیش نظر ہم Horticulture Cropsکے لئے OPV's اقسام متعارف کروارہے ہیں۔ زیتون کی کاشت کے فروغ کے لئے بارانی ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں Centre for Excellence of Olive Researchکا قیام بھی عمل میں لایاجارہاہے۔

جناب سپیکر!

26. پاکستان میں آبپاشی کانظام دنیاکاسب سے بہترین نظام تھا۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ ناقص پالیسیوں اور غفلت کی وجہ سے ابتر حالت کا شکار ہے لیکن حکومت پنجاب نے آبپاشی نظام کی ترجیحی بنیادوں پر بحالی اور تخمینہ لاگت کے لئے اپنے 100 روزہ پلان میں Asset Management Plan کی تیاری کاہدف بھی رکھاہے۔ ہم اس بجٹ میں شعبہ آبپاشی کے لئے مجموعی طور پر 19۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کررہے ہیں۔ ہماراہدف ہے کہ مالی سال 2018-19 میں Dadhocha Dam کی تعمیر شروع کی جائے جوکہ راولپنڈی اور اسلام آباد کو صاف پینے کاپانی فراہم کرے گااور اس کے لئے 6۔ ارب روپے کا تخمینہ لگایاگیاہے۔ مزید یہ کہ پنجند بیراج کی بحالی اور جلال پور Irrigation کینال سسٹم کی تعمیر کاآغاز بھی رواں سال شروع کیاجائے گاجس سے ضلع بہاولپور اور رحیم یار خان کے 1.6 ملین رقبے کو پانی کی یقینی فراہمی اور ضلع جہلم اور خوشاب کے ایک لاکھ ساٹھ ہزار نئے رقبے کوآبپاشی کی سہولت میسر ہوگی۔ اس کے علاوہ پانی کے صحیح اور فائدہ منداستعمال کے لئے حکومت پنجاب پہلی دفعہ Provincial Water Policyاور Punjab Ground Water Act کی جامع قانون سازی کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

27. حکومت پنجاب نے مجموعی طور پر انفراسٹرکچر کے لئے 149۔ارب روپے رکھے ہیں۔ روڈ سیکٹر کے لئے 68۔ارب روپے، ٹرانسپورٹ کے لئے 35۔ارب 50 کروڑ روپے، ضلعی سطح پر دیہی علاقوں تک رسائی کے پروگرام کے تحت سڑکوں کی تعمیر کے لئے 5۔ارب روپے، شاہراہوں کے ملاپ کے لئے تیار کردہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے لئے

5-ارب روپے اور اورنج لائن ٹرین کے لئے 33-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ہم پنجاب میں جدید شاہراہوں کا جال بچھانے کے لئے حکومت اور نجی شعبے کی شراکت یعنی Public Private Partnership کے تحت ایک نیا پروگرام متعارف کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

28. "کلین اینڈ گرین پنجاب" تحریک انصاف کا ایک ایسا پروگرام ہے جس کے ثمرات آنے والی نسلوں تک پہنچیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ World Bank کے تعاون سے پنجاب گرین ڈویلپمنٹ پروگرام (PGDP) کے تحت پنجاب کے ماحولیاتی نظام میں جامع اصلاحات لائی جارہی ہیں۔ پوری دنیا کی طرح Global Warming پاکستان کا بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ بالخصوص اس لئے کہ ہم ایک زرعی ملک ہیں اور آب و ہوا کی تبدیلی فصلوں کی خرابی کا باعث بنتی ہے۔ ہماری زرخیز زمینیں ہمارے لئے ایک بڑی نعمت ہیں۔ ضروری ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درخت اور سبزہ لگا کر ماحولیاتی تبدیلی کے مضر اثرات سے بچیں۔ اس ضمن میں رواں مالی سال کے بجٹ میں ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے 6-ارب 30 کروڑ روپے کی لاگت سے "Environment Endowment Fund" کا آغاز کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!

29. تبدیلی کا ایک اور بڑا عنصر جو وطن عزیز کو قرض کی دلدل سے نجات دلائے گا وہ نئی صنعتوں کا قیام، کاروبار میں اضافہ اور نجی شعبہ میں سرمایہ کاری ہے۔ جسے ہم SMEs سپورٹ پروگرام کے فروغ، کاروبار میں آسانی اور پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ میں اضافے سے ممکن بنائیں گے۔ اس ضمن میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے فروغ کے لئے 4-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں ترقی کریں تاکہ عوام کو آسان روزگار میسر آئے۔ اس حوالے سے پنجاب حکومت پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن (PSIC) کی پارٹنر شپ سے SMEs سپورٹ پروگرام کا آغاز کر رہی ہے جس کے تحت 6-ارب روپے کی لاگت سے Entrepreneurial Development Programme کا

آغاز کیا جا رہا ہے جبکہ فیصل آباد میں علامہ اقبال انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ تمام منصوبے صنعت سازی اور معیشت کے فروغ کے لئے گیم چینجر ثابت ہوں گے۔

جناب سپیکر!

30. وطن عزیز کی ترقی ٹیکس کلچر کو فروغ دیئے بغیر ممکن نہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ جب تک ٹیکسوں کی آمدن میں اضافہ نہیں ہوگا تب تک عوامی فلاح و بہبود کے منصوبے مالیاتی دباؤ کا شکار رہیں گے۔ نتیجتاً ہمارا قرضوں پر انحصار بڑھتا رہے گا جو کہ پہلے ہی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اگر اب بھی ٹیکس دینے کی استعداد رکھنے والے افراد اور ادارے ملکی ترقی میں اپنا حصہ نہیں ڈالیں گے تو معیشت کو تباہی سے بچانا مشکل سے مشکل تر ہوتا جائے گا۔ اس صورتحال کو اب ختم ہونا چاہئے۔ ہر ایک کو قانون کے مطابق اپنی قومی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر!

31. ملکی معیشت کی مجموعی صورتحال کے پیش نظر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لا رہے۔ ہماری ترجیح Tax Collection Mechanism میں بہتری اور اصلاحات متعارف کروانا ہے اور اسی پر عملدرآمد کرتے ہوئے ہم 376۔ارب روپے صوبائی محاصل اکٹھے کریں گے جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 17 فیصد زیادہ ہوں گے۔ ہماری کوشش ہے کہ ٹیکس کے نظام میں کرپشن، Leakages اور سسٹم کی پیچیدگیوں کی جو شکایات ہیں ان پر توجہ دی جائے اور ان کا ازالہ کر کے ٹیکس دینے کے عمل کو آسان بنایا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عوام کا شعور اب اس سطح پر آ چکا ہے کہ وہ اپنے پیسوں کا غلط استعمال نہ ہونے دیں گے اور غلط کاموں یعنی Corrupt Practices کا فوری سدباب کریں گے۔ ہم ٹیکس گزار عوام کی سہولت کے لئے E-Payments کا نظام بھی متعارف کروا رہے ہیں جس کے ذریعے لوگ حکومت کو واجب الادا رقوم Online سسٹم کے تحت بآسانی ادا کر سکیں گے۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی میں بھی اصلاحات لائی جائیں گی تاکہ اس ادارے کو مزید فعال بنایا جا سکے۔

اس کے ساتھ ساتھ ریونیو اکٹھا کرنے والے اداروں کی Capacity Building بھی ہمارے ایجنڈے میں سر فہرست ہے۔

جناب سپیکر!

32. ہمارے دور میں E-Governance کا حقیقی معنوں میں آغاز ہو گا۔ ہم جو بھی ترقیاتی منصوبے شروع کرنے جا رہے ہیں ان کی مکمل تفصیل Online میسر ہو گی تاکہ عوام ان سے باخبر رہیں اور اپنی آراء کا اظہار کرتے رہیں۔ عوامی رائے یقیناً ہماری کارکردگی کو مزید بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو گی۔ ہمارا اوّلین مقصد یہ ہے کہ حکومتی سطح پر ہر حوالے سے مکمل Transparency ہو اور عوامی خزانے کی ایک ایک پائی درست جگہ پر خرچ ہو اور اس کا مکمل حساب موجود ہو اس لئے ہم E-Procurement کا انقلابی نظام متعارف کروا رہے ہیں جو کہ اربوں روپے کے ضیاع اور خُورد بُرد کی مؤثر روک تھام کر سکے گا۔

جناب سپیکر!

33. پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ایک حقیقی اور جمہوری بلدیاتی نظام کی داغ بیل ڈالی جا رہی ہے اور اختیارات اور وسائل کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لئے نیا بلدیاتی نظام لایا جا رہا ہے۔ اس نظام کے تحت صوبہ بھر کو چھوٹے چھوٹے انتظامی یونٹس میں تقسیم کیا جا رہا ہے جس میں village council اور Neighbourhood کونسل کا نظام متعارف کروایا جا رہا ہے۔ نئے بلدیاتی نظام میں اختیارات اور وسائل عوامی نمائندوں کی دسترس میں ہوں گے اور عوام فیصلہ سازی میں حقیقی معنوں میں شرکت کر سکے گی۔

جناب سپیکر!

34. مالی وسائل کے مؤثر استعمال کے لئے ہم نے تمام ڈیپارٹمنٹس کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کو Rationalize کرتے ہوئے ان پر نظرثانی کریں اور گزشتہ سالوں کا Performance Audit کروائیں۔ کفایت شعاری اور اخراجات کو کنٹرول کرتے ہوئے فنڈز کے غیر ضروری استعمال کو روکیں۔ سادگی اور کفایت شعاری کی یہ حکومتی پالیسی ہر محکمہ پر لاگو ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آمدن میں اضافے کے مزید ذرائع کو بھی Explore کریں گے۔ رواں مالی سال میں Resource

Mobilization کی اس کاوش کے ذریعے 16-ارب روپے کی اضافی آمدن حاصل ہو گی۔ اسی طرح Expenditure Rationalization کے ذریعے 80-ارب روپے کی بچت حاصل کی گئی ہے۔ چنانچہ مجموعی طور پر رواں مالی سال میں ہمیں 96-ارب روپے کے اضافی وسائل دستیاب ہوئے جن کو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ مالیاتی نظم وضبط کے لئے Fiscal Responsibility and Debt Management Law متعارف کروایا جا رہا ہے۔ اس قانون کے تحت اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ سرکاری پیسا پورے احساس کے ساتھ خرچ ہو اور ترقیاتی مقاصد کے لئے، لئے گئے قرضے غیر پیداواری منصوبوں پر خرچ نہ ہوں۔

جناب سپیکر!

35. تقریر کا اختتام کرنے سے پہلے میں اپنی پوری ٹیم کا بالخصوص محکمہ خزانہ، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اور باقی محکموں اور اداروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے دن رات کام کر کے بجٹ کی تیاری میں اپنا حصہ شامل کیا۔

جناب سپیکر!

36. ہم خود کو عقلِ کل نہیں سمجھتے، مکمل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ غلطیاں ہم سے بھی ہو سکتی ہیں مگر یقین ہے کہ اپوزیشن کا مثبت کردار ہمیں اپنی غلطیاں سدھارنے کا موقع فراہم کرے گا۔ اپوزیشن کی جانب سے آنے والی مثبت تنقید کو ہم ہر قدم پر خوش آمدید کہیں گے۔

جناب سپیکر!

37. حکومت صرف ہمارا اعزاز ہی نہیں امتحان بھی ہے اس لئے میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں یہ ذمہ داری احسن طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اپنی عوام کے سامنے بھی سرخرو ہوں اور مالک حقیقی کے سامنے بھی۔ میں تمام ایوان سے بھی درخواست گزار ہوں کہ وہ اس وقت تمام اختلافات کو نظر انداز کر کے صرف اور صرف پاکستان کی خاطر معیشت کی بحالی اور قوم کی خوشحالی میں ہمارا ساتھ دیں۔

پاکستان زندہ باد

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر:اب وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال19-2018پیش کریں۔

گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال19-2018کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):جناب سپیکر!میں گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر:گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال19-2018پیش کر دیا گیا ہے۔

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

مسودہ قانون مالیات پنجاب2018

MR SPEAKER: Now, Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2018.

MINISTER FOR FINANCE ***(Makhdoom Hashim Jawan Bakht):*** Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2018 has been introduced in the House.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 19۔اکتوبر2018 صبح9:00بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعۃالمبارک،19۔اکتوبر2018

(یوم الجمع،9۔صفرالمظفر1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرااجلاس

جلد 3 : شمارہ 2

31

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/1864. Dated: 17th October, 2018. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Mr Parvez Elahi, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor on 17th October 2018 (A.N.).

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

33

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19-اکتوبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث"

35

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

جمعتہ المبارک، 19-اکتوبر 2018

(یوم الجمع، 9-صفر المظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں صبح 10 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

الٓمٓ ﴿١﴾ ذَٰلِكَ ٱلۡكِتَٰبُ لَا رَيۡبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى
لِّلۡمُتَّقِينَ ﴿٢﴾ ٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡغَيۡبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ
وَمِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ يُنفِقُونَ ﴿٣﴾ وَٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ
إِلَيۡكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبۡلِكَ وَبِٱلۡأٓخِرَةِ هُمۡ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾
أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمۡ ۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ﴿٥﴾

سورۃ البَقَرَۃ آیات 1 تا 5

الم (1) یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلامِ اللہ ہے۔ اللہ سے) ڈرنے والوں کی راہنما ہے (2) جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (3) اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں (4) یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں (5)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیبؐ نال پیار ہونا چاہی دا
حضرت صدیقؓ نے ایہہ دسیا اے دوستو
سب کجھ سوہنےؐ توں نثار ہونا چاہی دا
حسنؓ حسینؓ توں جند جان وار کے
علیؓ دے غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا
آقاؐ جدوں یاد کرو اپنے غلاماں نوں
ساڈا وی غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا

حلف

نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: جزاک اللہ ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ کچھ نو منتخب ممبران ایوان میں موجود ہیں۔ وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر حلف اٹھالیں۔

(اس مرحلہ پر درج ذیل دو نو منتخب ممبران نے حلف لیا
اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

1۔ سید صمصام علی شاہ بخاری پی پی۔201
2۔ محترمہ زہرہ بتول پی پی۔272

جناب قائم مقام سپیکر: قواعد و ضوابط کے مطابق آج ہم نے سب سے پہلے قائد حزب اختلاف کو تقریر کے لئے موقع دینا ہے۔ اگر وہ تقریر کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو پھر وہ ایوان میں تشریف لے آئیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

اپوزیشن ممبران کے ایوان میں جناب سپیکر اور اسمبلی سٹاف پر حملے کی مذمت

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنی بہن محترمہ زہرہ بتول اور سید صمصام علی شاہ بخاری کو اس معزز ایوان کا ممبر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انشاء اللہ وہ ایوان میں بہتر contribute کریں گے۔ اس ایوان میں چند دن پہلے ایک ناخوشگوار واقعہ ہو چکا ہے اور میں اپنے ان نو منتخب معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے اس سے اجتناب کرنا ہے۔ اگر آج یہاں پر جناب محمد حمزہ شہباز کشمیری تشریف لے آتے تو ہم انہیں یہ بتاتے کہ تربیت میں کیا فرق ہوتا ہے؟ جس طریقے سے انہوں نے یہاں ایوان میں بیٹھ کر command کیا اور ایک ایک معزز ممبر کو انگلی کا اشارہ کر کے میمنہ اور میسرہ کے طور پر role ادا کرنے اور حملہ آور ہونے کے لئے کہتے رہے وہ سب کچھ کیمرہ کی آنکھ نے محفوظ کیا ہوا ہے۔ جناب حمزہ شہباز کشمیری نے اس سے پہلے اجلاس میں اپنی تقریر کے دوران وعدہ کیا تھا کہ اگر مجھے آرام سے سُنا جائے گا تو حزب اقتدار کی طرف سے کوئی معزز ممبر یا وزیر تقریر کرے گا تو ہم اسے بھی آرام سے سُنیں گے لیکن انہوں نے اپنے اس وعدے کا پاس نہیں کیا۔ اُس دن ان کی پوری تقریر سُنی گئی لیکن 16-اکتوبر کے اجلاس میں ہمارے وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کو حزب اختلاف نے نہیں سُنا۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران کے شور شرابے اور حملوں کے باوجود وزیر خزانہ نے اپنی تقریر مکمل کی تھی جس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ ایوان اچھے رویّوں اور روایات کا امین ہے۔ میری خواہش ہے کہ قائد حزب اختلاف یہاں ایوان میں تشریف لائیں، تقریر کریں، ہم آرام سے بیٹھ کر ان کی تقریر کے notes لیں اور پھر ان کی باتوں کا جواب دیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کے پاس کچھ کہنے کے لئے نہیں ہے۔ انہیں اس بات کا علم ہے کہ وہ ایک بہت highly trained پارٹی کے تربیت یافتہ معزز ممبران کے سامنے تقریر کریں گے اور وہ ایک اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں گے۔

جناب سپیکر! مجھے بہت افسوس ہے کہ اس ایوان کے موجود ہوتے ہوئے اور اس کے دروازے کھلے ہونے کے باوجود حزب اختلاف کے معزز ممبران باہر سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیڑھیوں پر بیٹھ کر بھیک مانگی جاتی ہے۔ سیڑھیوں پر بیٹھ کر جو اول فول بولتے ہیں وہ ایوان کی کارروائی کا حصہ نہیں بنتا۔ موجودہ حزب اختلاف کے لوگ صوبہ پنجاب اور اس ملک پاکستان پر جعلی طریقے سے حکومت کرتے رہے ہیں اور انہوں نے چور اور ڈاکو کا role ادا کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں

کہ ہم گالم گلوچ کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔ کیا چور کو چور اور ڈاکو کو ڈاکو نہ کہا جائے ؟آپ ویڈیو ریکارڈنگ چلا کر دیکھ لیں اس میں آپ کو ایک کلپ نہیں ملے گا کہ جس میں کوئی گالی دی گئی ہو۔ جب چور اور ڈاکو کو کہا جاتا ہے تو وہ تڑپ اُٹھتے ہیں۔ ہم تو چور کو چور اور ڈاکو کو ڈاکو کہتے ہیں۔ اب اس کا فیصلہ Investigation Officer کرے گا یا عدالت کرے گی کہ کون چور اور ڈاکو ہے ؟ یہ عدالت پر اور نہ ہی investigation پر یقین رکھتے ہیں۔ جناب شہباز شریف کشمیری کو نیب کی طرف سے 21 سوالات دیئے گئے۔ 14 دنوں میں انہوں نے ان 21 سوالات میں سے صرف چھ سوالوں کے جوابات دیئے ہیں اور اگر اسی حساب سے چلتے رہے تو پھر یہ 90 دنوں میں بھی 21 سوالات کے جوابات نہیں دے سکیں گے۔

جناب سپیکر! اس صوبے کو لوٹا گیا، 56 کمپنیاں بنائی گئیں اور ان کمپنیوں میں کام کرنے والے آفیسرز کو دس دس، بیس بیس لاکھ روپے تنخواہیں دی گئیں۔ یہ سب کچھ عوام کے سامنے ہے۔ جناب محمد حمزہ شہباز کشمیری کی تربیت چونکہ ایسے ماحول میں ہوئی ہے لہٰذا یہ جب بھی ایوان میں آئیں گے تو یہ ایسے ہی حالات پیدا کریں گے جیسا کہ انہوں نے بجٹ تقریر کے دن کئے۔ گوالمنڈی بہت اچھا محلہ ہے لیکن اس کے کچھ علاقوں کی تربیت اچھی نہیں اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کشمیری گوالمنڈی کے انہی علاقوں کی تربیت لے کر یہاں پر آتے ہیں۔ ہم گوالمنڈی کا احترام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! جس دن وزیر خزانہ پنجاب بجٹ پیش کر رہے تھے اس دن ہم نے دیکھا کہ یہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کشمیری یہاں پر بھی ماڈل ٹاؤن پر حملہ جیسا ماحول پیدا کرنا چاہتے تھے۔ یہ ابھی تک اس mode سے باہر نہیں نکلے لیکن اب ان کو قتال کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ اب انہیں 14,14 لاشیں گرانے کا دوبارہ موقع نہیں دیا جائے گا۔ ماڈل ٹاؤن میں سب کچھ کروانے کے بعد توقیر شاہ کو فوری طور پر باہر سفیر بنا کر بھجوا دیا جاتا ہے۔ ڈی آئی جی رانا عبدالجبار کو بھی بیرون ملک بھیج دیا جاتا ہے۔ یہاں ماڈل ٹاؤن لاہور میں چودہ لاشیں گر گئیں اور 12 گھنٹے گولیاں چلتی رہیں لیکن یہ آرام سے چین کی بانسری بجاتے رہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے پنجاب بنک کے حوالے سے بات کی ہے۔ جب پنجاب بنک نے ان سے لٹنے سے انکار کیا تو پھر انہوں نے ایسی باتیں شروع کر دیں۔ یہ بار بار چودھری مونس الٰہی کا ذکر کرتے ہیں اور ابھی باہر سیڑھیوں پر بھی یہ بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے دور اقتدار میں چودھری مونس الٰہی پر جھوٹا کیس دائر کیا حالانکہ وہ اس وقت ملک سے باہر تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ تفاوت بتانا چاہتا ہوں کہ جس وقت چودھری مونس الٰہی پر کیس دائر ہوا تو وہ ملک سے باہر تھے، وہ فوراً ملک میں واپس تشریف لائے، انہوں نے گرفتاری دی اور انہوں نے ضمانت کے لئے بھی apply نہیں کیا بلکہ انہوں نے کہا کہ میں کیس لڑوں گا اور وہ جیل میں رہے اور پھر وہاں سے بری ہو کر نکلے۔ ایک ان کے داماد علی عمران ہیں جو اپنے سُسر سے صرف ایک floor کا ماہانہ 2 کروڑ روپیہ کرایا لیتے رہے ہیں اُس کا جواب دینے سے پہلے یہ ملک سے بھاگ گئے۔ یہ ملک سے بھاگنے والے ہیں اور ہمارے ایم این اے چودھری مونس الٰہی ان کے بنائے ہوئے جھوٹے مقدموں کا مقابلہ کرنے کے لئے یہاں پر واپس آنے والے ہیں۔ ان کا اور اُن کا کیا مقابلہ؟ وہ highly trained لوگ ہیں۔ یہاں پر ان کی تربیت display ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں پر اس معزز ایوان کا تحفظ کریں گے، آپ کی کرسی کا ادب کریں گے اور آپ کی کرسی کا ادب کروائیں گے۔ ہم یہ line cross نہیں کریں گے لیکن انہیں بھی یہ line cross نہیں کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر! میں اُن سے التماس کرتا ہوں کہ اگر وہ پسند کریں تو نیچے کیفے ٹیریا ہے، کانفرنس رُوم اور کمیٹی رومز بھی ہیں۔ وہ ہمیں اپنے بیس بیس، تیس تیس ممبران دیں ہم اُن کی ٹریننگ کرتے ہیں، اُن کو اخلاق سکھاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے پاس وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجا ہیں جو ایک وقت میں 100 معزز ممبران کی تربیت بھی کر سکتے ہیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ جناب محمد بشارت راجا سے دو دو گھنٹے کے دو سیشن لے لیں اُس کے بعد اگر اُن میں شرم و حیا نہ جاگ جائے تو آپ مجھے یہاں سے دس دن کے لئے نکال دیجئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر یہ جو معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور معزز ممبران حزب اختلاف یہ گیارہ کروڑ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چُنے گئے 371 لوگ ہیں اور یہ بد قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے چُنے ہوئے 371 لوگوں میں بھی یہ نہیں رہنا چاہتے اور اگر یہ ان 371 لوگوں میں نہیں رہنا چاہتے تو یہ انشاء اللہ تعالیٰ نہیں رہیں گے۔ جناب سپیکر نے چھ معزز ممبران کو یہاں سے باہر نکالا ہے۔ یہاں پر یہ روایت رہی ہے کہ اگر معزز ممبران proper behave نہیں کرتے تھے تو اسی معزز ایوان سے 43 ممبران بھی نکالے گئے تھے اور جن معزز ممبران کو انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں نکالا تھا میں وزیر اطلاعات و ثقافت جناب فیاض الحسن چوہان سے کہوں گا کہ وہ اس معزز ایوان کے سامنے اُن معزز ممبران کی لسٹ رکھیں کہ اس معزز ایوان سے اُن کے نکالے ہوئے

ممبران ٹھیک اور ہمارے نکالے ہوئے ممبران غلط؟ انہوں نے اپنے دور میں معزز ممبران کو غلط طور پر اس معزز ایوان سے نکالا تھا اور ہم نے اس معزز ایوان سے ممبران کو ٹھیک نکالا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اس وقت گھبرائے ہوئے اور بالکل تڑپتے ہوئے لوگوں میں سے ہیں لیکن میں ان سے صرف اتنی گزارش کروں گا کہ:

کیا اتنے ہی جعلی تھے حریفانِ آفتاب
چمکی ذرا سی دُھوپ تو کمروں میں آ گئے

جناب سپیکر! ابھی تو تفتیشیں شروع ہوئی ہیں۔ یہ تفتیشیں بُھگتیں، اپنے اعمال نامے ہمارے سامنے لے کر آئیں اور یہ نہ کہیں کہ یہ خُدا اور روزِ حساب پر چھوڑ دو۔ یہ لوگ تو روزِ حساب کو مانتے ہی نہیں ہیں لہٰذا ان کا فیصلہ یہیں پر ہونا ہے۔ میں پیر صمصام بخاری کو پھر مبارکباد دیتا ہوں انہوں نے آج یہاں پر جو حلف اُٹھایا ہے ہم سب اُس حلف کے امین ہیں اور میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے اندر اللہ کے علاوہ اور کوئی خوف نہیں ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے فضل مانگتے ہوئے اپنی ہمت و جرأت کے ساتھ اس صوبے کی خدمت کریں گے۔ آپ کے ہر حکم کی اطاعت کریں گے اور آپ کی اس کرسی اور آپ کے اس سٹاف کی حفاظت کے لئے حصار بن جائیں گے۔ اگر کوئی آپ کی طرف یا آپ کے سٹاف کی طرف ہاتھ اُٹھائے گا تو ہم اُس کو منع کریں گے۔

جناب سپیکر! اگر وہ یہاں پر آئیں تو انہیں وہ الفاظ کہے جا سکتے ہیں جو الفاظ انہوں نے کہے تھے کیونکہ وہ القابات اور الفاظ recorded ہیں، ہمارے سینوں پر لکھے ہوئے ہیں لیکن ہم اُن کے لئے اُسی طرح کے القابات اور الفاظ استعمال نہیں کریں گے اور انہیں واضح طور پر بتائیں گے کہ ہمارے گھر والوں نے ہمیں کیا سکھایا ہے اور اُن کے گھر والوں نے انہیں سکھانے کا وقت کسی اور جگہ صرف کیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب پرویز الٰہی آج یہاں پر نہیں ہیں میں اُن کو بھی یہاں سے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اُس دن انہوں نے جتنے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا وہ ہمارے لئے روشنی کا مینار ہے۔ انہوں نے ہمیں اور اپنے سٹاف کو بھی حوصلہ دیا۔

جناب سپیکر! ہم ایک عمل سے گزرے ہوئے لوگ ہیں، ہم حوصلے اور جرأت کے ساتھ اس صوبے کے عوام کے حقوق کا تحفظ کریں گے اور چوروں وڈاکوؤں کو بالکل بے لباس کر دیں گے۔ بہت بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ 16۔اکتوبر کو بہت ہی unfortunate incident ہوا لیکن مخدوم صاحب! میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے انتہائی صبر و تحمل اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کر کے ثابت کیا کہ آپ ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں وزیر قانون و پارلیمانی امور سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ:

Are you ready to give them training in the Cafeteria?

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جو آپ کا حکم ہو میں حاضر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر اطلاعات وثقافت!

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! آج سے دو دن پہلے پنجاب اسمبلی کے اندر جو کچھ ہوا وہ پوری پاکستانی قوم نے دیکھا اور وہ لوگ پچھلے چار سالوں سے اپنے پورے خاندان اور اپنے حواریوں کے ساتھ مل کر "ووٹ کو عزت دو" کی قوالی گایا کرتے تھے اور غزلیں پڑھا کرتے تھے۔ وہ پارلیمانی اور جمہوری اداروں کی supremacy کا درسِ اخلاق دیا کرتے تھے اُنہی کی سرپرستی میں میاں محمد شہباز شریف کشمیری کی ہدایت اور قائد حزب اختلاف میاں حمزہ شہباز کشمیری کی ہلا شیری پر یہاں پر جو غنڈہ گردی ہوئی وہ آپ دوستوں نے بھی دیکھا اور صحافی حضرات نے بھی دیکھا اور یہاں پر سرکاری املاک کا 9 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اس معزز ایوان کی عزت، وقار اور توقیر کی دھجیاں اُڑائی گئیں۔ ان کا لیڈر نیب کی custody میں ہے تو یہ پچھلے پندرہ دن سے اُس بچے کی طرح behave کر رہے ہیں جو کسی میلے میں اپنے باپ سے بچھڑ جاتا ہے تو ابو ابو کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ انہوں نے اپنے لیڈر کے ہجر و وصال میں آہیں بھریں اور ڈاکو ڈاکو کہہ کر اپنے لیڈر کو بھی یاد کیا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج اسمبلی کے باہر کھڑے ہو کر میاں حمزہ شہباز کشمیری ایک بات کر رہے تھے کہ پنجاب اسمبلی کی history میں کبھی یہ نہیں ہوا کہ اجلاس میں آنے پر ممبران کے اوپر پابندی لگی ہو۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سال میں ان کے دورِ اقتدار کے events 7/8 ہیں میں اُن میں سے آپ کے سامنے 4 events رکھ دیتا ہوں کہ اجلاس میں شمولیت کے حوالے سے ممبران کے اوپر پابندی لگی ہو۔ 21۔جون 2012 کو شیخ علاؤالدین، محترمہ سیمل کامران، محترمہ انجم صفدر کو اسی اسمبلی کے سپیکر جن کا تعلق پاکستان مسلم لیگ(ن) سے تھا اُن پر اجلاس میں شمولیت کے حوالے سے پندرہ دن کی پابندی لگائی گئی۔ پھر 13۔جولائی 2010 میں چودھری عامر سلطان چیمہ نے سپیکر اسمبلی کے سامنے آکر ایک منٹ کے لئے تھوڑا زور سے ڈیسک بجایا تھا تو اُن کے اوپر پابندی لگا دی گئی کہ وہ اُس پورے اجلاس میں ایوان میں داخل نہیں ہو سکتے۔ پھر یکم مارچ 2018 کو حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے پی ٹی آئی کے معزز ممبر جناب عارف عباسی پر پابندی لگا دی گئی کہ انہوں نے جناب سپیکر کو مخاطب کر کے aggressively question کرنے کی کوشش کی تھی۔ اسی طرح 25۔اکتوبر 2017 کو جناب سپیکر (رانا محمد اقبال خان) نے میاں طاہر پر پابندی لگا دی کہ وہ اسمبلی اجلاس میں داخل نہیں ہو سکتے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ان کی مثال تو وہ ہے کہ آپ کرے تو رام لیلا کوئی دوسرا کرے تو کریکٹر ڈھیلا، آپ کرے تو سبحان اللہ کوئی دوسرا کرے تو استغفراللہ، آپ کرے تو ماشاء اللہ کوئی دوسرا کرے تو نعوذ باللہ، آپ کرے تو واہ واہ کوئی دوسرا کرے تو تُھو تُھو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ منافقت کی سیاست میاں محمد نواز شریف کشمیری، میاں محمد شہباز شریف کشمیری اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کشمیری کا خاصا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے گزارش کروں گا کہ دو دن پہلے آپ نے یہاں پر جو غنڈہ گردی کرنے کی کوشش کی اُس میں آپ نے بدنامی بھی کمائی، رُسوائی بھی کمائی، جگ ہنسائی بھی کمائی اور سیاسی بے حیائی بھی کمائی لیکن خدا کا واسطہ ہے اسمبلی کے decorum کو، اسمبلی کے floor کو، اسمبلی کی dignity کو، اسمبلی کے وقار کو، اسمبلی کی تہذیب کو، اسمبلی کی عزت کو اور اسمبلی کے احترام کو کم از کم damage نہ کریں اس کو damage کریں گے تو یہ آپ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماریں گے۔ چودھری ظہیر الدین نے بالکل ٹھیک بات کی ہے آپ معزز ممبران حزب اختلاف کی ایک تربیتی ورکشاپ رکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے دن ہی میاں حمزہ شہباز کشمیری کو کہا تھا کہ آپ اپنے ممبران کی تربیت کریں۔ یہاں پر ایک میاں بیوی کمپنی لمیٹڈ ہے وہ لمیٹڈ کمپنی آ جاتی ہے تو وہ جناب سپیکر کی عزت اور وقار کو damage کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جناب سپیکر ہمارے ووٹوں سے منتخب ہوئے ہیں، جناب سپیکر ہماری عزت ہیں، جناب سپیکر ہمارا وقار ہیں، جناب سپیکر ہمارا مان ہیں،

جناب سپیکر ہماری جان ہیں کیونکہ وہ ووٹ کے ذریعے سے سپیکر اسمبلی بنے ہیں تو یہ جو منافقت کی سیاست ہے کہ اپنے لئے میٹھا میٹھا ہپ ہپ، کڑوا کڑوا تُھو تُھو۔ اپنے لئے تو "ووٹ کو عزت دو" اور اگر کسی نے ووٹ دیا ہو تو اُس کی عزت کو رُسوا کرنے کی کوشش کرو تو یہ چیز نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے on the Floor of the House ایک اور چیز clear کروں گا کہ پچھلے دو دن سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے میڈیا سیل کی سرپرستی میں ایک پراپیگنڈا ہو رہا ہے کہ محترم حبیب جالب کی بیٹی کا وظیفہ بند کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف دو تین فقروں میں ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں۔ میری صحافی برادری بھی یہاں پر بیٹھی ہے وہ بھی note کر لے کہ یہ وظیفہ آج سے چار سال پہلے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کشمیری کی حکومت میں بند ہوا تھا، یہ ہم نے بند نہیں کیا اور یہ ہماری طرف سے بند نہیں ہوا۔ یہ جھوٹا پراپیگنڈا مت کریں۔ جناب حبیب جالب کی وفات کے بعد ان کی بیوہ فوت ہوئیں تو ان کے بعد وظیفہ بند کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اعلان کرتا ہوں کہ special assistance کی مد میں ہماری وزارت ثقافت کے تحت اگر ان کی بیٹی apply کریں گی تو انشاء اللہ ہم شعراء کی special assistance کی مد میں ان کی مدد کریں گے۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہاں جناب حبیب جالب کی صاحبزادی کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب انہوں نے وظیفہ بند کیا تھا تو میں نے جناب پرویز الٰہی اور چودھری شجاعت صاحب کے حکم پر ان کے لئے کام کیا۔ ان کی صاحبزادی گواہ ہیں کہ میں نے فیصل آباد میں ان کو گھر دیا تھا اور ڈیڑھ سال تک ان کا اور گھر کا خرچہ برداشت کرتا رہا ہوں۔ وہ خود جب وہاں سے یہاں shift ہوئیں تو وہ سلسلہ رکا۔ اگر اب بھی وہ فیصل آباد آئیں گی تو میں اسی طرح ان کو گھر دوں گا اور جس طرح پہلے ڈیڑھ سال تک کیا تھا اسی طرح دوبارہ کروں گا۔ وہ خود بھی اس بات کی گواہ ہیں کہ میں ان کو خرچہ دیتا رہا ہوں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سعید اکبر! آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ ہم نے ابھی بجٹ پر focus کرنا ہے، اس پر speeches ہونی ہیں اور پہلے اپوزیشن پھر treasury benches سے ممبران بات کریں گے۔ براہ مہربانی اپنی تقریر کو پانچ منٹ کے اندر wind up کریں کیونکہ ممبران بہت زیادہ

ہیں۔We have more than 350 members لیکن اس وقت اپوزیشن ممبران نہیں ہیں۔ میں سب سے پہلے جناب محمد معاویہ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد معاویہ! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں میں ان کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہاں دو دن پہلے جو واقعہ ہوا مجھے اس کا افسوس ہے۔ ہمیں اس طرح کے واقعات کی collectively مذمت بھی کرنی چاہئے لیکن اس ہاؤس میں یہ کوئی پہلی روایت نہیں ہے۔ ہم 1985 سے دیکھ رہے ہیں کہ جہاں اتنا ہجوم ہوتا ہے وہاں اس طرح کے events ہوتے ہیں۔ پہلے گورنمنٹ اور اپوزیشن کا آپس میں جھگڑا ہوتا تھا لیکن اس دفعہ افسوسناک بات ہوئی ہے۔ یہاں جناب سپیکر جو کہ Custodian of the House ہیں ان کی عزت اور احترام پورے ہاؤس پر لازم ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس دفعہ بہت بُری روایت دیکھی ہے کہ اس دفعہ جو target کیا جا رہا ہے وہ سپیکر کو کیا جا رہا ہے۔ میں اس بات کی اپوزیشن سے توقع کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کی کارکردگی کو جتنا criticize کرنا چاہیں ضرور کریں یہ ان کا حق ہے۔ اس ہاؤس کا تقدس سپیکر کی وجہ سے ہے اور اس کرسی کی وجہ سے ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کرسی کا تقدس اور احترام پورے ہاؤس پر لازم ہے۔ یہاں چودھری صاحب نے کہا کہ ہم ان کو ٹریننگ دیں گے تو ہم سارے ن لیگ سے ٹریننگ لے کر آئے ہیں۔ راجا صاحب بھی اور ہم بھی سارے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے ٹریننگ نہیں لی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے آپ کا نام بھی نہیں لیا۔ یہ ذاتی حیثیت کی باتیں ہوتی ہیں کوئی ایسے گھروں میں پیدا ہوتے ہیں جہاں ڈکیتی اور چوری کا رواج ہوتا ہے لیکن وہاں شریف بھی پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ سب کی تربیت اس طرح نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کے صاحب اقتدار اور صاحب اختیار کے لئے یہ بھی گزارش کروں گا کہ یہ ہاؤس اپوزیشن کے بغیر کبھی بھی خوبصورتی سے نہیں چل سکتا۔ ان کی کارکردگی، عادات اور روّیے ہمارے لئے قابل اعتراض ہیں لیکن ہمیں ان کو ساتھ لے کر چلنا

ہے۔انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کے باوجود بھی گورنمنٹ کی یہ خواہش ہونی چاہئے اور مجھے لگتا ہے کہ یہ خواہش ہو گی۔ جناب محمد بشارت راجا نہایت ہی سمجھدار اور سنجیدہ آدمی ہیں ان کو ان تمام باتوں کا ادراک ہے۔اگر بجٹ پر پہلی تقریر اپوزیشن لیڈر نہیں کریں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس تمام کارروائی کا کوئی impact بنے گا کیونکہ بجٹ پر opening speech ہمیشہ اپوزیشن لیڈر کی ہوتی ہے۔ ان کی تمام کارروائیوں کے باوجود بھی ہمیں ان کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور میری یہی خواہش ہے کہ اگر وہ ہاؤس میں آنا چاہیں تو ہماری ان کو دعوت ہے کہ وہ ضرور یہاں تشریف لائیں اور جمہوری روایات میں ضرور حصہ لیں۔ وہ اس بجٹ میں جو بھی کوتاہی اور خرابی سمجھتے ہیں اس کو point out کریں اور اپنا جمہوری کردار جمہوریت کے لئے ضرور ادا کریں۔

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ اپوزیشن کو بھی اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ ان کی جو کارکردگی ہے اس کو باطریق احسن ادا کریں تاکہ جس مقصد کے لئے لوگوں نے انہیں منتخب کیا ہے وہ مقصد بھی یہ پورا کریں۔ نہایت مہربانی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ میں دو منٹ بات کر لوں اس کے بعد آپ باقاعدہ بجٹ پر بحث کا آغاز کریں جیسا کہ آپ پہلے جناب محمد معاویہ کو floor دے چکے تھے۔ میں ان سے بھی معذرت کے ساتھ صرف دو منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: معاویہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب محمد بشارت راجا!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج سے دو دن پہلے جو واقعہ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ کبھی بھی اس پنجاب اسمبلی کی پارلیمانی تاریخ میں یہ نہیں ہوا کہ اسمبلی کے اہلکاران و افسران پر تشدد کیا جائے، literally ان پر حملہ کیا جائے اور اسمبلی کی املاک کو نقصان پہنچایا جائے۔ یہ کبھی بھی نہیں ہوا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب انتخابات ہوئے تو پنجاب کے عوام نے بڑا واضح طور پر پاکستان تحریک انصاف کو گورنمنٹ بنانے کا mandate دیا اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کو اپوزیشن کا mandate دیا۔ اب جو لوگ ووٹ کو عزت دینے کی بات

کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ایک بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ انہوں نے وہی کردار اسمبلی میں ادا کرنا ہے جو ووٹ کے ذریعے عوام نے ان کو دیا ہے۔اس سے بڑھ کر وہ کوئی کردار ادا نہیں کر سکتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!یہ ان کی خواہش تو ہو سکتی ہے کیونکہ پچھلا طویل عرصہ وہ اقتدار میں رہے ہیں اور ان کا ایک آمرانہ ذہن بن چکا ہے جس کے مطابق وہ act کرنا چاہتے ہیں۔انہیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا اور یہ ذہن میں رکھنا پڑے گا کہ آج ماحول تبدیل ہو چکا ہے۔آج پاکستان تحریک انصاف کی حکومت عوام کا mandate لے کر آئی ہے۔ ہم نے اس عوام کے mandate کے مطابق اس ہاؤس کو بھی چلانا ہے اور صوبہ کو بھی چلانا ہے۔ان کا mandate اپوزیشن کرنا ہے وہ اپنے mandate کے مطابق اپنا کردار ادا کریں۔ ہمارا mandate صوبہ میں حکومت کرنے کا ہے، صوبہ کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے کا ہے اور عوام کی خدمت کرنا ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن نامساعد حالات میں آج سے دو دن پہلے وزیر خزانہ جو میرے ساتھ بیٹھے ہیں انہوں نے بجٹ پیش کیا۔ میں اس پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میں پنجاب حکومت کو بھی اس بات کی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ نامساعد حالات کے باوجود جس طرح ایک pro-poor budget ہماری حکومت نے دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبہ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر!میں اب یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج اس صوبہ کی پارلیمانی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر جتنا افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔آج کی اپوزیشن اس صوبہ کی تاریخ کی بڑی اپوزیشن ہے وہ اپنا پارلیمانی کردار ادا کرنے میں ناکام ہوئی ہے۔آج وہ عوام کے mandate پر پورا نہیں اترے، عوام نے ان کو mandate دیا تھا کہ آج اپوزیشن لیڈر یہاں کھڑے ہو کر پنجاب گورنمنٹ کے پیش کردہ بجٹ پر تنقید کرتے۔ ہم ان کی تنقید کو سنتے، ان کی تجاویز کو سنتے اور ان کی تجاویز پر عمل کرتے۔

جناب سپیکر!اگر ان کی طرف سے کوئی بہتر تجاویز آتیں تو شاید ہم ان کی روشنی میں اپنے فیصلوں کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے لیکن انہوں نے مکمل طور پر اپنے پارلیمانی کردار سے انحراف کیا جس کا میں سمجھتا ہوں کہ افسوس بھی ہے اور آج پنجاب کی عوام اس کے لئے مایوس بھی ہے کہ انہوں نے کن لوگوں کو اپوزیشن کا کردار ادا کرنے کا مینڈیٹ دیا۔یہاں پر جو اس دن واقعہ ہوا ہے اس حوالے سے چوہان صاحب نے فرمایا ہے کہ 9 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

یہ صوبہ اس وقت جن مالی مسائل کا شکار ہے وہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا جن مسائل کا ذکر وزیر خزانہ نے بھی کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی عوام ان مسائل سے بخوبی آگاہ ہے۔ میری ایک تجویز ہے اور میں اس ایوان سے بھی اس بات کی تائید چاہتا ہوں۔ میری پہلی تجویز یہ ہے کہ جن چھ ممبران کو جناب سپیکر نے suspend کرنے کا فیصلہ کیا وہ ان کا ہی نہیں بلکہ اس پورے ایوان کا فیصلہ ہے اور یہ پورا ایوان ان کے اس فیصلے کی مکمل تائید کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی کم ہے وہ footages جو ہم نے اس دن کی دیکھی ہیں وہ چھ ممبران کا کام نہیں تھا بلکہ وہ چھ ممبران سے بہت زیادہ تھے اور یقین کیجئے اپوزیشن لیڈر کی طرف سے لوگوں کو اکسانے کے اشارے ان footages میں دیکھ کر ہمارا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ اپوزیشن لیڈر صاحب اپنی سیٹ پر بیٹھ کر enjoy کر رہے تھے اور لوگوں کو اکسا رہے تھے کہ اور زیادہ کریں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہوا وہ سب غلط تھا ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور جناب سپیکر کے فیصلے کی مکمل تائید کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے جس میں اپوزیشن کے ممبران کو بھی شامل کیا جائے ان کو وہ تمام footages دکھائی جائیں، اگر اس میں ان لوگوں کا کردار سامنے آتا ہے تو پھر میری آپ سے التجا ہوگی یہ 9 لاکھ روپے انہی ممبران کی تنخواہوں میں سے کاٹے جائیں اور اس نقصان کو پورا کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ مذاق نہیں ہے بلکہ یہ ہماری غریب عوام کا پیسا ہے۔ آج اگر ہم اس ایوان میں موجود ہیں تو یہ ہماری غریب عوام کی بدولت ہے جو کہ سڑکوں پر بیٹھی ہوئی ہے اور یہ ان کے خون پسینے کی کمائی اور ٹیکسوں کا پیسا ہے۔ ان کے ٹیکس کے پیسوں سے آنے والی سرکاری املاک کو ہم آکر نقصان پہنچانا اور اپنی سیاست چمکانا شروع کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔ میں نے یہی دو باتیں کہنی تھیں۔ ایک تو ہم جناب سپیکر کے فیصلے کی مکمل تائید کرتے ہیں کہ جس طرح سے صبر و تحمل کا انہوں نے مظاہرہ کیا ہے اور جس بردباری کے ساتھ اس ہاؤس کو conduct کیا۔ جناب وزیر خزانہ نے انتہائی تحمل اور برداشت کے ساتھ ساری صورتحال کو face کیا ان کو بھی میں مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ پارلیمانی کمیٹی ہو اور وہ اس سارے نقصان کو انہی ممبران سے recover کرے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ صرف ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چانگ صاحب! اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

اپوزیشن ممبران کو ایوان میں لانے کا مطالبہ

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جن احباب نے یہاں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں انہی کی بات کو آگے بڑھانے کے لئے آپ سے وقت مانگ رہا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ معزز وزیر خزانہ نے جب بجٹ پیش کر دیا اس کے بعد لیڈر آف دی اپوزیشن کو اس پر بات کرنی چاہئے۔ میں پاکستان راہ حق پارٹی کی نمائندگی کر رہا ہوں اور شاید یہاں پر پیپلز پارٹی کے دوست بھی موجود ہوں گے۔ پاکستان مسلم لیگ (ق) سے تعلق رکھنے والے لیڈران بھی موجود ہوں گے تو میرا خیال ہے کہ سلیقہ یہی چلا آرہا ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے بعد پارٹیوں کے جو قائدین ہیں وہ بجٹ پر اپنی تقریر کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تو اس پر تقریر کر سکتا ہوں کیونکہ میں نے بجٹ کو پڑھا ہے اس میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا میں یہاں پر ذکر کرنا چاہوں گا لیکن میری بھی راہ حق پاکستان پارٹی کی طرف سے ترجیح یہی ہو گی کہ اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کے لوگوں کو شامل کر کے ایک کمیٹی بھیجنی چاہئے جو اپوزیشن کو منانے کے لئے جائے اور ان کو لے کر آئے تا کہ ہمارا یہ بجٹ ایک ضابطے کے مطابق آگے چل سکے۔ پاکستان تحریک انصاف نے تاریخ میں یہ پہلا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات بہترین بجٹ کم وقت میں پیش کرنے کے باوجود نامناسب ہو گی کہ اس میں اپوزیشن شامل نہ ہو لہٰذا اپوزیشن کو بلانا چاہئے اور انہی سے آغاز کرنا چاہئے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر جناب محمد معاویہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں اپوزیشن کو منانے کے لئے جانا چاہئے تو میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج صبح اپوزیشن کے ایک ممبر ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ میرے اور جناب ظہیر الدین کے ساتھ ان کے بہت دیر تک مذاکرات ہوئے اور ان مذاکرات کے نتیجے میں ہم نے ان کو ایک گزارش کی تھی کہ اگر اپوزیشن ہاؤس میں آتی ہے تو ہم ان کو assure کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے وہ روّیہ نہیں اپنایا جائے گا جو روّیہ انہوں نے اپنایا تھا۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر وہ آنا چاہتے ہیں تو وہ آئیں ہم اس معاملے کو آگے لے کر نہیں چلیں گے بلکہ اپنے معزز ممبران کو ہم request کریں گے کہ وہ انتہائی صبر و تحمل کے ساتھ جناب لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریر کو سنیں لیکن وہ اس کے باوجود نہیں آئے۔ اس بات کے علاوہ میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری اپوزیشن کے اکلوتے ممبر یہاں پر تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کی خدمت میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی کچھ روایات ہیں کہ budget discussion کے دوران کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جا سکتا لہٰذا خدا کے لئے کوئی روایت تو اس ملک میں اچھی قائم رہنے دیں۔ آپ جائیں اپنا کام کریں آپ صرف اور صرف کورم پوائنٹ آؤٹ کرنے کے لئے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن پارلیمانی روایات کا تقاضا یہ ہے کہ budget discussion کے دوران کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا اس لئے نہیں کیا جاتا کہ اپوزیشن کو موقع فراہم کیا جاتا ہے کہ آئیں اور بجٹ پر تنقید کریں۔ Irrespective of the fact کہ ہاؤس میں کورم ہے یا نہیں لہٰذا ایک روایت تو اس ملک میں اچھی قائم رہنے دیں۔ مہربانی کریں اور اپنا کام کریں جہاں پر باقی دوست بیٹھے ہیں آپ بھی ان کے پاس تشریف لے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب سیکرٹری اسمبلی بجٹ پر بحث کے حوالے سے اعلان کریں گے۔

سرکاری کارروائی

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جاری کردہ شیڈول کے مطابق آج سالانہ بجٹ بابت سال 2018-19 پر بحث کا آغاز ہوگا۔ یہ بحث مورخہ 24۔اکتوبر 2018 تک جاری رہے گی۔ ہر معزز ممبر کو بات کرنے کا موقع ملے گا تاہم ممبران سے گزارش ہے کہ کم سے کم وقت میں اپنی بات مکمل کر لیں۔ جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور وہ اپنا نام بحث کے لئے نہیں بھجوا سکے وہ اپنے نام تاریخ کے ساتھ جس دن انہوں نے تقریر کرنی ہے مجھے بھجوا دیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چانگ صاحب! آپ صرف بجٹ پر ہی بحث کریں گے۔

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

جناب ممتاز علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پہلے جو اس ہاؤس میں بحث ہو رہی تھی وہ بجٹ پر نہیں ہو رہی تھی تو 16۔اکتوبر 2018 کو جو کچھ یہاں پر ہوا میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور یہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہم oath لے کر اور لوگوں کی امیدیں لے کر یہاں اسمبلی میں آتے ہیں اور ہم یہاں پر گالم گلوچ نہیں سننے آتے۔ جو بجٹ آپ نے announce کیا ہے وہ بجٹ ہمیشہ کی طرح ویسا ہی بجٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چانگ صاحب! ایک منٹ میں آپ کو interrupt کر رہا ہوں۔ وزیر خزانہ صاحب! کیا آپ کا ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! جی، موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، چانگ صاحب!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔266 ہے اور میرا تعلق رحیم یار خان سے ہے جو کہ انڈیا بارڈر، سندھ، بلوچستان اور خاص طور پر آپ کے ڈسٹرکٹ راجن پور، دریا اور کچے کے ساتھ لگتا ہے۔ ہمارے ہاں تو مسائل کے انبار لگے ہوئے ہیں میں کس کس مسئلے پر بات کروں؟ سب سے پہلے ایگریکلچر جو کہ ہم کو معاشی طور پر مضبوط کرتی ہے۔ ہمارے حلقے میں 2003 سے 70 فیصد علاقے میں میٹھا پانی نہیں ہے۔ یہاں پر ministers اور سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میں ان

سے گزارش کروں گا کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں تاکہ آپ کو پتا چل سکے کہ کیا میری باتیں سچ ہیں یا جھوٹ؟آپ وہاں پر جاکر check کریں کہ کیاواقعی وہاں اس حلقے میں 70 فیصد پانی میٹھا نہیں ہے؟ زراعت کے حوالے سے جب ہم irrigation کے افسران سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کچھ ادارے اور لوگ ایسے ہیں جو کہ پانی چوری کرتے ہیں۔ 105 نہریں غیر قانونی طور پر بنائی گئی ہیں ان نہروں کو وہ بند نہیں کر سکتے۔ جو زمینیں 70 سال سے آباد تھیں وہ آج غیر آباد ہو رہی ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ وہ زمینیں نئے agreement کے تحت اداروں کو دے رہی ہے اور مقامی لوگ جو lease پر لیتے ہیں اُن کو بھی دے رہی ہے۔ جو لوگ 50 یا 100 ایکڑ رقبہ کے زمیندار ہیں اُن کے بچے آج مزدوری پر مجبور ہیں لہٰذا آپ لازمی اس کو چیک کریں کیونکہ ہم اُن سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ وہاں سے لوگ پچاس سال سے ممبران بنتے آئے ہیں لیکن لوگوں نے تبدیلی کی خاطر اگر مجھے منتخب کیا ہے تو میں اُن کی آواز صرف اسمبلی کی حد تک نہیں بنوں گا بلکہ اگر آپ میری بات نہیں سنیں گے تو میں آج سب ممبران کے سامنے وعدہ کرتا ہوں۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پی ٹی آئی اب حکومت میں آئی ہے یہ اپنے حق اور چار حلقوں کی خاطر اگر تین تین ماہ احتجاج کر سکتی ہے تو ہم اپنے جان و مال کے لئے پنجاب اسمبلی میں پورے حلقے کے ساتھ بیٹھیں گے چاہے آپ ہمیں جیل میں ڈالیں، چاہے گولیاں چلائیں یا کچھ بھی کریں لیکن ہم اپنا حق آپ سے لیں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔ جب نگران گورنمنٹ آئی تھی تو وہاں پر اچھے افسر تھے۔ ہمارے علاقے میں 50 سے 100 اغواء صرف غریب لوگوں کے ہوئے ہیں کیونکہ امیر کے پاس اسلحہ، گارڈ اور چار دیواریاں ہیں لیکن غریب لوگوں کو وہاں سے اغواء کیا جاتا ہے اور کچے میں لے جاکر اُن سے تاوان لیا جاتا ہے۔ ابھی جو ٹرانسفر پوسٹنگ کر رہے ہیں یہ نہ کریں تو بہتر ہے۔ ہماری تحصیل میں ایک اچھا ڈی ایس پی ہے جس کو اغواء روکنے کی وجہ سے واپس بلایا گیا تھا کیونکہ اس نے اڑھائی سال وہاں پر امن دیا، لوگوں کو سکون کی نیند سونے دیا اور اُن کا تحفظ کیا۔ میں نے سنا ہے کہ دو دن پہلے اُس کا ٹرانسفر کر دیا گیا ہے لیکن اپنے مفاد کی خاطر ایسی پوسٹنگ نہ کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چانگ صاحب! آپ بجٹ پر بحث کریں۔ یہ چیزیں آپ بعد میں بھی discuss کر سکتے ہیں۔ میرا اور آپ کا علاقہ ساتھ ہی ہے، میں جانتا ہوں کہ اُدھر حالات بہت خراب ہیں لیکن kindly آپ بجٹ پر بحث کریں اور اپنی suggestions دیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! بجٹ کے اندر جو نئی سکیمیں شامل کی گئی ہیں یا پرانی سکیموں کے لئے پیسا رکھا گیا ہے وہ بھی ہمیشہ کی طرح ہوا ہے جیسے پچھلی گورنمنٹ نے چاہے شوگر سیس کا پیسا تھا، چاہے ٹیکسز کا پیسا تھا وہ سب اورنج لائن ٹرین یا میٹرو کے لئے آتا تھا اور اب آپ نے بھی وہی روایات اپنائی ہیں کہ میانوالی کو پیسا دے دیا ہے یا جو نئے منسٹر بنے ہیں اُن کے حلقوں کو دے دیا گیا ہے جو کہ انصاف نہیں ہے۔ آپ تحریک انصاف ہیں تو تحریک انصاف والا انصاف کریں کیونکہ ہم لوگ بھی اس صوبے کے عوام ہیں، یہاں رہتے ہیں اور ٹیکس دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کی طرف آئیں تو میرے حلقہ میں ڈگری کالج تک نہیں ہے لہٰذا آپ بتائیں کہ ہماری بچیاں کہاں جائیں؟ ہمارے ہاں گرلز ڈگری کالج ہے اور نہ ہی بوائز کالج ہے تو کیا ہمارا حق نہیں ہے؟ یہاں پر لوگ اپنے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں میں بھی پڑھا لیتے ہیں اور یہاں ٹرانسپورٹ بھی میسر ہے لیکن اب گورنمنٹ کی ٹرانسپورٹ بھی ختم ہے اس لئے ہم کیا کریں؟ آپ نے بجٹ میں میرے حلقہ کے لئے ٹرانسپورٹ کی مد میں کوئی فنڈز نہیں رکھے، آپ نے ایجوکیشن کے لئے پیسا رکھا ہے اور نہ ہی میرے حلقہ کے لئے roads کی نئی سکیمیں ہیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ سیکٹر پر آئیں تو اس کے اندر بھی وہی پرانی روٹین چل رہی ہے۔ میں آپ سے اور اس گورنمنٹ سے امید کروں گا کہ اگر آپ اچھے کام کریں گے تو ہم پاکستان پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم سے آپ کو support کریں گے۔ اگر آپ لوگ ہمیں نظر انداز کریں گے تو ہم بھی آپ کو ویسی اپوزیشن بن کر دکھائیں گے جیسی وہ کر رہے ہیں بلکہ اُس سے بھی خطرناک اپوزیشن پاکستان پیپلز پارٹی کر کے دکھائے گی۔ (قطع کلامیاں)

MR ACTING SPEAKER: No cross talks please.

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی ہے وہاں کے بچے لاہور یا ملتان تک نہیں آ سکتے۔ پچھلے سال سمسٹر کی فیس 15 ہزار روپے تھی۔ کیا اس گورنمنٹ کو انہی بچوں سے پیسا چاہئے تھا کہ ایک سمسٹر کی فیس 15 ہزار سے 30 ہزار روپے کر دی ہے، کیا اس سے یہ سارے فنڈز اکٹھے ہو جائیں گے؟ لہٰذا براہِ مہربانی وہی 15 ہزار روپے سمسٹر کی فیس بحال کی جائے۔

یہاں پر فنانس منسٹر بیٹھے ہیں جو یہ چیزیں note کر رہے ہوں گے لہٰذا ہم انشاء اللہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری ان باتوں پر عملدرآمد کروائیں گے۔ بڑی مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب محمد افضل!

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ اپنی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں جو آپ کے لئے reserve ہے؟

جناب محمد افضل: جی، نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ kindly اپنی سیٹ پر بیٹھیں کیونکہ آپ تقریر اپنی سیٹ سے ہی کر سکتے ہیں۔ ہم نے سیٹیں allocate کر دی ہیں اور اب رولز ایسے بنا دیئے ہیں کہ جو سیٹیں reserved ہیں معزز ممبران وہیں سے ہی تقریر کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد افضل:

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔
الصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین۔
امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے 19-2018 کے بجٹ پر بحث کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان، وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے نامساعد حالات میں جب ملک بحرانوں سے گزر رہا ہے اور قرضے کے نیچے دبا ہوا ہے، 2026۔ارب 51 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ یہ بجٹ انشاء اللہ عوامی امنگوں کا آئینہ دار اور ترجمان ہوگا۔ ہر حکومت کی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں۔ جس صوبے میں عوام کو صحت، تعلیم اور پانی جیسی بنیادی سہولتیں میسر نہ ہوں بلکہ حکومت کی ترجیحات میٹرو بسیں اور اورنج لائن ٹرین ہوں اُس صوبے میں کیا انصاف ہوگا اور عوام کو کیا بنیادی سہولتیں میسر ہوں گی؟ بدقسمتی سے اورنج لائن ٹرین کے لئے 250۔ارب جبکہ 18-2017 میں صوبے کے 36 اضلاع کے لئے تعلیم اور صحت پر 144۔ارب روپے خرچ ہوں تو وہاں پر انصاف کی کیا توقع ہو سکتی ہے؟ جنہوں نے اس صوبے

کے وسائل کو بے دردی سے لوٹا ہو ایسی حکومت کا احتساب ہونا چاہئے۔ جتنا ظلم و ستم یہاں پر ہوا ہے تو کیوں نہ اس کا حساب ہو جائے۔ انتخابات کتنی بار ہوئے لیکن ایک بار احتساب ہو جائے۔

جناب سپیکر! اس دفعہ اس صوبے میں تعلیم پر 373۔ارب روپے اور صحت پر 279۔ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے جو کہ خوش آئند ہے۔ گورنمنٹ نے اس صوبے کے لئے انصاف صحت کارڈ اور ہیلتھ انشورنس پروگرام جیسے منصوبے شروع کئے ہیں لہٰذا میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس سے صوبے کی عوام مستفید ہو گی۔

جناب سپیکر! میرا اور آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ یہاں ڈاکٹر صاحبہ تشریف فرما تھیں جو چلی گئی ہیں جن کی موجودگی میں بات کرنا چاہ رہا تھا۔ چونکہ میں ایک ڈاکٹر ہوں اس لئے صحت کے بارے میں اپنے حلقے کے مسائل بیان کروں گا کہ 2006 میں جناب پرویز الٰہی جب وزیر اعلیٰ تھے تب انہوں نے بہاولپور میں نیورو سائنسز یونٹ، کارڈیک سنٹر اور کڈنی سنٹر بنائے لیکن بدقسمتی سے جیسے ہی 2008 کا tenure شروع ہوا تو نیورو سائنسز لاہور شفٹ ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں پچھلے tenure میں بار بار اسمبلی کے floor پر یہ سوال کرتا رہا جس کا جواب یہی آتا رہا کہ یہ اس لئے شفٹ کیا ہے کیونکہ بہاولپور کو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ بہت ہی بدقسمتی ہے کیا بہاولپور یعنی جنوبی پنجاب کے عوام کو نیورو سرجری کے یونٹ کی ضرورت نہیں تھی؟ لاہور میں اور بن جاتے کیونکہ لاہور میں اور بھی بہت سارے یونٹ بنے ہوئے ہیں تو اور بھی بن جاتے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا یونٹ واپس بہاولپور کو دیا جائے۔ اللہ اللہ کر کے کارڈیک اور کڈنی سنٹر شروع ہوئے۔ کارڈیک سنٹر کی صورتحال یہ ہے کہ پہلے ہی سٹاف کی کمی تھی، چند دن پہلے بہاولپور سے جس پر پرسوں بھی میں نے منسٹر صاحبہ سے request کی تھی کہ جتنے سینئر پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز تھے وہ ڈی جی خان شفٹ کر دیئے گئے۔ ڈی جی خان شفٹ کریں لاہور سے کریں اور upper Punjab سے کریں جہاں پر زیادہ ہیں کیونکہ بہاولپور میں تو پہلے ہی کمی ہے تو میری گزارش ہے کہ وہاں سے شفٹ کئے گئے سٹاف کو فوری واپس کیا جائے تاکہ جنوبی پنجاب اور بہاولپور کے عوام جو پہلے ہی پسماندہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، وہ بھی صحت جیسی سہولت سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر کارڈیک سنٹر میں human resources کی پہلے ہی بہت کمی ہے کیونکہ وہاں پر ٹیچنگ سٹاف ہے نہ پیرا میڈیکس سٹاف ہے، ڈسپنسرز ہیں اور نہ ہی نرسنگ سٹاف ہے۔

میری گزارش ہے کہ وہاں پر جو سٹاف بھرتی کیا جائے ایک تو خصوصی اجازت دی جائے تاکہ بہاولپور کارڈیک سنٹر کے لئے سٹاف سپیشل بھرتی کریں اور conditional کریں کہ ان کا پانچ سال تک تبادلہ نہ ہو تاکہ وہ سٹاف ٹریننگ لے کر وہاں پر کام کرے تو وہ سنٹر چل سکے جبکہ کڈنی سنٹر کا بھی یہی حال ہے اور وہاں پر بھی سٹاف کی بہت کمی ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیالوجی کی بھرتی کا معیار یہ ہے کہ راولپنڈی میں جو بھرتی ہو expert from Rawalpindi، لاہور میں بھرتی ہو، expert from Lahore لاہور اور جب ملتان میں بھرتی ہو تو expert from Lahore کیوں، ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہے اور کیا ملتان میں expert نہیں ہے؟---

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر ہیلتھ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ نہیں بیٹھی ہوئیں؟

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! یہی تو مصیبت ہے وہ اٹھ کر چلی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بہت important points ہیں لہٰذا منسٹر صاحبہ کو بلایا جائے تاکہ وہ points note کر لیں یا Finance Minister sahib note کر لیں you will do it

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سارا اسٹاف بیٹھا ہوا ہے جو کہ points note کر رہا ہے جبکہ وزیر خزانہ بھی points note کر رہے ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: But this is very important because you also belong to the same area. Thank you

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! میں دوبارہ گزارش کروں گا کہ اسسٹنٹ پروفیسر کی بھرتی جو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے جس میں راولپنڈی میں بھرتی ہو تو expert from Rawalpindi لاہور میں بھرتی ہو تو expert from Lahore اور ملتان میں اسسٹنٹ پروفیسر کی بھرتی ہو تو then expert from Lahore کیوں، کیا ملتان یا ہمارے جنوبی پنجاب میں experts نہیں؟ یا تو یہ معیار بنائیں ناں کہ ملتان والے لاہور جائیں، لاہور والے راولپنڈی جائیں اور راولپنڈی والے ملتان آئیں تو کیا یہ ٹھیک ہے؟---

(اس مرحلہ پر وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن محترمہ یاسمین راشد ایوان میں تشریف لے آئیں)

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! یہ وہاں کے وہیں بھی بھرتی ہوں اور ہمارے ملتان اور بہاولپور میں بھرتی ہو تو وہ لاہور سے جائیں جن کا انٹرویو بھی سکائپ پر ہو تو یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ پروفیسر کی بھرتی کا بھی معیار یہ ہے کہ 20 فیصد from Punjab Public Service Commission اور 80 فیصد by promotions کیونکہ 2014 میں ایسے ہی ہوا ہے کہ ایک پروفیسر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اور چار پروفیسر by promotion جبکہ 2017 میں ایسے نہیں ہوا کیونکہ ایک پروفیسر کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوئی اور promotion آج تک نہیں ہوئی۔ 2018 میں بھی ایسے ہی ہوا تو میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ جو کہ اس وقت تشریف فرما ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ بیٹھ کر اس حوالے سے discussion کر لیں اور آپ کے جو بھی تاثرات ہیں یا وہاں پر جو محرومیاں ہیں ان کے حوالے سے منسٹر صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر تفصیل کے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں۔ منسٹر صاحبہ! kindly انہیں کوئی ٹائم بتا دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم اجلاس کے بعد اکٹھے بیٹھ کر اس پر discussion کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا شکریہ۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان میں چولستان کا خصوصی کوٹا ہوتا تھا کیونکہ میرا سارا remote area ہے اور چولستان میرے حلقے میں ہے تو میں نے پچھلے tenure میں کہا تھا چونکہ یہ کوٹا ختم کر دیا ہے اور صرف ایک سیٹ شیخ زید میڈیکل کالج میں رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ چولستان کے بچوں اور بچیوں کے لئے دوبارہ یہ کوٹا بحال کیا جائے کیونکہ چولستان والے upper Punjab کے ساتھ meet نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں پر تعلیم کے لئے وسائل ہیں اور نہ باقی سہولتیں اس لئے میری گزارش ہے کہ دوبارہ یہ کوٹا بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بھی چولستان کے بچوں اور بچیوں کے لئے دوبارہ کوٹا مقرر کیا جائے جیسا کہ پہلے ہوتا تھا جو کہ پچھلے tenure میں ختم ہوا ہے۔

جناب سپیکر! چولستان کا ذکر ہوا ہے تو میں مزید عرض کروں کہ وہاں کے دو مسائل ہیں جن میں ایک پینے کا پانی ہے جو کہ زیر زمین کڑوا ہے اور پانی کے لئے وسائل بھی نہیں ہیں اس مقصد کے لئے حکومت کوشش کر رہی ہے اور میں دعا گو ہوں کہ انشاء اللہ یہ مسائل جلدی حل ہوں۔

جناب سپیکر! دوسرا مسئلہ الاٹمنٹس کا ہے۔ پچھلے tenure میں الاٹمنٹ شروع ہوئی تھی تو انہوں نے پانچ سال سکروٹنی میں ہی لگا دیئے۔ جب الیکشن شروع ہوا تو انہوں نے آرڈر کر دیئے کہ الاٹمنٹ کر دی جائے۔ وہ الاٹمنٹ بالکل بوگس اور جعلی تھی تو میرا مطالبہ یہ ہے کہ چولستانی زمین چولستانی بھائیوں کا حق ہے جو چولستانی ہے اور مستحق ہے اسے زمین الاٹ کی جائے۔ اس کے بعد باقی تحصیل اور ضلع کے لوگوں کا حق ہے۔ پچھلے tenure میں وہاں پر بہت بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجا سے بھی بات ہوئی تھی اس وقت وزیر اعلیٰ بھی تھے اور رحیم یار خان سے بھی چودھری منظور صاحب تھے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دراصل مسائل بہت زیادہ ہیں especially پینے کا پانی نہیں ہے لیکن آپ کو بھی فنڈز ملے ہیں تو آپ RO plants کے لئے کوشش کریں کہ وہاں پر لوگوں کی بستیوں میں RO plants لگ جائیں۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! وہاں پر پہلے لگے ہوئے ہیں کیونکہ پہلے جناب پرویز الٰہی کے دور میں واٹر سپلائی کی 285 لائنیں لگی ہوئی تھی اور بدقسمتی سے پچھلے tenure میں وزیر اعلیٰ وہاں پر گئے تھے اور 2۔ارب روپے کا منصوبہ دے کر آئے تھے لیکن اس میں ایک روپیہ بھی نہیں لگا۔ انہیں چاہئے کہ وہ چالو کریں، maintenance ہو اور آگے extension ہو گی۔ ابھی ہمیں جو پیسے ملے ہیں ان سے مثال کے طور پر اسے maintain بھی کریں گے اور extend بھی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: RO plants میں؟

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ پسماندہ علاقے سے تعلق ہونے کے باوجود آپ نے مجھے سنا اور میں دعا گو ہوں اور امید بھی کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میرے مسائل حل کرنے کے لئے کوشش کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار! Please wind up in five minutes! کیونکہ there are other Members also in the list.

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں وزیر خزانہ کو مبارکباد دینا چاہوں گی کیونکہ in spite of all odds انہوں نے ایک بہت balanced اور عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ یہ بجٹ عکاس ہے پی ٹی آئی اور عمران خان کے manifesto کا، وژن کا۔ اس میں جو زیادہ سے زیادہ possible ہوا under the circumstances وہ ہماری ایجوکیشن پر 332 ملین روپے پھر اس کے بعد 37 ملین روپے ہائر اور سپیشل ایجوکیشن پر علیحدہ بجٹ دیا گیا۔ اس کے بعد صحت ہماری حکومت کی priority ہے جس کے لئے 134 ملین روپے +123۔ ارب روپے دیئے گئے۔ اس کے علاوہ بھی اس کے لئے fund رکھا گیا اور جتنی سوشل سیکٹر سروسز ہیں جس میں خواتین سرفہرست ہیں، ہمارے کسان ہیں اور ہمارے پنشنرز ہیں تو ان سب کے لئے اس بجٹ میں گنجائش رکھی گئی۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے UNDP کی رپورٹ سے شروع کروں گی جو کہ میری یا آپ کی نہیں ہے UNDP کی Human Development Index Report ہے۔ میرے خیال میں اس کا تمغہ ہماری جو previous Governments رہی ہیں ان کے سر جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو دکھاتی چلوں کہ 189 پوری دنیا کے ممالک ہیں جن میں پاکستان کا نمبر 150 واں ہے۔ ہم کانگو سے بھی نیچے ہیں، ہم بنگلہ دیش سے بھی نیچے ہیں۔ Human Development کیا ہوتی ہے؟ Human Development ہوتی ہے کہ آپ اپنی قوم پر اپنی Human Resource پر پیسے لگائیں، انہیں تعلیم دیں، ان کو صحت کی سہولتیں دیں اور انہیں صاف پینے کا پانی دیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ پچھلے 40 سالوں سے جو گڈ گورننس کے نعرے تھے وہ کہاں گئے؟ اب ہمیں انشاءاللہ یہ ساری سروسز عوام کو فراہم کرنی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں خیبر پختونخوا میں ماڈل ایجوکیشن کا بجٹ 70۔ ارب روپے سے 134۔ ارب روپے کیا اور وہاں پر اتنے اچھے standard کے state سکولز بنائے کہ پرائیویٹ

سکولوں میں سے ڈیڑھ لاکھ بچے وہاں گئے اور انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب میں بھی اگلے چند سالوں میں یہی صورتحال دیکھیں گے اور یہاں پر یہی ماڈل implement کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک اور میڈل دینا ہے ہمارے سابقہ حکمرانوں کو، وہ حکمران تو نہیں بلکہ وہ بادشاہ تھے کیونکہ انہوں نے کل جو حرکتیں کیں وہ تو بادشاہت والی تھیں اور ان کا وتیرہ یہی ہے کہ جب دو تہائی نہ ہوں تو پھر عوام کے پیسے کو trash کریں اور اسے bill میں ڈال دیں تو یہ میڈل انہیں دینا پڑے گا کیونکہ 1.1 ٹریلین روپے کا طوق ہمارے پنجاب کے عوام کے گلے میں سابقہ صوبائی حکومت پہنا گئی ہے۔ یہ وزیر خزانہ کے figures ہیں جو وہ internal اور external ہمارے اوپر قرض چڑھا کر گئے ہیں۔ اس میں سے 165 ٹریلین روپے کا وہ قرضہ ہے جو سفید ہاتھی اور رنج ہاتھی I am sorry جس نے پنجاب کو کچل دیا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ شوکت خانم پشاور ہسپتال State of the art Hospital ہے جو صرف 4۔ارب روپے میں بنا ہے۔ اگر پنجاب کے 36 اضلاع ہیں اور اگر 4۔ارب روپے کا ایک ایک ہسپتال بھی ان اضلاع میں بنا دیتے تو آج پنجاب کے عوام کو صحت کی سہولتوں کی کیا حالت ہوتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: یقیناً آپ کی بات حقیقت ہے because I was also suffering from Hodgkin میرا شوکت خانم میں علاج ہوا تھا جو facilities شوکت خانم میں تھیں جب میں باہر علاج کے لئے گیا تھا same facilities پوری دنیا میں ہیں۔ شوکت خانم ایک بہت بڑا ہسپتال ہے میں سمجھتا ہوں لوگ اُدھر سے بہت زیادہ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ بات بالکل ٹھیک ہے اور میں یاد دلاتی چلوں کہ عمران خان وہ واحد لیڈر ہے جو کبھی بیرون ملک علاج کے لئے نہیں گئے جب اُن کا accident ہوا تھا بہت مشکل وقت تھا شوکت خانم میں علاج ہوا۔ ہمارے پنجاب کے حکمران جو بادشاہ رہے ہیں ان کو تو ایک چھینک آتی ہے، ایک کھانسی آتی ہے تو یہ لندن کے Harley Clinic میں چلے جاتے ہیں کس کے expense پر جاتے ہیں ہمیں اس کا جواب چاہئے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ عمران خان کا جو وژن ہے اُن کی حکومت میں جو بھی علاج ہو گا وہ پاکستان میں ہو گا۔

جناب سپیکر! ایک اور میڈل پرانی حکومت کو دینا پڑے گا پنجاب کے چالیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے کتنا بجٹ چھوڑ کر گئے 5۔ارب ذرا حساب لگائیں اور انہوں نے جو 56 کمپنیاں illegal

بنائیں، جو شہباز شریف کے منظور نظر ماشاء اللہ فواد حسن فواد جواب وعدہ معاف گواہ ہیں اب ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو Auditor General of Pakistan کی رپورٹ کے اعداد بتاتی ہوں ان کمپنیوں میں جو مالی بے ضابطگیاں ہیں 2 کھرب 80۔ارب 75 کروڑ اور 95 لاکھ روپے ہیں۔ اب ان کو ان مالی بے ضابطگیوں کا حساب دینا پڑے گا کیونکہ سخت حساب کا وقت آگیا ہے۔ قائداعظم کی جب پہلی cabinet کی میٹنگ تھی تو اُن کے سٹاف آفیسر نے کہا کہ چائے کا کیا بندوبست ہو گا تو قائد نے کہا کیا ان کو گھروں پر چائے نہیں ملتی؟ جناب عمران خان کا بھی یہی وژن ہے کل جناب عمران خان کی ایک statement تھی جو آپ نے بھی پڑھی ہو گی ہم نے بھی پڑھی ہے انہوں نے کہا کہ قوم کا ایک روپیہ بھی جب استعمال ہوتا ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ یہ ہے وہ لیڈر جو اب پاکستان کو ملا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس لیڈر کا وژن ہے کہ قوم کا پیسا قوم کے اوپر لگے گا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی اب گورنر ہاؤس کو کھولا گیا ہے اندر سے کیا نکلا 70 کروڑ کے گولڈ کے بٹن نکلے ان کو کیا شرم نہیں آئی تھی، کس کے پیسے سے یہ لگائے ؟اُس قوم کے پیسے سے یہ لگائے جہاں 45 فیصد stunted growth کے بچے ہیں اُن کو پوری غذا نہیں ملتی وہ اپنی پوری growth تک نہیں پہنچتے لیکن اب وہ دور ختم ہو گیا ہے اب وہ دور آئے گا جو آئین کے Articles-25 کے تحت جو Fundamentals rights ان کو دیئے جائیں گے اور جو اُن کی حق تلفیاں ہوئی ہیں وہ سب دور کی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! فنانس منسٹر نے جو ہمیں figures دیئے ہیں اُس کے مطابق پہلے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کا 802 ملین خرچہ تھا اب اگلے بجٹ میں 601 ملین ہے یہ بجٹ میں بہت خوش آئند بات ہے۔ ہمارے وزیراعظم نے جو precedent سیٹ کیا ہے اُس پر بڑا ٹھٹھا لگا، انہوں نے بڑا تماشا لگایا، او بھینسیں، او گاڑیاں، کیا ہو گیا؟ وہ نوکر، وہ چاکر کیوں کیا آپ کی جیب سے تھے یا آپ کی وراثت تھی، آپ کی جاگیر تھی اور کیا آپ اپنی جیب سے دے رہے تھے یہ شاہ خرچیاں؟ آپ taxpayer کی جیب کاٹ کر کر رہے تھے۔

جناب سپیکر!اب میں آپ کو بتاتی چلوں کہ پرائم منسٹر نے پرائم منسٹر ہاؤس کا خرچہ جو پہلے ایک مہینے میں 14کروڑاور40لاکھ تھااس وقت پرائم منسٹر عمران خان کا جو خرچہ ہے یعنی پرائم منسٹر ہاؤس کا وہ4لاکھ 75ہزار ہے۔

جناب سپیکر!میں تھوڑا سا بتاتی چلوں انہوں نے 12۔ارب روپے میٹرو بس کی سبسڈی دی ہے میں اپنی قوم سے یہ requestکروں گی میں نے آج ہی نیوز میں دیکھا کہ میٹرو بس کا تھوڑا ٹکٹ بڑھایا جارہا ہے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے تھوڑی سی قوم کو قربانی دینا پڑے گی کیونکہ یہ 12۔ارب روپے کی سبسڈی اب برداشت نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ وہ سبسڈی تھی جو ان کے کمشنز میں گئی، جو ان کی mega scams میں گئی۔اب ہم نے قرضے نہیں لینے، عمران خان خوددار قوم کے خوددار لیڈر ہیں آپ یقین کریں جب آئی ایم ایف کا نام آتا ہے یہ لوگ بڑا ٹھٹھا لگاتے ہیں کہ انہوں نے تو خود کشی کا کہا تھا۔

جناب سپیکر!جناب عمران خان جس کو میں جانتی ہوں اُس کے دل میں سخت تکلیف ہوتی ہے جب آپ آئی ایم ایف کا نام لیتے ہیں کیوں وہ ایک غیرت مند قوم کے غیرت مند لیڈر ہیں وہ ہرگز نہیں چاہتے اُن کا ایک ہی مشن ہے اس قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑے کرنا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ 29000۔ارب روپے کے جو قرضے وہ ہمارے گلے کا ہار بنا کر چھوڑ گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کو ختم کیا جائے گا کیونکہ اس قوم کے پاس بہت talent ہے ، بہتresources ہیں، سنہری دور شروع ہونے والا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ کا بہت شکریہ۔جی، جناب محمد اشرف رند!

جناب محمد اشرف خان رند:جناب سپیکر!میں سب سے پہلے اپنے چیف منسٹر اور منسٹر فنانس کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں ایک اچھے بجٹ پر جو غریب آدمی کے لئے ہے۔اس میں ایک چیز ضرور شامل کروں گا کہ ہمارے دوست جو آج نہیں بیٹھے ہیں سن رہے ہوں گے اس بجٹ میں اُن کے کرتوتوں کی وجہ سے اگر چھوٹا موٹا بوجھ وقتی طور پر بن رہا ہے تو یہ ان کے پچھلے دس سال کے کرتوت سامنے آرہے ہیں اس میں ہمارا کوئی کردار نہیں ہے۔انشاء اللہ ہماری حکومت، وزیر خزانہ، لاء منسٹر، چیف منسٹر تمام مل کر یہ سوچ رہے تھے کہ عوام کے لئے ایک اچھا بجٹ پیش کیا جائے جو چند مہینوں کے لئے ہے۔اُن کو چاہئے کہ اپنے پچھلے دس سالہ کارکردگی کو دیکھیں جو دس سالوں میں غریب آدمی کے لئے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب سے ہوں ہم سب پنجاب کا حصہ ہیں سب سے پہلے میری اپیل ہوگی ملتان میں سب سیکرٹریٹ بنا ہوا ہے اس بجٹ میں مہربانی کر کے جیسے بھی ہو اُس کا حصہ رکھا جائے تاکہ وہاں پر لوگوں کو ریلیف مل سکے، وہاں پر آفیسرز بیٹھیں۔ جب تک جنوبی پنجاب کا معاملہ اسمبلی میں جائے گا اُس سے پہلے لوگوں کو ریلیف ملنے کے لئے وہاں اُس کے حصے میں تھوڑا سا بجٹ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری میری درخواست یہ ہوگی کہ ڈی جی خان ڈویژن میں ہماری پولیس کی تعداد باقی پنجاب کے تمام ڈویژن سے کم ہے پولیس رولز کے مطابق 450 یا 400 آدمیوں پر ایک پولیس ملازم کا ہونا ضروری ہے وہاں پر کم از کم میرے حساب سے اس ratio سے نہیں بلکہ اس کے ڈبل سے بھی کم ملازم ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے بجٹ میں یہ چیز ضرور رکھی جائے کہ وہاں پر پولیس کی نفری کو پورا کیا جائے ہمارا ٹوٹل علاقہ کیونکہ پہاڑ کے ساتھ ہے تو مہربانی کر کے پولیس کی وہاں پر جو تعداد کم ہے اُس کو پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! تیسری درخواست میری تمام ممبران سے بھی اور جناب سپیکر آپ سے بھی کہ ہمارے ہاں ایک تونسہ بیراج ہے جنوبی پنجاب کا ایک ہی بیراج ہے اس کی remodelling کے بعد 2010 میں سیلاب آیا تھا اُس کے بعد اُس کے اندر کچھ چیزیں damage ہو چکی ہیں جس کو آج تک دبایا گیا ہے۔ میری اپیل ہے اگر بیراج ہوگا تو ہماری ساری نہریں چلیں گی۔

جناب سپیکر! مہربانی کر کے اس بجٹ میں ایمرجنسی کے طور پر اُس بیراج کے لئے اور ڈی جی خان اور مظفر گڑھ کینال کی remodelling کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور رکھا جائے کیونکہ یہ ہمارا اثاثہ ہے ہم اُس کا خیال کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اریگیشن منسٹر سے مل لیں وہ یہیں بیٹھے ہوں گے آپ اُن سے ایک میٹنگ کر لیں یہ جو معاملات ہیں وہ ان کو ذرا دیکھ لیں گے۔

جناب محمد اشرف خان رند: جناب سپیکر! میں میٹرو بس کے حوالے سے بات کروں گا جو سفید ہاتھی بنا ہوا ہے۔ ملتان میں آپ جا کر دیکھیں feeder buses جو بھی چل رہی ہیں آپ یقین کریں خالی چل رہی ہیں سارا دن خرچہ ہوتا ہے کوئی آدمی اس پر نہیں بیٹھتا۔

جناب سپیکر! میری humble request ہے کہ feeder buses کا distance بڑھا دیا جائے۔ اگر وہ پچاس کلو میٹر تک چل رہی ہیں تو ان کو سو کلو میٹر تک چلایا جائے اور ان پر کرایہ رکھا جائے۔ ان کو سو کلو میٹر کی بجائے دو سو کلو میٹر تک چلایا جائے تاکہ revenue generate ہو اور یہ سفید ہاتھی ہمارے گلے نہ پڑے۔ ہم اب یہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ میں منسٹر فنانس اور منسٹر ٹرانسپورٹ سے یہ گزارش کروں گا کہ kindly اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری اگلی گزارش یہ ہوگی کہ ہمارے ہاں ایک پٹرولنگ پولیس ہوا کرتی تھی جواب بھی ہے لیکن وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ آپ believe کریں کہ ان کی گاڑیوں کے ٹائر نہیں ہیں، ان کے پاس گاڑیاں نہیں ہیں اور ان کے پاس کوئی facilities نہیں ہیں جبکہ وہ کرائم کنٹرول کرتے تھے۔ تھوڑی سی شرم ہوتی ہے، میں دو دن پہلے (ن) لیگ کے ساتھیوں کی بات سن رہا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے لیڈر نے اس شہر کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ دس سال تک چیف منسٹر رہنے کے بعد ان کی سوچ صرف ایک شہر تک محدود ہے جبکہ وہ پنجاب کے چیف منسٹر تھے ایک شہر کے نہیں تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی سوچ تبدیل ہونی چاہئے، ہماری سوچ تبدیل ہے کیونکہ ہم سب کے لئے سوچ رہے ہیں۔ جو میٹرو بس یہاں لاہور میں چل رہی ہے، جو feeder buses چل رہی ہیں یہاں منسٹر فنانس بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری ان سے یہ گزارش ہے کہ ان پر بھی کرایہ رکھا جائے تاکہ حکومت پر یہ بوجھ نہ پڑے۔ اس کے ساتھ میں ایک گزارش ضرور کروں گا کہ انہوں نے جتنی ڈویلپمنٹ کی ہے، according to law ایک MRS ہوتا ہے انہوں نے total non-schedule لگا کر تباہی مچادی ہے۔ اگر ایک structure ایک ارب روپے کا بننا تھا تو وہ 5۔ارب میں بنا ہے۔ پی ٹی آئی کی حکومت، ہمارے منسٹر فنانس، ہمارے چیف منسٹر اس چیز کو ensure کریں گے کہ انشاء اللہ چیک اینڈ بیلنس ہوگا۔ پنجاب میں یہ دیکھیں گے کہ کسان کے لئے، عام آدمی کے لئے اور غریب آدمی کے لئے آنے والا بجٹ انشاء اللہ اس سے بہت بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یونیورسٹیاں بن رہی ہیں، South Punjab میں تونسہ بیراج ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر ایک یونیورسٹی بنائی جاسکتی ہے۔ میری humble request ہوگی کہ جنوبی پنجاب کی یونیورسٹی تونسہ بیراج کے علاقے میں بنائی جائے۔ اس کے علاوہ میری

ایک اور چھوٹی سی گزارش ہے کہ کوٹ ادو میں 13 لاکھ کی آبادی ہے جو تحصیل ہے اس کو ضلع declare کیا جائے۔ آپ کی بہت مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلے ممبر مخدوم محمد رضا حسین بخاری ہیں۔

جناب محمد رضا حسین بخاری: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا ہے۔ میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں اس ہاؤس کے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے یہ کوئی تحصیل یا ضلع کی اسمبلی نہیں ہے جو انہوں نے ڈیسکوں کے اوپر کھڑے ہو کر اپنا attitude ظاہر کیا ہے۔ احتجاج ان کا حق ہے، تنقید ان کا حق ہے لیکن خدا کے لئے اب ہمیں سمجھ جانا چاہئے کہ ہم نے اس پاکستان کو آگے لے کر چلنا ہے۔ انہوں نے جس طرح کا احتجاج کیا ہے اور افسران کے ساتھ طوفان بدتمیزی کی یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ وہ تنقید کریں، اپوزیشن کا کردار ادا کریں اور پڑھے لکھوں کی طرح کریں ماشاء اللہ وہ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ بھی راجن پور سے belong کرتے ہیں اور میرا تعلق مظفر گڑھ کی پسماندہ تحصیل علی پور سے ہے جس کا زیادہ ایریا flood والا ہے وہاں سردار عامر گوپانگ اور سردار عاشق خان نے بند ڈبویا ہے۔ جو دریا پار علاقے ہیں وہاں اٹھارہ اٹھارہ، بیس بیس، پچیس پچیس کلومیٹر تک سکول ہے اور نہ کوئی ڈسپنسری ہے حالانکہ ان کے اقتدار میں دس سالہ پڑھا لکھا پنجاب رہا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا وہ عوام جینے کا حق نہیں رکھتی، کیا وہاں کے لوگ حق نہیں رکھتے کہ ان کو سکول ملے، ڈسپنسری ملے اور ہسپتال ملے؟

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق سیت پور سے ہے جو بہت پرانا تاریخی شہر ہے، میں اس سے پہلے والے پڑھے لکھے پنجاب کا بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں اس دور میں آج کے دن تک بیس بائیس کلومیٹر کے ایریا میں مردوں اور خواتین کا کوئی ڈگری کالج نہیں بنا۔ بیس بائیس کلومیٹر روزانہ پیدل چل کر جانا اور واپس آنا یہ روزانہ تقریباً پچاس کلومیٹر بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری چیف منسٹر، فنانس منسٹر اور آپ سے یہ گزارش ہے کہ خدارا وہاں پر خواتین اور مردوں کا ڈگری کالج بنایا جائے۔ دریائے سندھ کے پار والے علاقوں میں پرائمری سکول بنایا جائے اور اگر ہسپتال نہیں بنایا جا سکتا تو ڈسپنسری بنائی جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے اور وہاں پر پانی بالکل خراب ہے میری گزارش ہے کہ اس پر بھی توجہ دی جائے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ سبرینہ جاوید!

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جو ممبران باہر ہیں ان کو اندر بلا لیا جائے۔ کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، محترمہ سبرینہ جاوید!

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو آپ سب کو مبارکباد دیتی ہوں کہ یہ صوبہ پنجاب کا friendly budget ہے اگر اسے positive دیکھا جائے تو پیچھے جتنا tenure گزرا ہے اس کی کمیوں اور خسارے کو ہم پورا کرنے آئے ہیں۔ جس دن بجٹ پیش ہو رہا تھا اس دن ایوان میں جو کچھ ہوا میں اسے harassment کا نام دوں گی۔ اس دن اپوزیشن والے تمام تہذیب اور تمیز بھول گئے، انہوں نے ہر طرح سے misbehave کیا۔ اپوزیشن میں بیٹھی تمام خواتین سے گزارش ہے کہ اس دن کا harassment Act میں آتا

ہے۔انہوں نے ہمیں individually چور ڈاکو جیسے نازیباالفاظ کہہ کر harass کیااس پر میرااپنی تمام بہنوں کی طرف سے بھی احتجاج ہے۔انہیں یہ نہیں پتاکہ ہم عمران خان کی tigresses ہیں اگر وہ اس طرح سے حرکتیں کریں گے تو ہم خان کی tigresses انہیں بہتر جواب دے سکتی ہیں لیکن ہمیں ایوان کا decorum مدنظر رکھنا آتا ہے۔

جناب سپیکر!میں تو سمجھ رہی تھی کہ آج یہاں پر ایوان میں اپوزیشن بھی بیٹھی ہو گی میری ایک تجویز ہے کہ ہم خواتین کا ایک caucus بنالیں جو پچھلے tenure میں بنا تھا لیکن وہ ٹھیک طرح سے implement نہیں ہوا تھا۔یہ بجٹ صرف پی ٹی آئی کے ووٹرز کا نہیں بلکہ پورے پنجاب کا بجٹ ہے۔ جو چیزیں ہمیں چاہیئں وہ across the board تمام پارٹیوں کے ورکرز کو چاہیئں چونکہ یہ عوام کے لئے ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Please order in the House.

محترمہ سبرینہ جاوید:جناب سپیکر!یہ بجٹ صرف پی ٹی آئی کے لئے نہیں بلکہ تمام عوام کے لئے ہے اس لئے کیوں نہ ہم مل بیٹھ کر خواتین کا ایک caucus یعنی پریشر گروپ بنائیں تاکہ افہام وتفہیم اور صلاح مشورے سے اس بجٹ کو utilize کیا جائے۔

جناب سپیکر!میرا تعلق ضلع جہلم سے ہے میں وہاں پر سارا تفصیلی visit کر کے آئی ہوں وہاں یہ دیکھا گیا ہے کہ سکولوں اور کالجز میں ٹیچرز نہیں ہیں لیکن ان تمام کا بجٹ تو آیا ہو گا اور ان کی تنخواہیں بھی pay ہوئی ہوں گی۔ایک ڈگری کالج میں چھ لیکچرارز کی تنخواہیں آتی ہیں لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس معاملے کی انکوائری کی جائے کہ ان کی تنخواہ کہاں گئی۔ جہلم کے BHU میں تیس سال سے ڈاکٹر بیٹھا ہے جو اپنا کلینک چلا رہا ہے اسے بھی check کیا جائے۔جہلم میں THQ اور ہماری تمام ڈسپنسریز میں خصوصاً خواتین کے حوالے سے صحت کے انتظامات قابل شرم ہیں۔ موجودہ بجٹ میں improvement آئی ہے لیکن اگر یہ لوگ ہماری بات نہیں سنیں گے تو ہم implement کیسے کر سکیں گے۔

جناب سپیکر!میں دوبارہ استدعا کرتی ہوں کہ مہربانی فرماتے ہوئے ہم خواتین کا caucus بنائیں۔ ہم ادھر بیٹھی اپنی بہنوں کا احترام کرتی ہیں وہ بھی ہمیں ٹائم دیں اور ہم سب خواتین مل بیٹھ کر۔۔۔

(اذان جمعہ)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کی آخری تقریر ہے کیونکہ آج جمعۃ المبارک ہے اور ہم نے جمعہ کی نماز سے پہلے اجلاس ختم کرنا ہے لہٰذا آپ مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں اس بابرکت دن اور وقت پر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ اے رب العالمین! پی ٹی آئی کی حکومت جو منصوبے اور منشور لے کر آئی ہے اور اس نے عوام سے جو وعدے کئے ہیں ان کو پورا کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔ آمین

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب اجلاس مورخہ 22۔اکتوبر 2018 بروز سوموار بوقت 2:00 بجے دوپہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،22۔اکتوبر2018

(یوم الاثنین،12۔صفر المظفر1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد 3 : شمارہ: 3

71

جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/1865. Dated: 19th October, 2018. On resumption of office as such by **Mr Parvez Elahi, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, ceases to act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect.

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

73

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔اکتوبر 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث"

75

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

سوموار، 22-اکتوبر 2018

(یوم الاثنین، 12- صفرالمظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

سورۃ الشّمس آیات 9 تا 15

کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا (9) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا (10) (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا (11) جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا (12) تو اللہ کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے عذر کرو (13) مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو اللہ نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا (14) اور اس کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں (15)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ درِحبیبؐ کی بات ہے
جسے چاہا درپہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے
وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ مگر خدا سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر وہ ہیں کیا نہیں یہ محب و حبیبؐ کی بات ہے
میں بُروں سے لاکھ بُرا سہی مگر ان سے ہے میرا واسطہ
میری لاج رکھ لے میرے خدا یہ تیرے حبیبؐ کی بات ہے

حلف

نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جو نو منتخب ممبران اسمبلی ایوان میں موجود ہیں پہلے ان کا حلف ہو گا۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ حلف لینے کے لئے اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں اور حلف لینے کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط بھی کریں گے۔

(اس مرحلہ پر درج ذیل تین نو منتخب ممبران نے حلف لیا اور
حلف رجسٹر پر اپنے اپنے دستخط ثبت کئے)

1۔	چودھری بلال اصغر	پی پی۔118
2۔	جناب قاسم عباس خان	پی پی۔222
3۔	جناب فواز احمد	پی پی۔261

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب ساجد احمد خان اور دیگر معزز ممبران کی جانب سے آئی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر کے خلاف نازیبا الفاظ

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں جتنی بھی کارروائی ہوتی ہے وہ سب آئین اور رولز آف پروسیجر کے تابع ہوتی ہے۔ رولز آف پروسیجر کے قاعدہ 223، 224 اور دیگر قواعد کے تحت اسمبلی کی کارروائی کو منظم طریقے سے چلانا جناب سپیکر کی ذمہ داری ہے اور اگر کوئی معزز ممبر جناب سپیکر کی ہدایت کے باوجود بار بار رولز کی violation کرتا ہے تو پھر جناب سپیکر رولز آف پروسیجر کے قاعدہ 210 کے تحت مذکورہ ممبر کے خلاف آرڈر پاس کر سکتے ہیں اور پھر ان احکامات پر عملدرآمد لازمی ہوتا ہے۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 69 میں اسمبلی کی کارروائی کو قانونی تحفظ دیا گیا ہے کہ اس کو کسی بھی فورم حتیٰ کہ عدالت میں بھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر! پارلیمان میں احتجاج ہوتے رہتے ہیں لیکن جو کچھ پنجاب اسمبلی کے اجلاس مورخہ 16۔اکتوبر 2018 کو ایوان میں اپوزیشن کی طرف سے جو ماحول پیدا کیا گیا اس کی مثال دنیا کی پارلیمانی تاریخ میں نہیں ملتی۔اس پر جناب سپیکر نے اپنا آئینی اختیار استعمال کرتے ہوئے چھ ممبران کو اجلاس سے معطل کیا۔ پوری دنیا کی پارلیمان میں سپیکر کا ایک مقام ہے اس کی ایک عزت ہے اور وہ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں۔آئین پاکستان اور رولز آف پروسیجر میں ان کے بارے میں بڑا واضح طور پر موجود ہے لیکن قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے جناب سپیکر کے اس اقدام کو انتہائی اوچھے انداز میں چیلنج کیا اور ان کی ذات پر کیچڑ اچھالا ہے اور ان پر ذاتی مخاصمت کی بناء پر بے بنیاد اور بے ہودہ الزامات لگائے ہیں کیا کسی کو زیب دیتا ہے کہ وہ جناب سپیکر کے بارے میں جعلی سپیکر اور تھانیدار جیسے الفاظ استعمال کرے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کی پارلیمان میں سپیکر کی رولنگز اور احکامات کو کہیں بھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر پنجاب اسمبلی عوامی نمائندوں کے ووٹ کی اکثریت سے منتخب ہوئے ہیں۔ان کی عزت، احترام اور ان کے احکامات پر عملدرآمد تمام ممبران اسمبلی پر فرض ہے لیکن قائد حزب اختلاف کی جناب سپیکر کے بارے میں ایسی گھٹیا اور بازاری زبان استعمال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تربیت میں کہیں کمی رہ گئی ہے ورنہ وہ جس عہدے پر براجمان ہیں وہ جناب سپیکر کے بارے میں ایسی زبان استعمال کرنے سے پہلے ہزار بار سوچتے۔اپوزیشن کا نعرہ ہے کہ ووٹ کو عزت دو لیکن پنجاب اسمبلی کے سپیکر بھی تو پنجاب کے منتخب نمائندگان کی اکثریت کے ووٹ سے منتخب ہوئے ہیں یہاں اپوزیشن کا ووٹ کو عزت دو کا نعرہ کہاں گیا؟ جناب سپیکر کے بارے میں قائد حزب اختلاف نے جو گھٹیا زبان استعمال کی ہے اس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اپنی تحریک استحقاق کے حق میں شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ گزارش ہے کہ اس وقت پریس گیلری کے ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں اس لئے جناب سے میری استدعا

ہو گی کہ یہاں پر وزیر اطلاعات موجود ہیں ان کے ساتھ کچھ اور وزراء کو بھیج کر انہیں واپس لایا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب!آپ صحافی بھائیوں کو لے کر آئیں اور جو ان کا issue ہے آپ اسے بھی highlight کریں۔ ساجد احمد خان صاحب! پہلے پریس والے واپس آ جائیں تب آپ اپنی شارٹ سٹیٹمنٹ دینا۔

(اس مرحلہ پر وزیر اطلاعات صحافیوں کو لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: ایک اور منسٹر صاحب بھی چوہان صاحب کے ساتھ چلے جائیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سابق سینیٹر جناب نہال ہاشمی کی جانب سے افواج پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!چند دن پہلے مسلم لیگ (ن) کے سابق سینیٹر اور ان کے spokesperson جناب نہال ہاشمی سزا یافتہ نے ہماری افواج پاکستان کے بارے میں کچھ ہرزہ سرائی کی اور تقریباً تمام ٹیلیویژن چینلز نے اسے coverage دی تھی۔ مسلم لیگ (ن) کا یہی وتیرا رہا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ نہال ہاشمی کے الفاظ سے لوگوں کو بہت زیادہ دُکھ پہنچا ہے۔ اس ہاؤس کے معزز ممبران کو منتخب کرنے والے صوبہ پنجاب اور پاکستان کے عوام میں اس کی وجہ سے بہت بے قراری پائی جاتی ہے۔ نہال ہاشمی نے کہا کہ آٹھ لاکھ افواج ایک انچ پر بھی قبضہ نہیں کر سکی۔ پاکستان کی افواج کا مقصد اپنے علاقے کی حفاظت کرنا ہے یعنی کسی کو اپنے علاقے پر قبضہ نہ کرنے دینا۔ افواج پاکستان کو یہ credit جاتا ہے کہ اس نے آج تک ہماری ایک انچ زمین پر قبضہ نہیں ہونے دیا۔

جناب سپیکر! میرے حزب اختلاف کے ساتھی آدھا بھرا ہوا گلاس دیکھتے ہیں جبکہ وہ آدھا خالی گلاس نہیں دیکھتے۔ فاٹا اور وزیرستان میں دہشت گردوں کی پناہ گاہیں افواج پاکستان نے ختم کی ہیں۔ ان علاقوں میں امریکہ اور افغان supported دہشت گرد اسلحہ سمیت موجود تھے۔ کیا یہ علاقے پاکستان کی افواج نے خالی نہیں کروائے؟ سیاچین میں below so many freezing points temperature پر افواج پاکستان نے دشمن کو آج تک ایک انچ پر قبضہ نہیں کرنے دیا تو کیا اس کا credit افواج پاکستان کو نہیں جاتا؟ یقیناً اس کا credit افواج پاکستان کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ ہم اس حوالے سے مذمتی قرارداد لا رہے ہیں۔ وقت گزرتا جا رہا ہے اور اس وقت وزیر قانون ایوان میں تشریف فرما ہیں للذا میں زبانی طور پر درخواست کروں گا کہ اگر وہ متفق ہوں تو ہم اسی وقت مذمتی قرارداد پیش کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس وقت میڈیا نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ پہلے میڈیا کو آنے دیں اور دوسرا آپ مروجہ طریق کار کے مطابق اس قرارداد کو لکھ کر دے دیں اور کل ہم انشاء اللہ تعالیٰ قواعد و ضوابط معطل کر کے بحث کے دوران ہی اس قرارداد کو take up کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ساجد احمد خان صاحب! اگر آپ اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے short statement دینا چاہتے ہیں تو دے دیں۔

تحاریک استحقاق

(۔۔۔جاری)

قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر کے خلاف نازیبا الفاظ

(۔۔۔جاری)

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کی قیادت میں معزز ممبران حزب اختلاف نے 16۔اکتوبر 2018 کے اجلاس کے دن ایوان میں جو ہلڑ بازی کی اس کی مثال پاکستان کی جمہوری تاریخ میں نہیں ملتی۔ شریف برادران کا روّیہ ہمیشہ غیر جمہوری رہا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ

قائد حزب اختلاف نے بھی اپنے بزرگوں سے تربیت حاصل کی ہے۔"ووٹ کو عزت دو" کہنے والوں نے یہاں ایوان میں ووٹ کی عزت کو پامال کیا۔ان کے اس طرز عمل سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ووٹ کو عزت نہیں دیتے۔

جناب سپیکر!آپ جس کرسی پر اس وقت تشریف فرما ہیں وہ آپ کو ووٹ کے ذریعے ملی ہے۔پوری دنیا نے معزز ممبران حزب اختلاف کا یہ تماشا دیکھا اور ان کا یہ تماشا کیمرے میں بھی محفوظ ہے۔قائد حزب اختلاف جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اس سارے واقعے کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں تاہم معزز ممبران اسمبلی اور قائد حزب اختلاف سب کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ کا بطور سپیکر احترام کریں۔اسمبلی میں بات کرنے کا ایک decorum ہوتا ہے۔تمام معزز ممبران اور قائد حزب اختلاف پر لازم ہے کہ وہ اس decorum کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

جناب سپیکر!میں درخواست کرتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کی قیادت میں جن معزز ممبران نے یہاں ایوان میں ہلڑ بازی اور غنڈہ گردی کی تھی ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔قائد حزب اختلاف کی سوچ بچگانہ ہے لہٰذا ان کی تربیت کا بندوبست کیا جائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ اس تحریک استحقاق میں کچھ اور معزز ممبران نے بھی دستخط فرمائے ہوئے ہیں لہٰذا پہلے وہ بھی بات کر لیں اس کے بعد میں اپنا مؤقف پیش کر دوں گا۔

جناب شہاب الدین خان:جناب سپیکر!میں بھی یہ تحریک استحقاق پیش کرنے والوں میں شامل ہوں لہٰذا مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،آپ بات کر لیں۔

جناب شہاب الدین خان:جناب سپیکر!کاش!اس وقت قائد حزب اختلاف اور ان کی ٹیم یہاں ایوان میں موجود ہوتی۔پنجاب کے اس مقدس ایوان کا تقدس حزب اختلاف کے معزز ممبران نے آپ کی موجودگی میں پچھلے دنوں پامال کیا اور اسی حوالے سے ہم نے یہ تحریک استحقاق جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب ساجد احمد خان کی بات کو second کرتا ہوں۔ اگر میں 2008-13 and 2013-18 کی پچھلی دونوں terms کی بات کروں تو میری نظر سے ایسا واقعہ نہیں گزرا کہ اس مقدس ایوان کے اندر صرف شور شرابا ہی نہیں، گتھم گتھا ہونا، معزز ممبران کے ساتھ ہاتھا پائی، اسمبلی سیکرٹریٹ ملازمین کے ساتھ جھگڑا اور ایوان کے اندر توڑ پھوڑ اس پنجاب اسمبلی کی روایت کبھی نہیں رہی اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ بہت کم ہو گی۔

جناب سپیکر! اسمبلی کا ایک decorum ہوتا ہے، معزز سپیکر Custodian of the House ہوتے ہیں اُن کے بارے میں انہوں نے اسمبلی کے اندر اور باہر جس قسم کی گفتگو کی، میرے خیال میں جمہوری روایات اس کی کبھی بھی اجازت نہیں دیتیں۔ میں اگر ایک political worker کے حوالے سے اپنی بات کروں تو پاکستان مسلم لیگ (ن) کبھی سیاسی جماعت رہی ہے، نہ یہ سیاسی جماعت ہے۔ ان کو سیاسی روّیے بدلنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر مختصر عرض کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں معزز وزیر قانون نے ایک بات کی جس کو میں second کرتے ہوئے کہوں گا کہ اُس دن کے واقعہ میں اس مقدس ایوان کے اندر جو توڑ پھوڑ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میری یہ استدعا ہو گی بلکہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران میری اس بات کو second کریں گے کہ اس مقدس ایوان کے اندر جو توڑ پھوڑ ہوئی اور اس کی دوبارہ مرمت کروائی گئی اُس کا جتنا بھی خرچہ ہوا ہے وہ معطل ممبران کی تنخواہوں سے کاٹ کر قومی خزانے میں جمع کرائیں۔ بہت شکریہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ کسی معزز ممبر کی individual تحریک استحقاق نہیں ہے یہ تحریک استحقاق اس ہاؤس کے تقدس کے حوالے سے ہے اور یہ تحریک استحقاق جن کے خلاف ہے وہ بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں اور اس وقت میڈیا کے دوست بھی بائیکاٹ پر ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کے حوالے سے جتنی speeches ہو رہی ہیں یہ میڈیا میں جانی چاہئیں تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ یہاں پر بیٹھنے والے معزز ممبران کو اس بات کا احساس ہے کہ اگر یہاں پر

کوئی ہلڑ بازی کرے تو وہ اس کو condemn بھی کرتے ہیں اور اس کو بُرا فعل بھی سمجھتے ہیں کیونکہ اس سے اس مقدس ہاؤس کا اور اس مقدس ہاؤس میں بیٹھنے والے معزز ممبران کا image collectively خراب ہوا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو ممبران یہاں پر the best behave کرتے ہیں اور جمہوری اقدار کی پاسداری کرتے ہیں جب اُن کی بات ہو تو وہ پورے میڈیا کے ذریعے عوام میں جانی چاہئے۔ آپ بھی اس ہاؤس کے بڑے عرصے سے ممبر ہیں یہاں پر احتجاج ہوتا ہے، ہلڑ بازی بھی ہوتی ہے لیکن میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ معزز ایوان کے فرنیچر کو اُلٹ پُلٹ کیا جائے۔ ہاؤس میں معزز ممبران آپس میں لڑ بھی پڑتے ہیں لیکن اس ہاؤس کی تمام چیزوں کا تقدس ہر بندے پر لازم ہے چاہے اُس کا تعلق حزب اختلاف یا حزب اقتدار سے ہے۔

جناب سپیکر! یہ پہلا واقعہ ہے کہ اس ہاؤس کی اقدار کو پامال کیا گیا، اس ہاؤس میں موجودہ اسمبلی افسران اور ملازمین جو یہاں پر ہماری خدمت کرتے ہیں اُن کے ساتھ لڑائی جھگڑا کیا گیا تو میری یہ گزارش ہے کہ اتنی اہمیت کی حامل تحریک استحقاق کو اسی اہمیت سے deal کیا جائے جس طرح اس کی ایک اہمیت ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوتی کہ اس تحریک استحقاق پر بحث کے دوران حزب اختلاف یہاں موجود ہوتی۔

جناب سپیکر! تمام کابینہ کے ممبران، دوسرے حکومتی عہدیداران کے بھی یہی جذبات ہوں گے لیکن ہم سب ممبران کے یہ جذبات ہیں کہ یہاں پر اسی طرح کی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ سب ممبران اس بات کا یقین رکھیں کہ یہ ساری باتیں میڈیا میں جائیں گی۔ جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! لاکھوں، کروڑوں، اربوں دُرود و سلام اُس ذات پاک پر جس کے صدقے میں اللہ پاک نے کائنات خلق کی۔ اُن کی پاک اہل بیعت پر، اُن کے پاک اصحاب پر اور اُن کی پاک ازواج پر بھی لاکھوں دُرود و سلام۔

جناب سپیکر! ہم لوگ یہاں پر ساڑھے دس کروڑ عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کو examples set کرنے ہیں۔ صوبہ پنجاب پاکستان کا ایک حصہ ہے لیکن صوبہ پنجاب کئی دفعہ پاکستان سے بڑھ کر کام کرتا ہے۔ صوبہ پنجاب کی اتنی بڑی آبادی ہے کہ پاکستان کے باقی صوبے ہمیں follow کرتے ہیں لیکن اس واقعہ کے دوران ہم لوگوں نے جس قسم کی example set کی

ہے اور یہ صرف اُس دن کی بات نہیں ہے اس اسمبلی کے پہلے اجلاس کے پہلے دن سے اس ایوان میں حزب اختلاف کی طرف سے جو کچھ کیا جارہا ہے یہ ایک shameful act ہے۔ یہ وہ act ہے جو دکھا رہا ہے کہ ہم ہارے ہوئے ہیں اور ہم اپنی ساری کرپشن کو کُھلنے دیں گے، نہ اُس کے facts and figures کو سامنے آنے دیں گے اور آج تک ہم نے صوبہ پنجاب کے ساتھ جو کوئی زیادتی کی ہے، جو لوٹ کھسُوٹ کی ہے ہم اُس کو عوام کے سامنے آنے ہی نہیں دیں گے۔ باہر سے قرضے لے کر projects لگائے گئے اور پھر اُنہی projects کو subsidize کیا۔ یہاں پر جب subsidy کے اوپر بات ہوئی تو ان لوگوں نے باہر جا کر پھر شور مچایا یعنی یہ لوگ اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تمام وزراء کرام سے میری یہ درخواست ہے کہ اپنے اپنے محکمہ جات کے اندر سے ان کی کرپشن میڈیا اور عوام کے سامنے لائیں کیونکہ ان کی کرپشن سے میڈیا اور عوام جتنا آگاہ ہوں گے ہم لوگوں پر ان کا pressure کم ہوگا۔ ہمیں pro-active سانس لینا چاہئے، ہمیں ان کے سامنے آنا چاہئے اور ہمیں اپنی responsibilities کو face کرنا چاہئے کیونکہ ہماری خاموشی gap create کر رہی ہے جس کی وجہ سے انہیں باتیں کرنے کی space مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر آپ کا مقام custodian of the House کا ہے۔ یہ صرف ہماری ذمہ داری نہیں ہے بلکہ حزب اختلاف کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ کی عزت کی جائے۔ حزب اختلاف کی طرف سے آپ کی ذات کے بارے میں جس قسم کی گندی زبان استعمال کی گئی ہے اور اُن کی طرف سے اُس دن اس ہاؤس میں جو بد تمیزی کی گئی ایسا تو کچی کے بچے بھی نہیں کرتے۔ میں نے یہ term جان بُوجھ کر استعمال کی ہے کہ ان لوگوں کے لئے اس سے بہتر terminology مل ہی نہیں سکتی۔ ان لوگوں نے صرف اور صرف اپنی ذات کو پاکستان سے آگے رکھا اور ایک فردِ واحد کی خاطر یہ لوگ پوری قوم کو قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! میں اس تحریک استحقاق کو second کرتا ہوں اور میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی اُس دن کی بات کو بھی support کرتا ہوں کہ یہاں پر جو بھی damages ہوئے ہیں جو ممبران ان damages میں involve تھے اُن سے یہ پیسے لئے جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد اختر!

وزیر توانائی(جناب محمد اختر):جناب سپیکر!شکریہ۔اُس دن جو واقعہ ہوا وہ کوئی معمولی نوعیت کا واقعہ نہیں تھا۔میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کے ذہن میں شاید یہ بات تھی کہ ان بنچوں نے میاں شہباز شریف کو پکڑوایا ہے اس لئے وہ ان بنچوں کو اُلٹا کرنے میں لگے ہوئے تھے اور ہاؤس میں جو افسران بیٹھے ہوئے تھے اُن کے ساتھ بد تمیزی بھی کر رہے تھے۔سب سے بڑھ کر یہ بات کہ Custodian of the House کے خلاف اس طرح کی زبان استعمال کرنا نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ قابل کارروائی ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ اگر میاں شہباز شریف کو پکڑا گیا ہے تو اس پر مقدمہ آپ نے کروایا ہے،اس ہاؤس نے،ان میزوں نے کروایا ہے اور نہ ہی اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے سٹاف نے کروایا ہے۔ان پر مقدمہ ہوا ہے تو ان کے اپنے اعمال ناموں پر ہوا ہے۔یہ مقدمے ہماری گورنمنٹ نے کروائے ہیں اور نہ ہمارے قائد جناب عمران خان نے کروائے ہیں۔ان لوگوں کو یہ سمجھ کیوں نہیں آ رہی کہ جب اس ہاؤس کا قصور نہیں ہے لیکن ان کی کرپشن ان کے اپنے سامنے آ رہی ہے تو پھر اس ہاؤس کا decorum تباہ کرنے کا ان کو اختیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں اس تحریک استحقاق کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ جو damages ہیں ان پر ڈالے جائیں تاکہ آئندہ کے لئے اس ہاؤس کا decorum اس طرح تباہ و برباد نہ کیا جائے۔اس کے علاوہ جس طرح انہوں نے ہمارے ایک معزز ممبر کو گالیاں دیں اور ان کے کپڑے پھاڑے تھے شاید یہ چیزیں میڈیا بھی نہ دکھائے ہم تو بتاتے ہوئے بھی شرم سے ڈوب جاتے ہیں کہ اس طرح کے ممبران اس ہاؤس میں آئے ہیں کہ جنہیں کسی کی عزت کا احترام ہے، کسی کے کپڑوں کا لحاظ ہے اور نہ اس decorum کا لحاظ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کس مقام پر پہنچایا ہے۔وہ صرف ایک ذات کے لئے پورے ملک کا نظام تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اس بندے کے لئے لگے ہوئے ہیں جس نے اس ملک کو تباہ کیا ہے۔آج جس منسٹری اور محکمے کو ہاتھ ڈالا جائے وہاں سے اربوں کی کرپشن کی آوازیں آتی ہیں۔آپ کسی چیز کو اٹھائیں تو پتا چلتا ہے کہ اس کا بھی بیڑا غرق کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر!نہ صرف ان کے خلاف کارروائی کی جائے بلکہ اس ہاؤس کی طرف سے جو کرپشن کے ان پر الزامات ہیں ان پر بھی اس ہاؤس کا خصوصی کمیشن بننا چاہئے تاکہ ان کی جو چیزیں ہیں وہ ہم عوام کو بتا سکیں کہ یہ نام نہاد لیڈر اس ملک اور صوبے کے خیر خواہ بنتے ہیں جبکہ ان کے اپنے اعمال نامے یہ ہیں۔میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور اس تحریک

استحقاق کو second کرتا ہوں کہ اس کو seriously لیا جائے تاکہ دوبارہ اس طرح کے واقعات رونما نہ ہوں۔ مہربانی

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ۔ ڈاکٹر سید خاور علی شاہ!

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کا 1977 سے ممبر آرہا ہوں۔ میں اس ہاؤس میں چھٹی دفعہ ممبر بن کر آیا ہوں۔ میں نے آج تک اتنی بدتمیزی یا غنڈہ گردی کسی ہاؤس میں نہیں دیکھی۔ میں نے آپ کو 1996 سے 1999 تک اس ہاؤس میں Speakership کرتے دیکھا ہے۔ آپ ایک شریف النفس سپیکر ہیں کیونکہ آپ کا خاندان ایسا ہے کہ آپ ہر آدمی کو عزت دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے دن بھی حیران تھا کہ انہوں نے سپیکر کے الیکشن کے بعد جو بدتمیزی کی اور جو کچھ انہوں نے کیا اگر اس دن اس بات کا نوٹس لے لیا جاتا تو زیادہ بہتر تھا۔ اس کے بعد انہوں نے تین گھنٹے انتظار کروایا لیکن آپ نے مہربانی کی اور انہیں ہاؤس میں واپس لائے۔ یہ ہر چیز ریکارڈ میں آتی ہے لیکن انہوں نے tradition تباہ کر دی ہے۔ یہ tradition ہے کہ وزیر خزانہ کے بجٹ پیش کرنے کے بعد اپوزیشن لیڈر opening speech کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں 1977 میں ممبر تھا اور چودھری انور بھنڈر سپیکر تھے تو یہ ہوا کہ وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کیا اور اس وقت کے اپوزیشن لیڈر گھبرا گئے کہ ہم oppose کیوں کریں تو مجھے اس debate کو open کرنا پڑا۔ یہ traditions ختم نہیں ہونی چاہئیں۔ یہ ہاؤس ان traditions کے ساتھ چلتا ہے۔ ہم پارلیمنٹ کو follow کر رہے ہیں اس میں کوئی written آئین نہیں ہے۔ British Parliament ہمیشہ traditions کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ اگر ہم traditions کے ساتھ چلیں گے تو ہم جمہوریت کو follow کریں گے۔ ہم نے ایک نئی tradition قائم کر دی ہے۔ یہ ہر وقت چاہتے ہیں کہ پچھلی دفعہ سے بڑھ کر کچھ کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اس میں تحریک استحقاق کے ساتھ آپ آئندہ کے لئے بھی اس بات کا احاطہ کریں کہ یہ اپنی نشست سے بات کریں اور اپنی باری پر بات کریں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر اس وقت لیا جاتا ہے جب ہاؤس میں کوئی چیز یا بات خلاف قاعدہ ہو۔ یہاں پر جو کوئی بات کرنا چاہتا ہے وہ کہتا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ ابھی بیٹھتے بھی نہیں تو یہ پوائنٹ آف آرڈر شروع کر دیتے ہیں۔ اگر آپ نے صریحاً ایسی غلطی کی ہے تو پھر پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے لیکن یہاں پر جس جس کا دل کرتا ہے وہ کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر کہہ دیتا ہے۔ اس حوالے سے بھی آپ rules کو دیکھیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جس کا دل کرے وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہو کر بولے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس طرح تائید کرتا ہوں کہ اس معاملے کو انجام تک پہنچایا جائے کیونکہ جب یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے پاس جائے گا تو اس کے بعد بھی اسی ہاؤس نے اس کو پاس کرنا ہے۔ یہاں جب استحقاق کمیٹی کی findings آئیں گی تو پھر اس ہاؤس نے اس کو second کرنا ہے اس کے بعد وہ لاگو ہوں گی۔ میں آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب عمر تنویر!

جناب عمر تنویر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میرا ان ممبران میں شمار ہوتا ہے جو اس دن (ن) لیگ کے ممبران کی درندگی کی وجہ سے باقاعدہ زخمی ہوئے۔ وہ لوگ جو ہمارے دوست اور اس ہاؤس کے معزز ممبران ہیں لیکن شاید پچھلے تیس پینتیس سال گزرنے کے بعد ان کو یہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ اپوزیشن کیسے کی جاتی ہے۔ ہمارا قصور صرف اتنا تھا کہ ہم آگے کھڑے ہو کر ان سے یہ درخواست کر رہے تھے کہ آپ یہاں سے آگے نہ بڑھیں۔ اس کے علاوہ جو سپیکر جو Custodian of the House ہیں اور معزز وزیر خزانہ جو بجٹ تقریر کر رہے ہیں ان کے کام میں رکاوٹ پیش نہ کی جائے لیکن unfortunately ایسا نہیں ہوا۔ ہم نے ان کو روکنے کی بھرپور کوشش کی لیکن انہوں نے رکنے کی بجائے ہم پر حملہ کیا اور یہاں پر جو ہلڑ بازی اور بد تمیزی کی گئی میرے خیال میں اس سے پہلے پنجاب اسمبلی میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ میں چونکہ پہلی مرتبہ اس ایوان کا ممبر بنا ہوں میں یہ بالکل expect نہیں کرتا تھا کہ یہاں پر مجھے اس طرح کی چیزیں دیکھنے کو ملیں گی لیکن بدقسمتی سے (ن) لیگ کے ممبران کی طرف سے ہمیں یہ بھی دیکھنے کو ملا ہے۔

جناب سپیکر!میں سب سے پہلے اس تحریک استحقاق کی تائید کرتا ہوں اور یہ مطالبہ بھی کرتا ہوں کہ اس ویڈیو کو نکال کر ان لوگوں کو تلاش کریں جنہوں نے ہلڑ بازی شروع کی پھر ان کو اس ہاؤس کی طرف سے condemn کیا جائے اور اس پر انہیں punish بھی کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے جو نقصان اس اسمبلی کو پہنچایا ہے اس کو بھی پورا کیا جائے۔ میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں ایک چھوٹی سی درخواست یہ بھی کروں گا کہ جس طرح آج سے پہلے اپوزیشن کے ممبران کسی بھی چیز پر احتجاج کر کے باہر جایا کرتے تھے تو ان کو منایا جاتا تھا اور ان کو واپس لایا جاتا تھا۔اسی طرح ایک وفد تشکیل دیا جائے جو ہمارے یہ مطالبات ان کے سامنے رکھے اور ان کو منا کر واپس لایا جائے تاکہ وہ اپنا مثبت کردار اس اسمبلی میں ادا کرتے رہیں۔ ہم یہ چاہیں گے کہ وہ ان بنچوں پر ضرور بیٹھیں،اپنا مؤقف ضرور پیش کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ تمیز کے دائرے میں بھی رہنا سیکھیں۔آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے اور میں اس تحریک استحقاق کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ سبین گل خان!

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر!شکریہ۔16۔اکتوبر 2018 کو یہاں پر جو ہلڑ بازی اور توڑ پھوڑ ہوئی اور یہاں پر جو دھجیاں اڑائی گئیں ہم اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ ہم اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ جو لوگ اس میں شامل تھے آپ ان کو سخت سے سخت سزا دیں۔ میرے علم کے مطابق پاکستان کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا جو کہ طریقہ انہوں نے ایوان میں اپنایا۔اس سے پہلے جن جن ممبران نے تاریخ میں اس طرح کا کوئی بھی act کیا اس کو سزا دی گئی ہے۔چھ ممبران کے ایوان میں آنے پر جو restriction آپ نے لگائی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔اس ایوان میں جتنی بھی خواتین بیٹھی ہوئی ہیں ان کے behalf پر میں اپوزیشن کے اس روّیے کو condemn کرتی ہوں۔ ہم اس تحریک استحقاق کے حق میں ہیں تاکہ اپوزیشن کو ایک strong message جائے کہ 16۔اکتوبر 2018 کو جو انہوں نے act کیا ہے اگر یہ repeat ہوا تو اس سے بھی زیادہ سخت سزا دی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو کہ نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! 16۔اکتوبر 2018 کو جو واقعہ یہاں ایوان میں پیش آیا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے کیونکہ آپ کا وقار اور آپ کی respect ہمارے لئے سب سے زیادہ مقدم ہے۔اس ہاؤس میں میرا یہ چوتھا tenure ہے میں نے کبھی بھی ہاؤس میں ایسا روّیہ نہیں دیکھا جو روّیہ انہوں نے جناب سپیکر کے لئے اختیار کیا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔آپ کا اخلاق اور آپ کی شفقت پورا پاکستان جانتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں یاد ہے کہ جب اپوزیشن یہاں پر آئی تو آپ نے ان کو بھی بات کرنے کا موقع دیا۔ میں آپ کو اپنی مثال دیتی ہوں کہ پچھلے تین tenure میں جب بھی میں بات کرنے کے لئے کھڑی ہوئی تو مجھے بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ ان کی بدقسمتی ہے کہ اتنے اچھے سپیکر کے ساتھ اس طرح کا روّیہ انہوں نے اختیار کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ سزا ان کے لئے بہت کم ہے۔یہاں پر ایک ایسا precedent set ہونا چاہئے تاکہ آئندہ کوئی ممبر خاص طور پر سپیکر صاحب کے حوالے سے ایسی حرکت نہ کرے کیونکہ آپ Custodian of the House ہیں۔ ہمارے معزز آفیسرز کے پاس جس طریقے سے کھڑے ہو کر ہاؤس میں وہ ناچتے رہے ہیں اور جس طرح انہوں نے یہاں ہاؤس کے decorum کی تباہی کی ہے تو اصل میں وہ اپنا reaction show کر رہے تھے کیونکہ جب چور کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی تو وہ اپنی چوری چھپانے کے لئے اس طرح کی حرکات کرتا ہے۔اب ان کو پتا ہے کہ چوری تو انہوں نے کی ہوئی ہے اب اس کو چھپانے کے لئے انہوں نے یہ طریق کار اختیار کیا ہے تو یہ ان کی بھول ہے۔انہوں نے جو غلطیاں اور چوری کی ہے، اس ملک و قوم کو لوٹا ہے اس کی ان کو سزا ملنی ہی ملنی ہے چاہے وہ الٹا یا سیدھا کھڑے ہو کر ناچیں اور انشاء اللہ تعالیٰ پوری قوم اس پر متفق ہے۔ہاؤس میں آکر اس طرح کی حرکتیں کرنے سے وہ بچ نہیں سکتے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ان کو اپنا روّیہ درست کرنا چاہئے اور ہاؤس کے اندر آکر بیٹھنا چاہئے۔جب وہ اقتدار میں تھے اس وقت بھی ان کو ہاؤس میں کوئی interest نہیں تھا کیونکہ ان کو اپنے کھانے کا interest تھا اور اس وقت تو بالکل بھی interest نہیں ہے کیونکہ ان کو پتا ہے کہ ان کی چوریاں پکڑی گئی ہیں۔ویسے میرے بھائی نے جو suggestion دی ہے کہ وہ آئیں اور

آکر اپنا roleادا کریں تو پہلے بھی ان کو عوام کے ساتھ کوئی interest نہیں تھا اور اب بھی کوئی interest نہیں ہے۔ان کا یہ فرض بنتا ہے اور ہاؤس بھی اسی طرح اچھا لگتا ہے کہ وہ بھی یہاں آکر بیٹھیں اور اپنے کرتوت سنیں تاکہ ان کو پتا لگے کہ وہ کس طرح اس ملک کا بیڑا غرق کر کے گئے ہیں اور کس طرح سے یہ حکومت اس کو سنبھالنے اور ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار فاروق امان اللہ دریشک!

سردار فاروق امان اللہ دریشک:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

جناب سپیکر!میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ ہم سب اس ایوان کے ممبر ہیں جو کہ پنجاب کا سب سے معتبر اور مقدس ایوان ہے اور آپ اس مقدس ایوان کے سربراہ ہیں۔ اگر آپ کی یا اس ایوان کی توہین ہو تو وہ کسی حوالے سے بھی قابل قبول نہیں ہے۔ مسلم لیگ(ن) کے ایم پی ایز، مودی کے یاروں یا ان کے حواریوں نے جو کام کئے ہیں ان کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لینا چاہئے اور ہم سب اس تحریک استحقاق کے حق میں ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ان کو ایسا سبق سکھانا چاہئے کہ وہ اگر ایوان میں واپس آئیں تب بھی اس ہاؤس کی اہمیت اور حیثیت کو جانیں۔الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت عزت دی ہے۔مسلم لیگ(ن) کے جتنے بھی ممبر ہیں ان پر آپ کا پریشر ہے اور وہ ان سے برداشت نہیں ہوتا۔ ہمارے جنوبی پنجاب سے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی شخصیت بھی مسلم لیگ(ن) والوں سے برداشت نہیں ہوتی۔اپوزیشن ہاؤس میں ہنگامے کر کے منڈی بنانا چاہتی ہے تاکہ یہاں پر آئین ،قانون سازی اور ڈویلپمنٹ کی بات نہ ہو۔ وہ صرف اس ایوان کو ہلہ گلہ کا میدان بنانا چاہتے ہیں لہٰذا ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں۔ایسی تحریک استحقاق ان کے خلاف آنی چاہئے۔ ہم اس تحریک استحقاق کی بھرپور حمایت کرتے ہیں تاکہ ان کو اپنی، اس ہاؤس کی اور آپ کی حیثیت کا اندازہ ہو جائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر اطلاعات وثقافت صحافیوں سے مذاکرات کر کے واپس آئے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):جناب سپیکر!آج تمام صحافی بھائیوں نے ایک ایسے issue پر بائیکاٹ کیا تھا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا right تھا۔ پچھلے کئی دنوں سے ٹی وی چینلز اور اخبارات کے مالکان ملازمین کو intimate کئے بغیر downsizing کر رہے ہیں اور بغیر کوئی justification دیئے نوکریوں سے فارغ کر رہے ہیں۔ وہ یہ justification دے رہے ہیں کہ حکومت ہمیں اشتہارات نہیں دی رہی جس کی وجہ سے ہمارے مالی حالات دگرگوں ہو گئے ہیں لہٰذا ان کمزور مالی حالات کی وجہ سے ہم اتنے افراد نہیں رکھ سکتے۔

جناب سپیکر!میں ابھی صحافی بھائیوں کی بنائی گئی جوائنٹ ایکشن کمیٹی میں گیا تھا اور میں تمام leading personalities اور خاص طور پر جناب عارف حمید بھٹی، چودھری اعظم اور جناب ارشد انصاری کا شکر گزار ہوں ان کے سامنے میں نے اپنی بات رکھی۔

جناب سپیکر!میں آج being information minister on the floor of the House یہ چیز بھی clear کروں گا۔ ہماری حکومت کو بنے ایک ماہ پچیس دن ہو چکے ہیں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جس دن ہم نے اخبارات کو اشتہارات نہ دیئے ہوں۔ ہم نے ریگولر اشتہارات دیئے ہیں۔پہلی چیز کہ چھوٹے بڑے تقریباً تمام اخبارات کو daily اشتہارات دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!دوسری چیز IPL اور SPL ایک ٹیکنالوجی ہے آپ میں سے کوئی دوست جن کا advertisement سے تعلق ہو گا وہ اس چیز کو سمجھ جائیں گے کہ دونوں اشتہارات ریگولر دیئے جا رہے ہیں۔ جہاں تک الیکٹرانک میڈیا کا تعلق ہے تو جو الیکٹرانک میڈیا سے relevant ministries ہیں وہ adds دے رہی ہیں۔ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے اس کو روکا ہو۔ مزے کی بات یہ ہے کہ تمام ٹی وی چینلز کو کل، پرسوں اور ترسوں گزشتہ تینوں دن الیکٹرانک میڈیا کو adds گئے ہیں۔ میں نے اپنے صحافی بھائیوں کو یہ بات بتائی ہے۔

جناب سپیکر!میں on the floor of the House تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ وہ بائیکاٹ ختم کر کے صحافی گیلری میں آئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو ان کی وزارت اعلیٰ کو اور اپنی منسٹری کو گواہ بنا کر اپنے صحافی بھائیوں کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ اگر کسی ٹی وی چینل اور کسی اخبار نے ظلم وزیادتی پر مبنی کوئی ایسا act کیا تو ہم انشاء اللہ ہم اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں نے ان کو باہر بھی یہ خوشخبری دی ہے اور آج میں on the floor of the House ابھی چیف منسٹر کی طرف سے ہماری policy approve نہیں ہوئی لیکن میں بتانا چاہوں گا تاکہ میرے صحافی بھائیوں کو اس چیز کی یقین دہانی ہونی چاہئے کہ PTI کی حکومت ان کے اور working journalists کے معاشی اور معاشرتی حالات مسائل کے حوالے سے کتنی sensitive ہے؟

جناب سپیکر! پنجاب میں پہلی دفعہ یہ پالیسی آ رہی ہے جس پر انفارمیشن منسٹری کے سینئر لوگوں اور ڈی جی پی آر کے ساتھ بیٹھ کر تقریباً پانچ چھ اجلاس کرنے کے بعد یہ پالیسی develop کی ہے جس کا ایک بنیادی نکتہ ہے اور یہ نکتہ اس وجہ سے رکھا ہے کیونکہ میں پچھلے پونے دو مہینوں میں صحافی برادری کے بیٹ رپورٹر سے لے کر کالم نگار، بیورو چیف سے لے کر مالکان اور ایڈیٹرز سمیت ہر شعبہ کے لوگوں سے تقریباً 50 سے 60 میٹنگز کر چکا ہوں جن کا یہی کہنا تھا کہ غریب جرنلسٹ کی عزت و وقار کا خیال رکھا جائے۔ ہم نے اس کی روشنی میں پالیسی بنائی ہے جو آج آپ کے سامنے disclose کر رہا ہوں اور دو چار روز کے اندر وزیراعلیٰ کی طرف سے منظور ہو جائے گی۔ کسی اخبار یا ٹی وی چینل نے دو مہینے یا اس سے زیادہ کسی جرنلسٹ کو تنخواہ نہ دی تو وہ جرنلسٹ اگر سادہ کاغذ پر لکھ کر ڈی جی پی آر کو جمع کروا آیا کہ مجھے دو مہینے یا اُس سے زیادہ کی تنخواہ نہیں ملی تو ڈی جی پی آر، انفارمیشن منسٹری اور حکومت کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ ہم اُس اخبار اور ٹی وی چینل کے اشتہارات روک دیں گے۔ یہ پالیسی ہم پہلی دفعہ لا رہے ہیں اور اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کی۔ یہاں پر خادمِ اعلیٰ آئے اور بڑے بڑے لالی پاپ دیتے رہے لیکن جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں پہلی دفعہ یہ ہونے جا رہا ہے لہٰذا میں صحافی بھائیوں کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ اجلاس کے بعد چیئرنگ کراس پر جو ان کا بڑا مظاہرہ ہو رہا ہے میں وہاں بھی ان کے ساتھ جاؤں گا اور انشاء اللہ ان کے تمام issues کو address کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب! آپ تحریک استحقاق پر ذرا wind up کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی آپ کے سامنے ایک تحریک استحقاق پیش کی گئی جس پر میں سمجھتا ہوں کہ کسی طور پر بھی اس تحریک استحقاق سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح معزز ممبر نے یہ کہا کہ یہ نہ صرف اُن کا بلکہ اس معزز ایوان کا

استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں اس بات سے پورا اتفاق کرتا ہوں اور اس معزز ایوان کے behalf پر آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ واقعتاً اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس معزز ایوان کا یہ پُرزور مطالبہ ہے کہ جن لوگوں نے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے اور بحیثیت Custodian of the House جو آپ کا مقام اور رتبہ ہے اُس کے خلاف جن لوگوں نے نازیبا زبان استعمال کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے نیز اُن لوگوں کے خلاف واقعتاً کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ آج اگر ہم یہ کہیں کہ اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا ہوا ہے یا اپوزیشن احتجاج کر رہی ہے تو یہ غلط ہوگا کیونکہ یہ صرف اور صرف (ن) لیگ کے لوگ ہیں جو احتجاج کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ (ن) لیگ کے لئے بھی ایک لمحہ فکریہ ہے کہ آج وہ بطور اپوزیشن isolate ہو کر رہ گئے ہیں اور اپوزیشن کی دیگر جماعتیں اُن کا ساتھ نہیں دے رہیں اور یہ سب ان کے اپنے روّیے کی وجہ سے ہے۔ ان کا یہ احتجاج ہمارے خلاف نہیں بنتا۔ جس طرح ابھی ہمارے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ نیب کی کارروائی ہمارے دَور میں شروع نہیں ہوئی بلکہ جناب اپوزیشن لیڈر کے تایا محترم جو اُس وقت وزیراعظم تھے اور بطور وزیراعظم اُن کے خلاف کیسوں کا اندراج ہوا۔ انہی کے تایا جان کو اس بات کا credit جاتا ہے کہ کرپشن کی بنیاد پر نااہل ہونے والے اس ملک کے ایک وزیراعظم ہیں۔ یہ ہماری وجہ سے نہیں بلکہ اُن کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے اس سے قبل بھی اس معزز ایوان میں یہ کہا کہ یہ پنجاب کی پارلیمانی تاریخ کا ایک سیاہ دن تھا اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! لیڈر آف اپوزیشن جس ڈھٹائی کے ساتھ حقائق کو توڑ مروڑ رہے ہیں اور جس طرح اپنے مؤقف کا دفاع کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذی شعور انسان اُن کی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آج کہا یہ جا رہا ہے کہ ہم نے کرسیاں خود توڑی ہیں۔ اس معزز ایوان کا احترام سب پر لازم ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آج سے دو دن پہلے میڈیا پر بھی یہ بات کہی تھی کہ اس معزز ایوان میں جو کچھ ہوا ہمارے پاس اس بات کی مکمل آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہے جو ضرورت پڑنے پر ہم اُس کو پبلک بھی کر سکتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ یہ اپنے مؤقف کو ثابت کریں گے کہ یہ زیادتی کس طرف سے ہوئی، کس نے کی اور کیوں کی؟

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی کچھ روایات ہیں اور ان روایات میں سب سے بڑی روایت یہ ہے کہ جناب سپیکر کو ایک آئینی حق حاصل ہے اور آپ کو ایک constitutional protection حاصل ہے کہ آپ کا کیا گیا فیصلہ عدالت میں چیلنج بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس معزز ایوان کے ملازمین جو چوبیس گھنٹے ہماری خدمت کرتے ہیں جس طرح اُن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! اب لیڈر آف اپوزیشن کو معزز کہنا بھی غلط ہو گا کیونکہ گزشتہ دو تین دن سے جو زبان لیڈر آف اپوزیشن استعمال کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اتنی گھٹیا اور گندی زبان کوئی سیاستدان استعمال نہیں کر سکتا۔ اُن کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ اُن کے خلاف یہ سب کچھ ہم نہیں کر رہے بلکہ شہباز شریف جو گرفتار ہوئے ہیں وہ میری، آپ کی، اس معزز ایوان یا ہمارے وزیر اعلیٰ کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ اُن کے خلاف اُن کے اپنے ملازمین اور اہلکاران کی وعدہ معاف گواہ بننے کی خبریں آ رہی ہیں۔ انہوں نے ان کے منہ پر کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ آپ نے ہم سے غلط احکامات دلوائے اور آپ نے ہم سے کرپشن کروائی۔ یہاں پر بات ہوئی کہ خادمِ اعلیٰ بنے پھر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بدترین ڈاکو بھی اس صوبے کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا شہباز شریف اس صوبے کو پہنچا کر گیا ہے۔ کسی بات کی انتہا ہوتی ہے یعنی ایک چوری کرنا اور اوپر سے سینہ زوری کرنا یہ صرف اور صرف اسی جماعت کا خاصا ہے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان نے اس سے پہلے غنڈہ گردی، بدمعاشی، دھونس اور دھاندلی کو تسلیم کیا ہے اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ کے لئے اس کو تسلیم کریں گے۔ ہم پہلے بھی ان کے آگے رکاوٹ بنے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی رکاوٹ بنیں گے۔ جو شخص بھی اس معزز ایوان کی کارروائی کو sabotage کرنے کی کوشش کرے گا، انشاء اللہ تعالیٰ اس کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس سے آپ نے اُن کو نہیں نکالا بلکہ آپ نے صرف ان چھ ممبران جنہوں نے ہمارے سٹاف کے ساتھ manhandling کی ہے جنہوں نے اس سارے فرنیچر کو توڑا ہے جن کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے، اُن کی ممبر شپ پندرہ دن کے لئے suspend کی ہے لیکن باقی حضرات کو آپ نے نہیں روکا۔ یہاں بعض ممبران نے کہا کہ اُن کو منا کر لائیں لیکن ہم منانے کے لئے اُس وقت جائیں جب ہماری طرف سے ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہو حالانکہ ہماری طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہے اور نہ ہی ہم نے اُن کو اس ایوان

سے نکالا ہے۔یہاں پر اچانک ایک واقعہ رونما ہوا جس کے بعد ہنگامہ شروع ہو گیا تو یہ بات درست نہیں ہے بلکہ باقاعدہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ساری کارروائی کی گئی ہے۔ آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ ہاؤس میں آنے سے پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس تھا جس میں تمام جماعتوں کے ممبران کو آپ نے دعوت دی ہوئی تھی اور اس اجلاس میں اس ہاؤس کے پورے سیشن کے لئے بزنس کا تعین کیا جانا تھا۔ انہوں نے اس بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔

جناب سپیکر! اگر اُن کا مؤقف درست تھا اور وہ کسی مؤقف پر بات کرنا چاہتے تھے تو انہیں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں آکر اپنا مؤقف آپ کے سامنے رکھنا چاہئے تھا، آپ کی اجازت طلب کرنی چاہئے تھی اور ہمیں بھی اس بات پر قائل کرنا چاہئے تھا کہ ہم اپنا ایک مؤقف ہاؤس میں پیش کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہاں کسی کو بھی اس بات پر اعتراض نہ ہوتا لیکن چونکہ اُن کی یہ منصوبہ بندی تھی کہ انہوں نے ہنگامہ آرائی کرنی تھی۔ اگر وہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں آ جاتے تو شاید ہمارے دوست جن کا دوسری جماعتوں سے تعلق ہے انہوں نے بھی اُن کو اس بات سے منع کرنا تھا لیکن چونکہ ان کا ایک پروگرام تھا جو انہوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اب بھی اس کی مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی میں نے اسی معزز ایوان میں یہ مطالبہ کیا کہ اس معزز ایوان میں تقریباً 10 لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ 10 لاکھ روپے کا نقصان ہمیں انہی سے پورا کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن آپ سے کہا تھا کہ ایک سپیشل کمیٹی بنا دی جائے لیکن اس دن وہ فیصلہ نہ ہو سکا مگر آج چونکہ ہماری قائمہ کمیٹیاں in place نہیں ہیں تو میری آپ سے استدعا ہو گی کہ ایک سپیشل کمیٹی constitute کی جائے جسے یہ تحریک استحقاق refer کی جائے اور اس کمیٹی کو لمبا موقع بھی نہ دیا جائے بلکہ آپ اس کمیٹی کو ایک محدود وقت دیں جس کے دوران سپیشل کمیٹی اپنی سفارشات دے۔ وہ سفارشات اس معزز ایوان میں آئیں اور یہی معزز ایوان ان ممبران یا جو متعلقہ لوگ جن کی نشاندہی وہ کمیٹی کرے ان کے خلاف کارروائی کرے۔ شکریہ

جناب سپیکر: راجا صاحب! ایسے کرتے ہیں کہ کمیٹی ہم آج ہی constitute کر دیں گے اور نام بعد میں آج ہی announce کر دیں گے اور اس کمیٹی کو ہم دو ہفتے کا وقت دیتے ہیں کہ ان دو ہفتوں کے دوران جو جو چیزیں آئی ہیں، باقاعدہ ویڈیو کو مدنظر رکھیں اور جو سارا ریکارڈ ہمارے پاس موجود

ہے۔ دو تین چیزیں اس میں دیکھنے والی ہیں کہ اس side پر بھی جو کچھ ہو رہا تھا اور جس باقاعدگی کے ساتھ جو چیزیں conduct کی جا رہی تھیں، افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر سمیت سب کچھ on record ہے۔ اس کے علاوہ یہ کل actual 12 members تھے لیکن ہم نے صرف 6 لوگ جو identify کئے ویسے 6 اور بھی identify کئے ہوئے ہیں مگر انہیں ہم ابھی کچھ نہیں کہہ رہے بلکہ صرف 6 لوگ ہیں جن کی ہم نے Membership suspend کی ہے وہ آپ نے دو ہفتے میں باقاعدہ سارا کچھ facts دیکھ کر اور ایمانداری و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا ہے۔ اس کے بعد آپ اس رپورٹ کو ہاؤس کے اندر لے کر آئیں۔ واقعی راجا صاحب! آپ کی بات صحیح ہے کہ کبھی آج تک، بہت سارے یہاں ممبران ہیں اور ابھی خاور شاہ صاحب بتا رہے تھے جو کہ مجھ سے بھی سینئر ہیں اور 1977 سے ممبر چلے آ رہے ہیں اور ہمارے سینئر ترین ممبر بیٹھے ہیں مگر زندگی میں نہیں دیکھا کہ اس طرح کی language کسی اپوزیشن لیڈر نے استعمال کی ہو۔ جو اپوزیشن لیڈر نے کیا، یہ تو ظاہر ہو رہا تھا کہ بچوں کی تربیت ہوئی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیونکہ جب یہی سکول میں تھے، ہمیں تو پتا تھا کہ سکول میں ہیں تو ہم اس وقت سے دیکھ رہے تھے اور راجا صاحب! آپ کو بھی پتا ہے تربیت کرنے والوں کا قصور تو میں اس لئے یہ کہوں گا کہ ایسے کوئی parents نہیں جو اس طرح کی تربیت کر کے گھر سے نہیں بھیجتے اب باہر سے کوئی چیز سیکھتا ہے تو پھر برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اس ہاؤس کا ایک تقدس ہے اور ہم نے Rules & Procedures کے مطابق laid down procedures کے تحت اس ہاؤس کو لے کر چلنا ہے۔ ہمیں اس کی پروا نہیں ہے کہ کوئی آتا ہے یا نہیں آتا۔ پھر افسوس ہوتا ہے کہ میں نے خود اتنی دیر اس ہاؤس کو preside کیا ہے۔ ہم اور آپ دیکھتے رہے ہیں کہ ہمیشہ اپوزیشن لیڈر خود ہاؤس کی کمیٹی میں اپوزیشن کی طرف سے موجود ہوتا ہے۔ یہ نواب صاحب ہماری کسی کمیٹی میں نہیں آئے اور کسی میٹنگ میں نہیں آئے۔ شاید سمجھتے ہیں کہ یہ ہاؤس کی کمیٹی ان سے کوئی نیچی کمیٹی ہے۔

جناب سپیکر! راجا صاحب! ابھی تو دیکھتے ہیں ناں، چلتے ہیں کیا ہوتا ہے تو آئندہ اگر اپوزیشن لیڈر خود نہیں آئے گا تو پھر ہم سوچیں گے کہ ہمیں کس طرح اس ہاؤس کو آگے لے کر چلنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر ہاؤس کمیٹی کی میٹنگ میں آئے گا تو پھر اس کے بعد بات آگے چلے گی۔ بہر حال میں تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے ساری بات کی ہے۔ میں خدانخواستہ کبھی بھی کسی سے پرسنل نہیں ہوا کیونکہ یہ میری ذات کا مسئلہ

نہیں ہے۔ ذاتی طور پر تو بندہ بڑی بڑی چیزیں برداشت کر لیتا ہے لیکن جہاں اس ہاؤس کا تقدس، ممبران کی عزت کا تعلق ہے ہمارے پاس ایک آئین کی کتاب پڑی ہے اور ایک Rules & Procedures کی کتاب پڑی ہے تو ہم نے اس کتاب کے تابع رہ کر اس ہاؤس کی ساری proceedings کرنی ہیں اور ہاؤس کو الحمد للہ ہم نے چلانا ہے، اس کا decorum بھی برقرار رکھنا ہے۔ انشاء اللہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے جو سب سے زیادہ عزیز ہے وہ اس ہاؤس کی عزت، آپ ممبران کی عزت اور خواتین ممبران کی عزت ہے۔ اس دن کسی کی کوئی عزت رہی ہے اور نہ ہی اس ہاؤس کا تقدس قائم رہا ہے تو یہ کمیٹی ہم آج انشاء اللہ بنادیں گے اور کل تک announce بھی کر دیں گے۔

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! سپیشل کمیٹی کو یہ معاملہ refer کرنے کے لئے تحریک move کرنا پڑے گی۔

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

جناب سپیکر: سید خاور علی شاہ! راجا صاحب نے move کر دیا ہے۔ اب بجٹ برائے مالی سال 2018-19 پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ آج بجٹ پر بحث کے حوالے سے ہمارے پاس سب سے پہلا نام رائے ظہور احمد کا ہے۔ جی، رائے صاحب!

رائے ظہور احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر شکریہ کہ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ اس سے پہلے جو تحریک میرے عزیز جناب ساجد احمد خان نے ہاؤس میں put کی ہے میں بھی اس کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ کچھ باتیں سید خاور علی شاہ فرما رہے تھے کہ آپ جیسا شریف النفس انسان نہیں دیکھا۔ شاید اسی وجہ سے وہ اس چیز کا فائدہ اٹھاتے ہیں کیونکہ جب آپ وزیر اعلیٰ تھے تو میرے علم میں بھی کچھ باتیں ہیں کہ جناب اپوزیشن لیڈر لاہور کی سڑکوں پر شہزادوں کی طرح پھرتے تھے جو کہ آپ کی وجہ سے تھا۔ شاید آپ کی بھی کچھ مجبوریاں تھیں اور کچھ دوستوں کی۔

مجھے ان لوگوں کے نام بھی یاد ہیں جن میں سے کچھ نام تو میں نہیں لوں گا کیونکہ وہ ذاتی طور پر میرے علم میں آئے تھے لیکن جو کچھ اخباروں میں لکھاان میں بریگیڈئر نیاز کا بھی نام تھااور اعجاز بٹالوی صاحب کا نام بھی تھا جنہیں بار بار آپ کے پاس بھیجتے تھے۔اسی وجہ سے وہ آج بھی حالات خراب کرتے ہیں جو رعائتیں آپ دیتے رہے ہیں حالانکہ انہیں آپ کا شکر گزار ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کے بارے میں چند ایک گزارشات وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میرا حلقہ 65 کلو میٹر لمبا ہے جہاں زیر زمین پانی کڑوا ہے اور لوگوں کو پینے کا پانی حاصل کرنے کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے میں درخواست کروں گا وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ سے کہ اس کے لئے خصوصی بجٹ منظور کر کے لوگوں کو پینے کے پانی کی سہولت مہیا کی جائے۔ اس سے پہلے میرا ایک اور مطالبہ تھا جو کل کے اخبار کے مطابق وزیر خزانہ نے کمپیوٹرائزڈ سنٹروں کی تعداد بڑھا دی ہے جس سے لوگوں کی کافی مشکلات کم ہو جائیں گی۔ علاوہ ازیں میرے سارے حلقہ میں کوئی ڈگری کالج ہے، گرلز ڈگری کالج اور نہ ہی بوائز ڈگری کالج۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ میرے حلقہ میں کم از کم ایک گرلز ڈگری کالج منظور کیا جائے باقی جو حلقہ ہے اُس کے سارے ایریا میں نئے روڈز تو بعد کی بات ہے کیونکہ صوبائی حکومت کے مالی حالات بھی ہمارے سامنے ہیں لیکن جو مرمت کا مسئلہ ہے اُس کے لئے میں درخواست کروں گا کہ سڑکیں نہایت ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں اُن کی مرمت کا بھی کوئی سپیشل بجٹ دیا جائے۔آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر شکریہ۔ میں بجٹ discussion شروع کرنے سے پہلے آپ کے توسط سے میڈیا کو مخاطب ہوں کہ کاش اگر اپوزیشن لیڈر یہاں موجود ہوتے جو پچھلے دس سالوں میں پی ایم ایل (ن) نے اس مقدس ایوان میں بجٹ دیئے، جو discussions سنی، جو اپوزیشن کی تجاویز پر عمل کیا، میڈیا کے میرے بھائی گواہ ہیں کہ اس ایوان کو دس سال میں جس طریقے سے چلایا گیا، جس طریقے سے legislations ہوتی رہی ہر کام کو بلڈوز کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ فخر محسوس کرتا ہوں کہ بجٹ برائے مالی سال 2018-19 ہمارے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے جن حالات میں جو بجٹ

پیش کیا وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔اس بجٹ میں ہمارے پارٹی چیئرمین معزز وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کا اور معزز وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا اور پی ٹی آئی کا الیکشن سے پہلے جو اس صوبہ کی عوام سے وعدہ تھا یہ بجٹ اُس کا عکاس ہے۔

جناب سپیکر!اس آٹھ ماہ کے بجٹ میں جن حالات میں ہماری حکومت پچھلے دس سالوں کی غلطیاں سمجھ لیں یا بدعنوانیاں سمجھ لیں اُس کو سامنے رکھتے ہوئے 2600۔ارب اور 51 کروڑ روپے کا بجٹ پیش ہوا جس میں جنرل ریونیو کی مد میں 1652۔ارب روپے، فیڈرل پول سے جو ہمیں شیئر ملا 1276۔ارب روپے، صوبائی ریونیو کی مد 376۔ارب روپے، ٹیکسز کی مد میں 276۔ارب روپے اور نان ٹیکسز کی مد میں 100۔ارب روپے شامل ہیں اور اگر جاریہ اخراجات کا اندازہ اس بجٹ میں دیکھیں میں پھر دوبارہ کہوں گا کہ کاش اپوزیشن لیڈر یہاں ایوان میں ہوتے اور اُن کے والد محترم جو اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہلاواتے رہے ہیں وہ ہماری باتین سنتے کیونکہ میں پچھلے پانچ چھ بجٹ میں بھی اس ایوان کا حصہ رہا ہوں ان کو اپنے والد صاحب کے کارنامے سننے چاہئے تھے۔

جناب سپیکر !جاریہ اخراجات میں جو ہمارا تخمینہ ہے 1264۔ارب روپے ہے آج میں میڈیا کے توسط سے کیونکہ اپوزیشن نہیں سن رہی اُن تک آواز پہنچانا چاہتا ہوں پی ایم ایل(ن) کو کہ ان بُرے حالات میں اُن کو تو یہاں بیٹھ کر باتیں بھی سننا چاہئے تھیں اور اس بجٹ کو appreciate کرنا چاہئے تھا اگر سالانہ اے ڈی پی بجٹ 19-2018 پڑھ لیں تو ہماری حکومت نے تو اتنی وسعت قلبی کا عمل دکھایا کہ اُن کی تمام ongoing schemes میں پیسا رکھا ہے۔اگر پچھلے پانچ سال نکال کر دیکھ لیں کہ جو بجٹ میں انہوں نے کیا میں اُس کے کچھ خدو خال ضرور عرض کروں گا۔پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے الیکشن سے پہلے جو نعرہ دیا تعلیم، صحت، صاف پانی اور زراعت اگر اُس میں دیکھا جائے تو پہلے ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گا کہ پچھلے بجٹ کا موازنہ کریں۔بجٹ 18-2017 کا تو اُس وقت کا بجٹ دیکھیں اور تعلیم کے سیکٹر میں ہماری حکومت نے 373۔ارب روپے رکھے ہیں وہ بھی پورے سال کا بجٹ نہیں آٹھ ماہ کے بجٹ میں 28۔ارب روپے کا ایجوکیشن سیکٹر میں زیادہ بڑھایا ہے۔یہ پی ٹی آئی کے اس وژن کی عکاس ہے جو جناب عمران خان نے وژن دیا۔

جناب سپیکر!اسی طرح ہیلتھ کے حوالے سے 284-ارب روپے مختص ہوئے، صاف پانی کے حوالے سے 20-ارب روپے میں دوبارہ وہی بات دُہراؤں کہ اگر پچھلے پانچ بجٹ دیکھیں کہ جو ہمارے صوبے کی ریڑھ کی ہڈی زراعت کو کہا جاتا ہے اس میں ہماری حکومت نے 93-ارب روپیہ رکھا۔

جناب سپیکر !خادم اعلیٰ کے تمام بجٹ اُٹھا کر میرے میڈیا کے دوست دیکھ لیں کہ زراعت کے شعبہ میں 20-ارب روپے سے زیادہ پنجاب کا بجٹ کبھی نہیں بڑھا تھا اس بجٹ میں اریگیشن میں بہت ساری تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ time limit دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میں کچھ تجاویز دوں گا معزز منسٹر فنانس میرے خیال میں موجود نہیں ہیں ہمیشہ پچھلے پانچ سال بھی ساؤتھ پنجاب کی بات کی اور اب بھی ساؤتھ پنجاب کے حوالے سے جتنی محرومیاں پچھلے دس سالوں میں دیکھی ہیں ان کا مداوا تو اتنی جلدی ممکن نہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اس ہاؤس میں، میں یہ کہنے سے نہیں گھبراؤں گا کہ وزیراعظم پاکستان نے جو جنوبی پنجاب کو علیحدہ صوبہ بنانے کا وعدہ کیا وہ انشاء اللہ پورا ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ایجوکیشن اور ہیلتھ میں،اس وقت بھی میں سمجھتا کہ اس بجٹ میں تمام تر رکاوٹوں کے باوجود ساؤتھ پنجاب کو جس طرح سے focus کیا گیا ہے میں معزز وزیر خزانہ کا مشکور ہوں لیکن ابھی ساؤتھ پنجاب کے حوالے سے بہت کچھ دینے کی ضرورت ہے۔ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر میں، میں نے تقریباً تین چار روز ADP study کیا ہے تو خوشی بھی ہوئی اور دُکھ بھی ہوا۔خوشی اس لئے ہوئی کہ کوشش کی گئی کہ ساؤتھ پنجاب کو focus کرنے کی اور دکھ اس لئے سے ہوا کہ کوئی خاطر خواہ پراجیکٹ سامنے نظر نہیں آئے۔

جناب سپیکر!ضلع لیّہ کی بات کروں گا،ضلع لیّہ کے حوالے سے میری constituency پچھلے پندرہ سال سے ignore ہوتی رہی ہے کہ وہاں ممبران اپوزیشن سے منتخب ہو کر آئے۔ان لوگوں کا قصور یہ ہوتا تھا کہ ہمیشہ انہوں نے ووٹ پی ایم ایل (ن) کے خلاف دیا۔ پچھلے پانچ سال اسی ہاؤس میں، پہلے تو یہاں خادم اعلیٰ کبھی تشریف ہی نہیں لائے تھے۔پانچ سالوں میں پانچ مرتبہ آئے اور اپنی پانچ speeches کر کے اُٹھ کر چلے گئے اور بعد میں کہیں نظر نہیں آئے۔ایک دفعہ موقع ملا خادم اعلیٰ موجود تھے۔پڑھے لکھے پنجاب کی بات بہت کرتے تھے۔پچھلے پانچ سال میں، میں نے on the floor of fhe House ان کو باور کرایا کہ میری واحد

constituency ہے جس پر دس سال میں کسی سیکٹر کے حوالے سے ایک penny خرچ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر!آپ کے توسط سے معزز وزیر خزانہ سے میری یہ گزارش ہو گی کہ میری Rural constituency ہے اور ایجوکیشن سیکٹر، ہیلتھ سیکٹر میں 20 سال پہلے جو کچھ بنا تھا وہ چاہے پرائمری سکولز ہوں اپ گریڈ نہیں ہوئے۔ کالجز تو دور کی بات ہائر سیکنڈری سکول ہی موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ جلدی wind up کر لیں۔ پانچ منٹ کا خیال رکھیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ اسی طرح 15 سے 20 سال تک جو BHU میری یونین کونسلز میں موجود ہیں ان کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔ اگر روڈز نیٹ ورک دیکھیں تو میں معزز وزیر مواصلات و تعمیرات کو اس on the floor of the House یہ دعوت دینا چاہوں گا اور معزز وزیر خوراک اگر موجود ہوں تو میری constituency جو 99 فیصد لیّہ کی شوگر کین grower constituency ہے وہاں پر ایک سڑک بھی چلنے کے قابل نہیں ہے۔ آئے روز accidents سے اموات ہوتی ہیں۔ آپ یہ visit کریں اور اس بجٹ میں مواصلات و تعمیرات کے حوالے سے معزز وزیر سے میری یہ گزارش ہو گی کہ road repairs کے لئے پیسا M&R جسے کہتے ہیں تو وہ مجھے کہیں نظر نہیں آیا۔ نیو سکیم تو چلیں اگلے بجٹ میں ہوں گی لیکن M&R میں یہ رقم ضرور مختص کریں اور اسی طریقے سے خصوصاً میری constituency کے حوالے سے سکولوں کی اپ گریڈیشن اور BHU کی اپ گریڈیشن ہے، RHC کے حوالے سے اگر مناسب سمجھیں تو معزز وزیر خزانہ مجھے بلا لیں اور میں اپنے حلقے کی محرومیاں ان کے گوش گزار کر دوں گا۔

جناب سپیکر! اب آخر میں ایک بار پھر میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ، وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کا جو وژن تھا اس وژن کے مطابق جو بجٹ پیش کیا ہے یہ تمام لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں اور ان کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب غضنفر عباس شاہ!

جناب عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنی سیٹ ڈھونڈیں۔ جناب غضنفر عباس شاہ! آپ اپنی بات کریں۔

جناب غضنفر عباس شاہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنے صوبے کے نوجوان وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بدترین معاشی حالات میں ایک بہت ہی اچھا اور ایک بہت ہی متوازن بجٹ دیا۔ اس بجٹ کو جب ہم پچھلے مالی سال کے ساتھ compare کریں تو ہمیں ایک چیز کا واضح فرق نظر آتا ہے اور وہ فرق ہے پچھلی حکومت اور اس حکومت کی سوچ کا بلکہ میں یہ کہوں گا کہ وہ بالکل ایک paradigm shift ہے جو کہ اس بجٹ میں دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں جو focus کیا گیا وہ میگا پراجیکٹس پر کیا گیا اور سوشل سیکٹر اور بنیادی ضروریات کو اس میں neglect کیا گیا جس کی وجہ سے ہمارا سوشل سیکٹر بہت متاثر ہوا اور ان میگا پراجیکٹس کی وجہ سے ہمارا import bill 56 بلین US Dollar سے بڑھ گیا اور ہمارے قلیل foreign exchange reserve پر اس کا بہت effect پڑا جبکہ اس بجٹ میں اس حکومت کی پنجاب کی معاشی ٹیم نے بالکل ایک نئی سوچ کا مظاہرہ کیا ہے اور ہمارے سوشل سیکٹر کی spending کو بہت بڑھایا ہے جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ آگے چل کر ہمارے تعلیم اور صحت کے شعبوں میں کافی بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر! دوسرا نقطہ جو ہم نے پچھلے بجٹ میں دیکھا کہ پنجاب کا سالانہ ترقیاتی بجٹ تقریباً 650۔ ارب روپے کا تھا اور اس میں صرف 57 percent of total Budget کا لاہور پر خرچ کیا گیا اور باقی تمام صوبہ اور تمام شہروں کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا گیا اور چھوٹے شہروں پر خرچ نہ کرنے کی وجہ سے جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش آرہا ہے وہ urbanization کا ہے۔ لوگ ہمارے چھوٹے شہروں سے تعلیم، صحت اور بہتر سہولیات کی خاطر بڑے شہروں میں شفٹ ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے بڑے شہروں پر بہت پریشر ہے۔

جناب سپیکر! ہماری پارٹی پاکستان تحریک انصاف کا طرہ امتیاز ہمارے نوجوان، ہماری یوتھ ہے۔ Youth is a feather in the cap of PTI لیکن میں نے جو بجٹ دیکھا ہے اس میں only 3.95 billion یوتھ اور سپورٹس کے لئے رکھا گیا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت کم ہے۔ میری استدعا ہے کہ اگلے مالی سال میں یوتھ کو special focus کیا جائے۔

جناب سپیکر! زراعت ہمارا بہت اہم شعبہ ہے لیکن اسے پچھلے کچھ عرصہ سے نظر انداز کیا گیا ہے ---

کورم کی نشاندہی

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم point out ہوا ہے۔ گنتی کی جائے۔ تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی ہو جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، شاہ صاحب!

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب غضنفر عباس شاہ: جناب سپیکر! میں زراعت پر بات کر رہا تھا کیونکہ زراعت پنجاب اور پاکستان کا بہت ہی اہم شعبہ ہے لیکن عرصہ دراز سے اسے neglect کیا گیا۔ باقی سیکٹرز میں زراعت کا 41 فیصد کا حصہ ہے لیکن پچھلے کچھ عرصہ سے زرعی سیکٹر 16 فیصد تک shrink ہو گیا ہے اور پنجاب میں ہمارا کسان بہت بُری حالت میں ہے۔ ہمارے کسان کے تین مطالبے ہیں، ان کے تین مسائل ہیں اور تین cardinal points ہیں۔ پہلا ریسرچ ہے، climate change سے effect ہونے والے ملکوں میں پاکستان بھی شامل ہے۔ پاکستان میں water shortage ہو رہی ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ریسرچ کر کے بہترین پیداوار والی varieties متعارف کرائیں۔ ہماری cost of production بہت بڑھ چکی ہے اور in puts کی cost بڑھنے کی وجہ سے زراعت viable نہیں ہو رہی۔ ہمارے پچھلے حکمرانوں کو انڈیا کے ساتھ ٹریڈ کا رومانس تھا۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی تقریر کا ٹائم مکمل ہو گیا ہے۔

جناب غضنفر عباس شاہ: جناب سپیکر! Wind up کے لئے Just one minute دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب غضنفر عباس شاہ: جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع جھنگ سے ہے۔ 1850 میں جھنگ ضلع تھا لیکن اس کی محرومیاں اتنی بڑھ گئی ہیں لیکن وہ کسی کو بھی نظر نہیں آ رہیں۔ پہلے لاہور کا دور تھا جیسے میں نے کہا کہ 57 percent of the total budget اس پر خرچ کیا گیا اور ابھی جنوبی پنجاب کی بات چل رہی ہے۔ ہمیں لاہور والے اور نہ ہی ساؤتھ پنجاب والے own کرتے ہیں بلکہ ہم تو بیچ میں سینڈوچ بن رہے ہیں۔ میرے جھنگ کے مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ ہیلتھ سیکٹر ہے لہٰذا میں مطالبہ کروں گا کہ اگلے بجٹ میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ کو ٹیچنگ ہسپتال کا درجہ دیا جائے۔ ہماری یونیورسٹی آف جھنگ کے فنڈز رُکے ہوئے ہیں اور وہ اس دفعہ بھی release نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اگلے بجٹ میں ہمیں یہ فنڈز دیئے جائیں۔ میری آخری گزارش ہے کہ جھنگ شورکوٹ ایک خونی اور قاتل روڈ کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ وہاں پر ٹریفک کی intensity بہت بڑھ گئی ہے۔ روزانہ بے شمار حادثات ہو رہے ہیں لہٰذا اس سڑک کی rehabilitation اور اسے دورویہ بنانے کے لئے معزز وزیر خزانہ بجٹ میں رقم مختص کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب سردار عامر نواز خان چانڈیا بات کریں گے۔

جناب محمد عامر نواز خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ سب سے پہلے میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ دو دن پہلے آپ نے تمام معاملات احسن انداز سے چلائے ہیں۔ اس کے بعد میں ایوان میں 16 تاریخ کو ہونے والے واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد عامر نواز خان! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب محمد عامر نواز خان: جناب سپیکر! میں معزز وزیر خزانہ کو ان مشکل حالات میں پنجاب کا عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ صوبہ اس وقت جن مالی مشکلات کا شکار

ہے یہ مشکلات پی ٹی آئی کی حکومت کو ورثہ میں ملی ہیں۔تاہم اس معزز ایوان کو پی ٹی آئی کی حکومت یقین دلاتی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ مالی مشکلات پر قابو پالیں گے۔

جناب سپیکر!اس بجٹ میں عوام کے مسائل مقامی سطح پر حل کرنے کے لئے پی ٹی آئی حکومت نے لوکل گورنمنٹ کا نظام دینے کے لئے فنڈز رکھے ہیں جو کہ انتہائی خوش آئند بات ہے۔ماضی کی حکومتوں کے برعکس پی ٹی آئی کی حکومت نے سابقہ حکومت کی ongoing سکیموں کو بھی بجٹ میں شامل کیا ہے۔میرا تعلق پنجاب کے آخری ضلع رحیم یار خان کی تحصیل لیاقت پور سے ہے۔ضلع رحیم یار خان کی آبادی اس وقت پچاس لاکھ ہے جبکہ لیاقت پور جو کہ ضلعی ہیڈکوارٹر سے سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اس کی آبادی دس لاکھ ہے۔قیام پاکستان سے لے کر آج تک ضلع رحیم یار خان میں کوئی نیا ضلع یا نئی تحصیل نہیں بنائی گئی۔زمینی فاصلے کے لحاظ سے ضلعی ہیڈکوارٹر سے سو کلو میٹر دُور تحصیل لیاقت پور رقبہ،آبادی اور فاصلے کے لحاظ سے بڑی تحصیل ہے لہٰذا اسے ضلع کا درجہ دیا جائے جو کہ وقت کی عین ضرورت ہے۔

جناب سپیکر!میرے حلقے پی پی-256 میں ایک طویل عرصہ سے سب تحصیل خان بیلہ کام کر رہی ہے اس کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔خان بیلہ سب تحصیل جو کہ ایل بی روڈ پر واقع ہے وہاں پر بائی پاس نہ ہونے کی وجہ سے روزانہ حادثات ہوتے ہیں اور اس سے کئی اموات بھی ہو چکی ہیں۔خان بیلہ تحصیل کو کے ایل بی روڈ کا پاس بائی دیا جائے اور وہاں پر ریسکیو 1122 کا دفتر بھی قائم کیا جائے۔

کورم کی نشاندہی

جناب **محمد** طاہر پرویز:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر:گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جی، چانڈیا صاحب!

سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث

(---جاری)

جناب محمد عامر نواز خان: جناب سپیکر! چونکہ ان کے زخم بہت گہرے ہیں یہ ابھی چلائیں گے ان کو چلانے دیں ہمیں صبر و تحمل سے کام لینا ہے۔ میرے حلقہ کی 3 لاکھ 70 ہزار آبادی ہے اس آبادی کے لئے بوائز ڈگری کالج نہ ہے مہربانی فرما کر میرے حلقہ کو ایک بوائز ڈگری کالج اور ایک گرلز ڈگری کالج دیا جائے تاکہ ہمارے بچے جو جنوبی پنجاب میں رہتے ہیں ان کو اپر پنجاب کی طرح تعلیم کا حق مل سکے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات صحت کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں۔ میری تحصیل لیاقت پور سے ڈی ایچ کیو شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان اور ڈی ایچ کیو بہاولپور دونوں سو کلو میٹر دور ہیں ہمیں ٹی ایچ کیو لیاقت پور میں کارڈک بلاک دیا جائے۔ آر ایچ سی سب تحصیل خان بیلہ میں 100 بیڈز کا اضافہ اور ڈاکٹروں کی مزید دو سیٹیں create کی جائیں۔

جناب سپیکر! پنجاب میں کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ کے سسٹم کو تبدیل کر کے خیبر پختونخوا طرز کا سسٹم دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چانڈیا صاحب! wind up کریں آپ کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔

جناب محمد عامر نواز خان: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے پسماندہ علاقے کے ممبر کو وقت دینے کا بہت شکریہ، مہربانی۔(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ پر بہت جلدی اثر ہو گیا ہے۔ سردار احمد علی خان دریشک!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے پنجاب میں بہت اچھا پہلا بجٹ پیش کیا ہے جس پر میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور اپنے چیف منسٹر جناب عثمان احمد خان بُزدار کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ نیا پاکستان جس کی بنیاد ہم نے رکھی ہے پچھلی دفعہ بھی میں اس اسمبلی میں ایم پی اے رہا ہوں لیکن میرے حلقہ میں ایک بھی اینٹ نہیں لگائی گئی اور حلقہ میں کوئی ترقیاتی کام نہیں کروایا گیا۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں بارہا بولتا رہا ہوں کہ بھلے مسلم لیگ (ن) کا وہ نمائندہ جو مجھ سے الیکشن ہارا ہے آپ اسی سے افتتاح کروالیں، اسی کو کہیں کہ وہ حلقہ کے اندر جاکر ترقیاتی کام کروادے لیکن مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے حلقہ میں پورے پانچ سالوں میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ مجھے صرف اس بات کا یقین دلایا جائے کہ کیا میرے حلقہ کی بچیاں پانی بھرنے کے لئے میلوں دور تو نہیں جائیں گی؟ ان پانچ سالوں میں ہم نے نئے پاکستان کی بنیاد رکھنی ہے۔ میرے حلقہ میں فورٹ منرو، سخی سرور، روکھن، چوٹی بالا، ماموری، ڈگر چٹ پائیگاں، کھاکھی، حاجی غازی، گدائی غربی اور گدائی شرقی یہ وہ یونین کونسلیں ہیں جہاں پر پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ فورٹ منرو، روکھن، چوٹی بالا اور tribal area کے لوگ تلاب بناتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں بارش دے دے تاکہ ہمارے یہ تالاب بھر جائیں۔ ان تالابوں سے جانور اور انسان اکٹھے پانی پیتے ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان کو بنے ہوئے 70 سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ ہمارے نمائندے 70 سال سے منتخب ہو کر ان اسمبلیوں میں بیٹھتے رہے ہیں لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم 70 سالوں میں اپنے حلقہ کو پینے کا پانی تک نہیں دے سکے۔ میں نئی حکومت سے امید کرتا ہوں جس نے نئے پاکستان کی بنیاد رکھی ہے کہ آئندہ میرے حلقہ میں لوگ میلوں دور جاکر پانی نہیں بھریں گے بلکہ ان کے گھروں میں صاف پانی میسر ہوگا۔

جناب سپیکر! حلقہ پی پی-290 جہاں سے میرا تعلق ہے وہاں کوئی کالج نہیں ہے، وہاں کوئی ہائر سیکنڈری سکول نہیں ہے اور بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ ہمارا ضلع 28 لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے اور وہاں صرف ایک ڈگری کالج ہے۔ یہاں پر معزز وزیر خزانہ موجود ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ میرے ضلع اور حلقہ میں کالجز بنائے جائیں۔ آپ خود سوچیں کہ جب 28 لاکھ کی آبادی میں صرف ایک ڈگری کالج ہوگا تو پھر بچے کہاں پڑھنے جائیں گے؟

جناب سپیکر! رونگھن کا علاقہ وہ علاقہ ہے، آپ لوگوں نے شاید بغل چور سنا ہوگا جہاں سے یورینیم نکلتا ہے وہ رونگھن کا علاقہ میرے حلقہ کا حصہ ہے۔ آج ہمارا ملک سپر پاور بن چکا ہے اور اس رونگھن کے علاقے میں جب میں جاتا ہوں تو لوگ مجھے کہتے ہیں کہ اگر ہم نمک کا پیکٹ لینے کے لئے جب نیچے جاتے ہیں تو ہمیں تین دن لگ جاتے ہیں۔ رونگھن کے علاقے میں کوئی سڑک اور ہسپتال موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں خود جب اپنے حلقہ کے لوگوں کو ملنے جاتا ہوں تو اونٹوں کی سواری کرتا ہوں، پیدل جاتا ہوں اور موٹر سائیکل پر سفر کر کے جاتا ہوں۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں سے آج ہمارا ملک سپر پاور بنا ہے لیکن اس علاقے کو پچھلی حکومتوں نے اتنا پسماندہ رکھا کہ وہاں پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے، سکول میسر نہیں ہیں، ہسپتال میسر نہیں ہیں، بجلی میسر نہیں ہے اور کسی قسم کی کوئی بنیادی سہولیات میسر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وہاں پُر امن و امان کی صورتحال بالکل ابتر ہو چکی ہے۔ وہاں پر آئے روز ڈکیتیاں ہوتی ہیں اور گن پوائنٹ پر موٹر سائیکل چھینی جاتی ہیں۔ خدارا امن وامان کی صورتحال پر focus کیا جائے اور اسے بہتر بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! wind up کریں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ میں اپنی بات ختم کروں گا۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان کے حوالے سے مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں پر ہماری عورتیں سڑکوں کے اوپر بچوں کو جنم دیتی ہیں۔ وہ سڑکوں پر بچوں کو کیوں جنم دیتی ہیں کیونکہ وہاں پر بیڈز نہیں ہیں، وہاں پر ڈاکٹروں کی سہولیات نہیں ہیں۔ بلوچستان سے مریض ڈیرہ غازی خان ہسپتال میں آتے ہیں، راجن پور سے وہاں مریض آتے ہیں اور تمام قریبی علاقوں سے مریض وہاں آتے ہیں لیکن وہاں پر زچگی کے وارڈ میں صرف بیس بیڈز ہیں۔ ہماری عورتیں بیڈز اور ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے سڑکوں پر بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔ مجھے اس بات کا یقین دلایا جائے کہ ان پانچ سالوں میں پھر کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ ہماری بچیاں سڑکوں کے اوپر بچوں کو جنم دیں۔

جناب سپیکر! میں specially یونین کونسل سخی سرور کا ذکر کروں کہ وہاں پر 80 ہزار کی آبادی پر صرف ایک سول ڈسپنسری ہے جو کہ 2:00 بجے بند ہو جاتی ہے۔ میری گزارش ہو گی

کہ اس ڈسپنسری کو آر ایچ سی کا درجہ دلوایا جائے۔یونین کونسل سخی سرور سے جب لوگ چالیس کلو میٹر سفر کرکے ڈیرہ غازی خان دھکے کھا کر آتے ہیں اور ان کو ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں بیڈ نہیں ملتا تو ان کی آدھی جان تو ادھر ہی نکل جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں ٹرائیبل ایریا آتا ہے۔ میں آپ سے اور اس ایوان سے request کروں گا کہ ٹرائیبل ایریا کا کوٹا مختص کیا جائے۔ میڈیکل کالج، غازی یونیورسٹی اور اسی طرح گورنمنٹ نوکریوں میں ٹرائیبل ایریا کا خاص طور پر کوٹا مختص کیا جائے۔ وہاں پر ٹی ایم اے کے ملازمین جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں کو کافی عرصے سے وقت پر تنخواہیں نہیں ملتیں خدارا ان کی تنخواہیں proper بحال کی جائیں تاکہ ان کے چھوٹے معصوم بچے جو کہ آس لگائے بیٹھے ہوتے ہیں کہ آج ہمارا والد تنخواہ لے کر آئے گا پھر ہم سودا سلف لیں گے اور آج ہم آرام سے کھائیں گے لیکن جب ان کا والد آتا ہے تو وہ ان بچوں کو دیکھ کر شرمندہ ہو جاتا ہے کہ مجھے آج بھی تنخواہ نہیں ملی۔ ہمارے ضلع ڈی جی خان سے بہت سے لوگ غیر ملک مقیم ہیں۔ ڈی جی خان ائرپورٹ سے پچھلے کچھ دنوں کے لئے انٹرنیشنل فلائٹس شروع کی گئی تھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کے پاس last one minute ہے۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! لیکن اس کے بعد بند کر دی گئیں للہذا وہاں پر انٹرنیشنل فلائٹس شروع کی جائیں تاکہ ہمارے علاقے کے لوگوں کو کراچی نہ جانا پڑے۔ میں اپنی بات کو ختم کروں گا۔ پچھلے پانچ سال ہم بھی اپوزیشن میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کے سامنے جو boundary پر grill لگی ہوئی ہے ہم نے کبھی اس grill کو cross نہیں کیا۔ مجھے اپوزیشن کی حرکات پر بہت افسوس ہو رہا ہے اور ان کو سوائے کورم کی نشاندہی کرنے کے اور کوئی کام نہیں رہ گیا لگتا ہے یہ پانچ سال صرف کورم کی نشاندہی ہی کرتے رہیں گے اور ہم انشاءاللہ یہاں اسمبلی میں اپنا کورم پورا کر کے بیٹھیں گے۔ میں ایک شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔

وہ عرش کا چراغ ہے، میں اس کے قدموں کی دُھول ہوں
اے زندگی گواہ رہنا میں عاشق رسولؐ ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you very much. The House is adjourned till 23rd October2018 to meet at 11am.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

منگل،23۔اکتوبر2018

(یوم الثلاثہ،13۔صفر المظفر1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد3 : شمارہ: 4

113

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔اکتوبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث"

115

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

منگل، 23-اکتوبر 2018

(یوم الثلاثہ، 13-صفر المظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 57 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ وَهَبَ لِىۡ عَلَى الۡكِبَرِ اِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ‌ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَسَمِيۡعُ
الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ‌ۖ رَبَّنَا
وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ
يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

سورة إبراهيم آيات 39 تا 41

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے۔ بے شک میرا پروردگار دُعا سننے والا ہے (39) اے پروردگار مجھ کو (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے پروردگار میری دعا قبول فرما (40) اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن میری اور میرے ماں باپ کی اور مومنوں کی مغفرت کیجیو (41)

وما علینا الا البلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ سے ہے
کہاں وہ ارض مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایوان میں کوئی نو منتخب ممبران حلف لینے کے لئے موجود ہیں؟ کوئی نہیں۔

تعزیت

ڈیرہ غازی خان میں غازی گھاٹ کے پُل پر بسوں کے حادثہ میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان میں غازی گھاٹ کے پُل پر دو بسوں کا حادثہ ہوا ہے جس میں 21 لوگ شہید ہوئے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ڈیرہ غازی خان میں غازی گھاٹ کے پُل پر پیش آنے والے حادثہ میں شہید ہونے والوں کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

تحریک

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! سپیشل کمیٹی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 187 کے تحت سپیشل کمیٹی کی تشکیل

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

رولز آف پروسیجر 1997 کے رول 187 کے تحت جناب ساجد احمد خان کی تحریک استحقاق اور دیگر کسی معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے۔

1.	راجہ یاور کمال خان	پی پی-25
2.	سید یاور عباس بخاری	پی پی-1
3.	جناب محمد لطاسب ستّی	پی پی-6

.4	جناب ساجد احمد خان	پی پی-67
.5	جناب علی اختر	پی پی-99
.6	جناب محمد رضوان	پی پی-41
.7	جناب محمد اشرف خان رند	پی پی-279
.8	جناب محمد رضا حسین بخاری	پی پی-274
.9	جناب عمر فاروق	پی پی-106
.10	سردار فاروق امان اللہ دریشک	پی پی-295
.11	محترمہ ذکیہ خان	ڈبلیو-331
.12	جناب مظفر علی شیخ	پی پی-70

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

رولز آف پروسیجر 1997 کے رول 187 کے تحت جناب ساجد احمد خان کی تحریک استحقاق اور دیگر کسی معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے۔

.1	راجہ یاور کمال خان	پی پی-25
.2	سید یاور عباس بخاری	پی پی-1
.3	جناب محمد لطاسب ستّی	پی پی-6
.4	جناب ساجد احمد خان	پی پی-67
.5	جناب علی اختر	پی پی-99
.6	جناب محمد رضوان	پی پی-41
.7	جناب محمد اشرف خان رند	پی پی-279
.8	جناب محمد رضا حسین بخاری	پی پی-274
.9	جناب عمر فاروق	پی پی-106
.10	سردار فاروق امان اللہ دریشک	پی پی-295
.11	محترمہ ذکیہ خان	ڈبلیو-331
.12	جناب مظفر علی شیخ	پی پی-70

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:
رولز آف پروسیجر 1997 کے رول 187 کے تحت جناب ساجد احمد خان کی تحریک استحقاق اور دیگر کسی معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے۔

1.	راجہ یاور کمال خان	پی پی-25
2.	سید یاور عباس بخاری	پی پی-1
3.	جناب محمد لطاسب ستّی	پی پی-6
4.	جناب ساجد احمد خان	پی پی-67
5.	جناب علی اختر	پی پی-99
6.	جناب محمد رضوان	پی پی-41
7.	جناب محمد اشرف خان رند	پی پی-279
8.	جناب محمد رضا حسین بخاری	پی پی-274
9.	جناب عمر فاروق	پی پی-106
10.	سردار فاروق امان اللہ دریشک	پی پی-295
11.	محترمہ ذکیہ خان	ڈبلیو-331
12.	جناب مظفر علی شیخ	پی پی-70

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب اور وزیر پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین کی طرف سے رولز معطل کرنے کی تحریک آئی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 137، 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے پاک افواج کے خلاف

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کے بیان کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 137، 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے پاک افواج کے خلاف پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کے بیان کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 137، 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے پاک افواج کے خلاف پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کے بیان کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین قرارداد کے signatory ہیں لہذا وہ پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین آپ قرارداد پیش کریں۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما جناب نہال ہاشمی کی جانب سے افواج پاکستان کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کی جانب سے پاک افواج کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ نہال ہاشمی نے اپنی قیادت کی ترجمانی کرتے ہوئے پاک افواج کی

قربانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے کردار کو متنازعہ بنانے کی مکروہ کوشش کی ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پوری قوم کو اپنی بہادر افواج پر فخر ہے جن کی قربانیوں کی بدولت سارا پاکستان امن اور چین کی نیند سوتا ہے۔ یہ ایوان اپنی افواج اور سکیورٹی کے دیگر اداروں کو یقین دلاتا ہے کہ پوری قوم ان پر پورا اعتماد کرتی ہے۔

نہال ہاشمی کے اس بیان سے پوری قوم کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ نہال ہاشمی کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں نشان عبرت بنایا جائے۔"

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (جناب عبدالحئی دستی): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ مہربانی کر کے اس قرارداد میں ان الفاظ کا اضافہ کر لیا جائے کہ "ان کا ذہنی معائنہ بھی کروایا جائے"

جناب سپیکر: عبدالحئی دستی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کی جانب سے پاک افواج کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ نہال ہاشمی نے اپنی قیادت کی ترجمانی کرتے ہوئے پاک افواج کی قربانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے کردار کو متنازعہ بنانے کی مکروہ کوشش کی ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پوری قوم کو اپنی بہادر افواج پر فخر ہے جن کی قربانیوں کی بدولت سارا پاکستان امن اور چین کی نیند سوتا ہے۔ یہ ایوان اپنی افواج اور سکیورٹی کے دیگر اداروں کو یقین دلاتا ہے کہ پوری قوم ان پر پورا اعتماد کرتی ہے۔

نہال ہاشمی کے اس بیان سے پوری قوم کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ نہال ہاشمی کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں نشان عبرت بنایا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ :

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے راہنما نہال ہاشمی کی جانب سے پاک افواج کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ نہال ہاشمی نے اپنی قیادت کی ترجمانی کرتے ہوئے پاک افواج کی قربانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے کردار کو متنازعہ بنانے کی مکروہ کوشش کی ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پوری قوم کو اپنی بہادر افواج پر فخر ہے جن کی قربانیوں کی بدولت سارا پاکستان امن اور چین کی نیند سوتا ہے۔ یہ ایوان اپنی افواج اور سکیورٹی کے دیگر اداروں کو یقین دلاتا ہے کہ پوری قوم ان پر پورا اعتماد کرتی ہے۔

نہال ہاشمی کے اس بیان سے پوری قوم کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ نہال ہاشمی کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں نشان عبرت بنایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث

جناب سپیکر: اب سالانہ بجٹ 19-2018 پر بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔ آج سب سے پہلے محترمہ شاہدہ احمد بات کریں گی۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں معزز وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گی کہ جنہوں نے محدود وسائل کے باوجود ایک بہترین بجٹ پیش کیا۔ میں کسی بھی محکمہ یعنی تعلیم یا صحت پر بات نہیں کروں گی کیونکہ مجھے علم ہے کہ وسائل بہت محدود تھے۔ میری رہائش حلقہ این اے-159 میں ہے اس حلقہ میں کوئی سکول اپ گریڈ

ہوا اور نہ ہی ترقیاتی کام ہوئے ہیں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اگلے سال کے بجٹ میں یہ حلقہ انشاء اللہ تعالیٰ cover ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں women welfare کی بات کرتے ہوئے ان خواتین کو بالکل فراموش نہیں کر سکتی جو کہ کھیتوں میں کام کرتی ہیں۔ ہم نے working women کے لئے ہاسٹل اور ڈے کیئر سنٹرز بنائے ہیں۔ ہم نے وہاڑی، لودھراں اور بہاولپور میں خواتین کے لئے ہاسٹل اور ڈے کیئر سنٹرز بنائے ہیں کیونکہ وہاں پر ان کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پاکستان تحریک انصاف جو کہ گراس روٹ لیول کی بات کرتی ہے اس نے ان خواتین کو کیسے ignore کر دیا جو کہ کھیتوں میں کام کرتی ہیں؟ ہماری خواتین کپاس کی چُنائی کرتی ہیں، ہماری خواتین گندم کی کٹائی کرتی ہیں، اس کی گانٹھیں باندھتی ہیں، ہماری خواتین مکئی کی کاشت کرتی ہیں، ہماری خواتین سڑک کی تعمیر کے لئے سڑک پر روڑی ڈالتی ہیں اور بعض خواتین تو مردوں سے بھی زیادہ کام کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یورپ کی بات نہیں کروں گی بلکہ میں انڈیا کی بات کروں گی کیونکہ انڈیا میں بھی Women Welfare and Child Development Department کی وزارت ہے۔ اس وزارت میں ان خواتین کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے جن کا ذکر میں پہلے کر چکی ہوں۔ ان رجسٹرڈ شُدہ خواتین کو hundred days per year کے حساب سے کام دینا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے یعنی حکومت ان خواتین کو ایک سال میں سو دنوں کا کام مہیا کرتی ہے۔ جب حکومت کو کسی حلقہ میں کوئی بھی ترقیاتی کام کرنا مقصود ہوتا ہے تو ان رجسٹرڈ شدہ خواتین کو اس کام کے لئے بُلایا جاتا ہے۔ ان خواتین کو Credit Cards issue کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے وہ تین لاکھ روپے تک قرض لے سکتی ہیں اور یہ قرض انہیں بہت کم شرح سُود کے حساب سے repay کرنا ہوتا ہے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر! میں ان خواتین کی بات کر رہی تھی جو کہ کھیتوں میں کام کرتی ہیں یا نچلے طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ میں بار بار اپنی جماعت سے درخواست کروں گی کہ ان خواتین کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ میں ان خواتین کی آواز بنوں گی جن کو پہلے ignore کیا جاتا رہا ہے۔ ہماری جماعت انشاء اللہ تعالیٰ ان کو ignore نہیں کرے گی۔ مجھے پاکستان تحریک انصاف سے امید ہے کہ وہ ان نچلے طبقہ کی تمام خواتین کی مدد کرے گی۔ ترقی خواتین کی وزیر صاحبہ اس وقت ایوان میں موجود ہیں تو میں ان سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ ان خواتین کی طرف ضرور توجہ دیں اور بجٹ میں ایسی

سکیمیں شامل کی جائیں کہ جن سے ان خواتین کو فائدہ پہنچ سکے۔ان خواتین کو رجسٹرڈ کریں اور ان کے لئے کریڈٹ کارڈ جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں امید کرتی ہوں کہ ہماری پارٹی تحریک انصاف ان خواتین کو کبھی بھی فراموش نہیں کرے گی۔ میری عاجزانہ درخواست ہے کہ ان خواتین کے لئے بجٹ میں پیسے مختص کریں اور ان کی بہبود کے لئے بہتر انتظامات کئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب جناب نذیر احمد چوہان بات کریں گے۔

جناب نذیر احمد چوہان: **الصلاۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک و اصحابک یا حبیب اللہ، حبیبنا و حبیب رب العالمین، سید المرسلین**، لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہمارے نبی کریمؐ اور اُن کی آل پر۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج اسمبلی میں بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے حزب اختلاف کے حوالے سے دو تین باتیں عرض کرنی چاہوں گا۔ 16-اکتوبر 2018 کا دن اس ایوان کے اندر بہت ہی افسوسناک گزرا ہے۔ جب سے یہ ملک پاکستان آزاد ہوا ہے تو یہاں پر ایک ہی حکمران ٹولے نے حکومت کی ہے۔ یہ لوگ کہتے تھے کہ یہ ہمارے آباؤاجداد کا ملک ہے اور وہ اس پر حکمرانی کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کبھی اپوزیشن میں نہیں رہے۔ یہ کریڈٹ میرے لیڈر وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو جاتا ہے۔ جس نے اپنی زندگی کے 22 سالوں کی جدوجہد سے اس ملک میں تبدیلی لائی اور ایک نئے پاکستان کی بنیاد رکھی۔ یہ لوگ اپوزیشن نہیں کر سکتے اور کل آپ نے ایک بڑی خوبصورت بات کی ہے کہ ابھی ان کے لئے training کی ضرورت ہے تو training ہمیشہ انہی چیزوں سے ہوتی ہے جب وہ اپنے عوام میں بیٹھ کر الیکشن لڑتے ہوں تو میں یہاں پر حزب اختلاف کو بھی بڑا clear message دینا چاہوں گا کہ وہ اپنی grooming کر کے یہاں پر آئیں۔ آپ نے اس ملک کے لئے جو کچھ کیا وہ عوام نے دیکھا لیکن انشاء اللہ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور پاکستان تحریک انصاف کی حکومت یہ ثابت کرے گی کہ حقیقی معنوں میں یہی جمہوری حکومت تھی اور اسی حکومت کو اپنے عوام کے مسائل کا احساس تھا اور وہ اپنے عوامی مسائل کے حل کے لئے اسمبلی میں پہنچے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت، جواں بھی ہیں اور ماشاءاللہ انہوں نے پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے پنجاب اسمبلی میں پہلا بجٹ پیش کیا ہے اس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ بہت مثالی بجٹ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے پاس وسائل بہت کم ہیں کیونکہ پچھلے 70 سالوں میں لٹیروں نے اس ملک کو لوٹا ہے تو ہمیں اُس طرح کے وسائل نہیں ملے لیکن پھر بھی۔۔۔

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

جناب سپیکر! میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آقا کے صدقے اس ملک میں جتنے عوامی مسائل ہیں پاکستان تحریک انصاف اُن مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے صحت کی بات کرتے ہوئے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ سابقا حکومت نے 2017-18 میں 263۔ارب روپے کا جو بجٹ رکھا اُس میں اگر آپ دیکھیں تو پچھلے کئی ادوار میں انہی کی حکومت رہی لیکن بدقسمتی سے پچھلے 70 سالوں میں ان کی حکومت کوئی ہسپتال نہیں بنا سکی بلکہ عوام کا پیسا ہمیشہ غلط جگہ پر استعمال کیا جاتا رہا اور ہماری مائیں، ہماری بہنیں اور ہماری بیٹیاں basic necessities of life سے اپنی زندگی میں محروم رہیں۔ اگر آپ غور کریں تو آج سے پہلے اور پاکستان بننے سے پہلے بھی پتا چلتا ہے کہ سر گنگارام ہسپتال موجود ہے، میو ہسپتال موجود ہے، جناح ہسپتال موجود ہے، لیڈی ولنگڈن ہسپتال موجود ہے، گلاب دیوی ہسپتال موجود ہے۔ یہ ہسپتال اس لئے موجود ہیں کہ ان ہسپتالوں کو بنانے والے چاہے غیر مسلم تھے لیکن اُن میں اپنے لوگوں کے لئے درد اور محبت تھی اسی وجہ سے اُنہی کے ناموں سے وہ ہسپتال چل رہے ہیں۔ اِنہوں نے صرف ایک ہسپتال بنایا ہے اور وہ بھی اپنے کاروبار کے لئے بنایا ہے جس کا نام اتفاق ہسپتال رکھا کیونکہ یہ ہسپتال اتفاق انڈسٹریز سے بنایا گیا اور آج بھی اتفاق ہسپتال میں سب سے مہنگا علاج ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی قابل شرم بات ہے کہ پچھلے ادوار میں پرانے ہسپتالوں کے علاوہ کوئی نیا ہسپتال نہیں بنایا گیا لیکن پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور میرے قائد جناب عمران خان صحت کے حوالے سے خود focus کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم بہتر سے بہتر ہسپتال بھی بنائیں گے جن سے ہماری عوام کی صحت بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر صاف پانی کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہوں گا۔ مجھے بہت زیادہ دُکھ اور تکلیف سے کہنا پڑتا ہے کہ سابقہ حکومت نے 17-2016 کے بجٹ میں صاف پانی کے لئے 30۔ارب روپیہ رکھا، اُس کے بعد 18-2017 کے بجٹ میں صاف پانی کے لئے 25۔ارب روپیہ رکھا لیکن ہمارے اس بجٹ میں صاف پانی کے لئے 20۔ارب 50 کروڑ روپیہ رکھا گیا۔ پچھلی حکومتوں نے صاف پانی کے لئے جو اربوں روپیہ رکھا تھا وہ پیسے کدھر گئے؟ وزیر متعلقہ یہاں پر تشریف فرما ہیں تو میں بتاتا چلوں کہ میرے حلقے میں 65 فیصد لوگ ہیپاٹائٹس سی کے مریض ہیں اور میں یہ بات لاہور کے حلقے کی کر رہا ہوں۔ ٹاؤن شپ، گرین ٹاؤن، باگڑیاں وغیرہ یہ وہ حلقہ ہے جہاں پر غریب لوگ رہتے ہیں اور وہاں پر صاف پانی بالکل میسر نہیں ہے کیونکہ سیوریج کے پرانے پائپ پانی کے ساتھ مل چکے ہیں جس کی وجہ سے غریب لوگ گندا پانی پینے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پینے کے صاف پانی پر proper focus کیا جائے اور اگر ہو سکے تو اس 20۔ارب 50 کروڑ روپے کا جو بجٹ رکھا گیا ہے اس کو بڑھایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ عوام کو صاف پانی مہیا کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں نظام تعلیم کے حوالے سے یہ رائے دینا چاہوں گا کہ نئے پاکستان کے اندر جتنے پرائیویٹ سکول، کالج اور یونیورسٹیاں ہیں انہیں حکومت کے under آنا چاہئے کیونکہ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ "دو نہیں، ایک پاکستان۔" پچھلے 70 سالوں کے دوران جن اداروں کے نام کے ساتھ پاکستان کا لفظ لکھا تھا اُنہیں تباہ کر دیا گیا اور صرف اُن اداروں کو promote کیا گیا جن کے نام کے ساتھ پاکستان کا لفظ نہیں لکھا ہوتا تھا۔

جناب سپیکر! نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت ہم جو نئے گھر بنانے جا رہے ہیں تو وزیر ہاؤسنگ کے لئے میری ایک تجویز ہے کہ ہمارے اپنے حلقوں میں ایل ڈی اے، واسا، ٹیپا اور پی ایچ اے کی زمینیں پڑی ہیں اُنہی زمینوں پر غریب لوگوں کو گھر بنا کر دے دیئے جائیں، نہ کہ وہ گھر ایسے rural areas میں بنا دیئے جائیں جہاں لوگ جا کر بس نہ سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، جناب عمر فاروق!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(جناب عمر فاروق):

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo
بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

جناب سپیکر اور معزز ممبران اسمبلی! السلام علیکم۔ مجھے یہ کہتے ہوئے بڑا فخر محسوس ہو رہا ہے کہ موجودہ بجٹ نہ صرف عوامی اُمنگوں کی ترجمانی ہے بلکہ میرے قائد عمران خان کے وژن کی عکاسی بھی کر رہا ہے۔ موجودہ بجٹ ایک شاندار اور بہترین بجٹ ہے جس میں صحت اور تعلیم کے فروغ کے لئے جتنا خاص خیال رکھا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ تاریخ شاہد ہے جو قوم صحت اور تعلیم پر بھرپور توجہ دیتی ہے وہی قوم شاہراہِ ترقی پر گامزن ہوتی ہے۔ ان مشکل ترین حالات میں ایسا شاندار بجٹ پیش کرنا ہی پی ٹی آئی کی حکومت کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کو کچھ بتانا چاہتا ہوں اور میں کافی دنوں سے انتظار کر رہا تھا کہ حزب اختلاف بھی اس ایوان میں آئے۔ جناب عمران خان ایک سچا اور کھرا انسان ہے تمہاری طرح راہزن نہیں۔ پوری قوم تمہاری شعبدہ بازی کی وجہ سے تمہاری جان کو رو رہی ہے اور اوپر سے یہ کہتے ہیں کہ جناب عمران خان نے آتے ہی مہنگائی کر دی۔ او بھائی! کچھ تو شرم کرو، تمہارے کرتوتوں کی وجہ سے پوری قوم اس نوبت کو پہنچی ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی بہادری اور ہمت کا مظاہرہ کیا، اتنے ہنگامے اور شور شرابے میں اُن کی زبان میں کوئی لغزش نہ آئی۔ شاباش مخدوم ہاشم جواں بخت۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر میں جناب پرویز الٰہی بطور سپیکر پنجاب اسمبلی کی ہمت اور صبر و تحمل کو داد دوں گا جنہوں نے حزب اختلاف کے ناروا روّیے کے باوجود اور ممبران حزب اختلاف کی بے ہودہ نعرے بازی پر کوئی سخت ایکشن نہیں لیا۔ مجھے یہاں پر یہ بات کرنے کی اجازت بھی دیں جناب محمد حمزہ شہباز شریف! یہ وہی جناب پرویز الٰہی ہیں جو 2002 سے 2007 کے دوران اخلاقی رواداری کا پاس کرتے ہوئے آپ کو protection دیا کرتے تھے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف! آپ کو بتا دوں جناب پرویز الٰہی خاندانی اور وضع دار انسان ہیں اور آپ اپنا روّیہ دیکھیں؟

جناب سپیکر! آپ جناب پرویز الٰہی کے بارے میں جو زبان استعمال کر رہے ہیں، آپ نے اسمبلی کے اندر جو ہنگامہ کیا، کرسیاں اور میز توڑے یہ اسمبلی کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ یہاں کرسیاں، میز اور بنچ توڑ دیئے گئے ہیں۔ کیا یہ جمہوریت کا حسن ہے؟

جناب سپیکر!جب تک ہم ہیں ان اپوزیشن والوں میں جرأت نہیں کہ آپ کو ہاتھ لگائیں۔ عوام کا ستر سال سے استحصال ہو رہا ہے۔ میں اس خطے سے تعلق رکھتا ہوں جہاں کسان اپنی زمینوں کے لئے پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔ غریب عوام کا علاج کرانا تو دور کی بات ان کو علاج کرانے کے لئے سہولیات تک میسر نہیں ہیں۔ آج بھی بچوں اور بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے اچھے سکول میسر نہیں ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو صحت مند سرگرمیوں کے لئے کھیلنے کے میدان میسر نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی توانائیوں کا غلط استعمال کر رہے ہیں اور نشے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں۔ کیا یہ لمحہ فکریہ نہیں ہے، کیا انہیں اپنے احساس محرومی کو ختم کرنے کا کوئی حق نہیں ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر!میں بحیثیت پاکستانی شہری یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے ذمہ دار وہی لوگ ہیں جو چالیس سال سے وقفے وقفے سے اور پچھلے دس سال سے حکومت پر قابض تھے۔ میں اس معزز ایوان میں نیا ممبر ہوں۔ میں نے پہلی دفعہ آزاد الیکشن لڑا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت دی۔ آج میں اپنے حلقہ پی پی۔106 جو تقریباً پانچ لاکھ آبادی پر مشتمل ہے اس کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ میں نے ہمیشہ حق اور سچ کی بات کی ہے۔ جناب عمران خان ایک سچا، کھرا اور پاکستانی عوام کے لئے درد دل رکھنے والا وہ عظیم لیڈر ہے جسے دیکھ کر میں نے پاکستان تحریک انصاف join کی ہے۔

جناب سپیکر!ہمیں یہ سسکتی زندگی نہیں چاہئے اور ہمیں یہ احساس محرومی نہیں چاہئے۔ آپ کی حکومت نے جو کام کئے تھے وہ آج بھی یاد کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے جب حکومت چھوڑی تو اس وقت صوبہ پنجاب کہاں پر تھا اس کا surplus 100 بلین سے اوپر تھا لیکن آج صوبہ مقروض ہے اس کے ذمہ دار وہی لوگ ہیں جو آج باہر احتجاج کر رہے ہیں کیونکہ ان کے زخم بہت ہرے ہیں۔ انہوں نے kingdom چلایا ہے اور ہمیں غلام بنایا لیکن آج کا پاکستان علامہ اقبال کے خواب کی تعبیر بننے جا رہا ہے۔ یہاں کوئی بادشاہ نہیں ہے اور کوئی غلام نہیں ہے سب برابر ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے اپنے حلقہ پی پی۔106 کی محرومیوں کا احساس ختم کرنا ہے۔ مجھے اپنے علاقہ کے کسانوں کو خوشحال کرنا ہے۔ مجھے اپنے علاقہ کے طلباء وطالبات کے سکول بنانے ہیں۔ مجھے اپنے علاقہ کے نوجوانوں کے لئے کھیلوں کے میدان بنانے ہیں۔ مجھے صحت کی سہولیات مہیا کرنی ہیں اور نوجوانوں کے روزگار کا بندوبست کرنا ہے اور ڈجکوٹ ایم سی کو تحصیل بنانا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک مزدور کا بیٹا ہوں اور عام پاکستانی ہوں جو دیار غیر سے اپنا کاروبار چھوڑ کر یہاں اس امید سے آیا ہوں کہ جناب عمران خان کے وژن کے مطابق ہم سب ایم پی ایز اور ایم این ایز مل کر محنت اور ایمانداری سے اپنے لیڈر عمران خان کی قیادت میں پاکستان کو ترقی پر گامزن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ جناب عمران خان زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری خواہش ہونی چاہئے کہ جب ہم دنیا سے جائیں تو لوگ 1122، 115 عبدالستار ایدھی، ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی کانفرنس کو یاد کر کے نہ روئیں بلکہ جب دوبارہ ووٹ لینے جائیں تو ووٹر مرحبا مرحبا اور آمین ثم آمین کہیں۔ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ:

الحمدللہ رب العالمینo

وصلوۃ والسلام علی آلہ و اصحابہ اجمعینoاما بعدo

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ میں ایجنڈے پر ہی بات کروں لیکن پہلے جو ناخوشگوار واقعہ ہوا ہے اس کی مذمت کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے ہر ممبر کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ میں پاکستان راہ حق پارٹی کی طرف سے 16-اکتوبر2018 کو اس ایوان میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کی مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور جناب حامد یعقوب شیخ اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے قلیل وقت میں اپنی بھرپور کوششوں سے بجٹ پیش کرکے جمہوری عمل کے تسلسل کو آگے بڑھایا، ہماری راہنمائی کی اور مدد فرمائی۔

جناب سپیکر! یہ جمہوریت کا حسن ہے کہ عوام جن کو mandate دیتے ہیں وہ ایوان میں پہنچ کر عوام کے ٹیکس کے ذریعے حاصل ہونے والے پیسے سے اپنے انتخابی منشور میں درج اہداف کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور آمدن کو خرچ کرنے کے لئے بجٹ بنایا جاتا ہے۔ حکومت کا مقصد عموماً ذرائع ترجیحات کے مطابق تقسیم آمدن، خرچ میں توازن، معاشی ترقی واستحکام اور معاشرے میں عدم اطمینان کی کیفیت کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ اس میں اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ نیک نیتی سے صلاح ضرور دے اور حکومت کو چاہئے کہ وہ خوش دلی سے اس نیک نیتی پر مبنی صلاح کو

قبول کرے لیکن یہاں جو رویّہ اپنایا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی مذمت کے لئے جتنے بھی الفاظ دہرائے جائیں کم ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ کی طرف آؤں گا کہ بجٹ کا مطالعہ اور حکومتی پالیسی بیانات واضح کرتے ہیں کہ یہ بجٹ paradigm shift ہے اور حکومت development paradigm services کی طرف shift ہو رہی ہے۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ اس paradigm shift کی وجہ سے ہونے والی تبدیلیوں سے عام انسان اور معاشرے کو متاثر نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ بجٹ بنانے والے احباب نے اس پہلو کو ضرور مدنظر رکھا ہوگا۔ اس بجٹ میں یہ ایک بہت بڑی تبدیلی ہونے جا رہی ہے جو کہ بطور خاص ہمارے معزز وزیر خزانہ نے اس کو development paradigm کی طرف ایک قدم قرار دیا ہے۔ میں اس سے سمجھتا ہوں کہ اگر بہت زیادہ توجہ نہ دی گئی تو عام انسان اور معاشرہ بہر حال متاثر ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! معزز وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں corrective budget and pro-active approach کی طرف اشارہ کیا جو کہ خوش آئند ہے۔ حکومت کے رواں مالی سال کے بجٹ کا کل حجم 2026۔ارب 21 کروڑ روپے ہے جبکہ گزشتہ حجم 1970۔ارب 70 کروڑ تھا۔ Paradigm shift کی وجہ سے موجودہ بجٹ میں ترقیاتی بجٹ کی مد میں 238۔ارب روپے رکھے گئے ہیں جبکہ گزشتہ بجٹ میں ترقیاتی اخراجات کی مد میں 635۔ارب روپے رکھے گئے تھے تو 370۔ارب روپے کا فرق بہت بڑا فرق ہے۔

جناب سپیکر! یہاں اچھا ہوتا کہ اس فرق کو آہستہ آہستہ ختم کیا جاتا لیکن میں دعا گو ہوں کہ اللہ کرے اس کے بہتر اثرات مرتب ہوں اور معاشرے پر کمزور اثرات مرتب نہ ہوں۔ یہ پہلو بہتر ہے کہ تنخواہیں، پنشن اور مقامی حکومتوں کے services delivery اخراجات کے لئے 1263۔ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے جو کہ گزشتہ بجٹ کے مقابلے میں 243۔ارب روپے زیادہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ حوصلہ افزاء ہے۔

جناب سپیکر! معاشی خسارے کو پورا کرنے کے لئے 138۔ارب روپے کی رقم کا مختص ہونا اچھی بات ہے اور توقع ہے کہ یہ بہت بڑی رقم بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے لئے لائی جائے گی۔ ماضی میں صوابدیدی فنڈ میں یہ خسارے کے لئے رکھی جانے والی رقم استعمال ہوتی تھی۔ میں امید کروں گا کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! بجٹ کے خسارے کا 5.8 فیصد سے 6.6 فیصد پر آنا اور روپے کی قیمت میں 15 فیصد کی کمی باعث تشویش ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ حکومت اپنے ذرائع آمدن کو بڑھا کر اخراجات کم کرنے کے ساتھ ساتھ خُورد بُرد کو کنٹرول کر کے tax recovery کو بڑھا کر اس کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرے گی لیکن اس مقصد کے لئے حکومت کو عوام کا اعتماد حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو تھانے میں انصاف نہیں ملے گا، اگر کسی کو سکول میں اچھی تعلیم نہیں ملے گی، اگر کسی کو ہسپتال میں بہتر علاج نہیں ملے گا تو وہ آدمی خوش دلی سے کبھی بھی ٹیکس دینے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جس آدمی سے اس فرسودہ نظام میں کپڑے، موبائل اور یوٹیلیٹی بلوں کی مد میں ٹیکس لیا جا رہا ہے لیکن اس کو دیا کچھ نہیں جا رہا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ایسے آدمی کے ساتھ اس معاشرے میں بہت ظلم ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس پر ضرور غور کرے گی۔

جناب سپیکر! ایک اور بہت اہم پہلو ہے کہ قومی GDP کی شرح افزائش 4.4 فیصد ہے جبکہ پنجاب کی GDP کی شرح 4.7 فیصد ہونا باعث تشویش ہے کیونکہ سالانہ قومی پیداوار میں پنجاب کا حصہ 55 فیصد ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قومی GDP سے پنجاب کی GDP دُگنی ہونی چاہئے تھی لیکن افسوس کہ ایسے اعداد و شمار ہمیں دیکھنے کو نہیں مل رہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس حوالے سے انقلابی اقدامات اٹھائے گی۔

جناب سپیکر! تعلیم کے لئے 373۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو گزشتہ بجٹ سے 28۔ارب روپے زیادہ ہیں۔ یہ خوش آئند ہے۔ یہاں اعلیٰ معیار کی یونیورسٹیوں اور ماڈل کالجوں کے قیام کا اعلان قابل تعریف ہے لیکن میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہوں گا کہ یونیورسٹی آف جھنگ جس کا قانون منظور ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس کے لئے بجٹ سے پہلے مختلف منسٹر صاحبان سے ملاقاتیں کیں۔ چیف منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہوتے تو وہ بھی اس بات کی تائید کرتے کیونکہ میں نے ان سے بھی ملاقات کی تھی۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن یا اس سے متعلقہ جتنے بھی لوگ تھے میں نے ان سے بھی بات کی اور انہوں نے مجھے یقین دہانی کروائی لیکن میں افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ تین اعلیٰ درجے کی یونیورسٹیوں کے اعلان کے باوجود جھنگ کی یونیورسٹی کے لئے اس بجٹ میں کوئی حصہ نہیں رکھا گیا۔ معزز وزیر تعلیم نے مجھے یہ کہا تھا کہ ہم جب بھی پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے

اعلیٰ معیار کی یونیورسٹیاں بنانے جارہے ہوں گے تو سب سے پہلے یونیورسٹی آف جھنگ کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کے لئے بجٹ تک نہ رکھا گیا۔ اللہ کرے اس کی کلاسز شروع کروانے کے حوالے سے جو اقدامات ہیں وہ بہتر اٹھائے جائیں۔ پنجاب میں طلباء کی تعداد کے حوالے سے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ سب سے بڑا کالج ہے اس میں دس سے زائد مضامین میں ماسٹرز اور چودہ مضامین میں بی ایس کلاسز ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اس تاریخی اور بڑے کالج نے دنیا کے نامور شعراء اور سائنسدانوں کو اپنی کوکھ سے جنم دیا لیکن معذرت کے ساتھ اس کے لئے بجٹ میں مختص کی جانے والی رقم انتہائی کم ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ جو پنجاب کا طلباء کی تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑا ادارہ ہے اس کے لئے رکھی جانے والی رقم کو کم از کم دُگنا کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں جس ضلع سے تعلق رکھتا ہوں وہاں پانچ سال سے سولہ سال تک کی عمر کے 44 فیصد بچے اردو پیرا پڑھنے سے قاصر ہیں اور 63 فیصد بچے ایسے ہیں جو کہ حساب و کتاب نہیں جانتے یہ آپ کے سرکاری اعداد و شمار ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے مطالبہ کروں گا کہ جھنگ کو ایمر جنسی بنیادوں پر نرسری سکولوں کی سکیم میں شامل کیا جائے اور اس کے لئے عوامی نمائندوں کی مشاورت سے ADP میں خاص حصہ رکھا جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ یوتھ کے لئے اس بجٹ میں ایک ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میرا مطالبہ ہوگا کہ جھنگ جیسے پسماندہ علاقے کے ہونہار ذہین طلباء کے لئے کم از کم 5 کروڑ روپے کا وظیفہ مختص کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے ہسپتال میں 200 بیڈز کے اضافے لئے بلڈنگ کا کام 70 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے اور یہ وہ ہسپتال ہے جس کی بنیاد آج سے تقریباً دس سال پہلے آپ ہی نے رکھی تھی۔ جس طرح ہمارے پہلو میں موجود اسمبلی زیر تعمیر ہے تو اللہ کرے اسمبلی اور ہمارا ہسپتال دونوں ایک ہی تاریخ میں مکمل ہو جائیں۔ ہمارے ہسپتال کا 70 فیصد تک کام مکمل ہے لیکن یہ صرف 200 بیڈز کے مریضوں کو فائدہ دے سکتا ہے مزید اس کو کام میں نہیں لایا گیا۔ جب کوئی کام 10 فیصد تک مکمل ہو چکا ہو تو آپ اس کو ongoing scheme میں شامل کر دیتے ہیں تو میری گزارش ہوگی کہ ہمارے 70 فیصد تک کام ہو جانے والے اس ہسپتال کے لئے بجٹ میں اضافہ کیا جائے تاکہ ہمارا یہ 200 بیڈز کا ہسپتال بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بھی اضافہ کر دوں کہ ہمارے جھنگ کا جو ڈی ایچ کیو ہے یہ مریضوں کو چیک کرنے کے حوالے سے پنجاب میں دوسرے نمبر پر آتا ہے لیکن میں نے پچھلے بجٹ میں دیکھا کہ اس کو 23ویں نمبر پر فنڈ دیئے گئے اور مریضوں کو چیک کرنے کے حوالے سے پنجاب کا یہ دوسرا بڑا ہسپتال ہے۔ اگر یہاں پر ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی موجود ہوتیں تو اور بھی اچھا ہوتا بہر حال مجھے امید ہے کہ ان تک میری بات پہنچ جائے گی۔ جھنگ دو دریاؤں جہلم اور چناب کی سر زمین ہے لیکن پھر بھی پانی کے مسئلہ کا شکار ہے اور ویسے تو پورا پنجاب ہی اس کا شکار ہے۔ پنجاب کا مطلب ہے کہ پانچ دریا اگر پانچ دریاؤں والا یہ صوبہ صاف پانی سے محروم ہے اور کسان پانی کے لئے ترس رہے ہیں تو باقی پاکستان کے خطوں کی کیا حالت ہوگی اس کا ہم بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں؟ اس بجٹ میں حکومت نے ہر چیز کو discuss کیا ہے لیکن revenue generate کرنے کے حوالے سے کم از کم میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی بہت بڑی پالیسی بنائی گئی ہو۔ صاف پانی کے حوالے سے جو منصوبے لائے جا رہے ہیں وہ خوش آئند ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ حکومت revenue بڑھانے کے لئے "پنجاب واٹر" اور "پاکستان واٹر" کے نام پر پینے کا صاف پانی لوگوں کو مہیا کرے جس سے revenue بھی بڑھے گا۔ پانی کے پلانٹ انشاءاللہ ضرور لگیں گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے لوگوں کو پینے کا صاف پانی بھی میسر آ جائے۔

جناب سپیکر! زراعت ہماری معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زراعت کے لئے 93۔ارب روپے مختص ہونا قابل تعریف ہے۔ میرا ضلع جھنگ کا 50 فیصد طبقہ زراعت سے وابستہ ہے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمارے لئے خصوصی package کا اعلان کیا جائے۔ ہمارے وزیر اعظم گرین پاکستان اور کلین پاکستان کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ جھنگ جس کا مطلب ہی درختوں کا جھنڈ ہے میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ میرا کسان درخت بیچ کر سپرے خرید رہا ہے، میرا کسان گاڑیاں بیچ کر سپرے خرید رہا ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ پچھلے سال ڈی اے پی کھاد 2350 روپے کی جبکہ اس سال 3550 روپے کی ہے۔ پچھلے سال یوریا کھاد 1400 روپے کی تھی جبکہ اس سال 1700 روپے ہے۔ کین گوارا کی قیمت 1175 روپے سے 1500 روپے ہو گئی ہے۔ کیڑے مار ادویات کی قیمت 700 روپے سے بڑھ کر 1100 روپے ہو گئی ہے جبکہ میں افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ گندم کا ریٹ وہی پرانا ہے۔ 1300 روپے سرکار لیتی ہے اور 1150 روپے عام آدمی لیتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے جھنگ کے لوگ گنّے کی کاشتکاری سے وابستہ ہیں۔ شوگر ملز مالکان سے میرے لوگ پیسے لینے کے منتظر ہیں لیکن ان کو وہاں سے پیسے ملنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ میرا مطالبہ ہے کہ آپ جھنگ کی زرعی پیداوار کو بڑھائیں اور لائیو سٹاک کے حوالے سے special packageدیں۔

جناب سپیکر! میں ایوان میں کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ آپ زرعی حوالے سے جھنگ کو special packageدیں میں جھنگ کی زرعی آمدن دگنا کرنے کا آپ کو ہاؤس میں وعدہ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کو ایکسپورٹ بڑھانے اورforeign remittancesبڑھانے کی یقین دہانی کرواتا ہوں۔ آپ کا بجٹ کہتا ہے کہ ہماری امپورٹ اور ایکسپورٹ عدم توازن کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایکسپورٹ بڑھانے کے لئے عملی تعاون کی پیشکش کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بجٹ میں ڈویلپمنٹ کے حوالے سے زیادہ بجٹ نہیں رکھا گیا۔ ایک مریض جو کہ نزلہ وزکام میں مبتلا ہے، ایک مریض جس کے سر میں درد ہے لیکن ایک مریض ایسا ہے جس کوICUمیں داخل کر دیا گیا ہے اب اگر اس کو اچھی طبی امداد نہ ملی تو وہ مر جائے گا۔ میرے ضلع جھنگ کا سیوریج اور سڑکیں بہت خراب ہیں۔

جناب سپیکر! میں بہت افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ اس بجٹ میں ongoing schemes as it isرکھی جائیں گی۔ ہمیں سیوریج کے لئے70کروڑ روپے چاہئے تھے لیکنongoing schemeمیں صرف ایک کروڑ روپے دیئے گئے ہیں۔ مجھے بتائیں اس ایک کروڑ روپے سے میں وہاں آٹھ ماہ میں کیا کروں گا؟آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اس ایک کروڑ روپے سے70کروڑ روپے کی سکیم کا مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ ہماری بعض بنیادی سڑکیں ہیں جہاں پر ہر وقت دھوئیں کے بادل چھائے رہتے ہیں میں نے ان سڑکوں کے حوالے سے چیف منسٹر سے requestکی تھی کم از کم وہ ضرور بنائی جائیں۔ میں امید کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اس بجٹ کو اس صوبے کے لئے خیر کا باعث کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، معاویہ صاحب! مہربانی۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کی اجازت سے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب پاکستان راہ حق پارٹی معاویہ اعظم طارق، جناب عمران خان کی اپیل پر اپنی صوبائی اسمبلی پنجاب کی ایک ماہ کی تنخواہ پاکستان کے ڈیم فنڈ کے لئے جمع کروانے کا اعلان کرتا ہوں۔ جب بھی اس کی عملی تعمیر کا آغاز ہو گا راہ حق پارٹی کے کارکنان رضاکارانہ طور پر اس میں حصہ لیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ اب جناب شکیل شاہد اپنی بجٹ تقریر کریں۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اب جناب محمد لطاسب ستّی بات کریں۔

جناب محمد لطاسب ستّی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے I am thankful to you for giving me the time. میں سب سے پہلے 16-اکتوبر 2018 کو اس معزز ایوان میں ہماری اپوزیشن نے بجٹ تقریر کے دوران جو طوفان بدتمیزی مچایا اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ میں پہلی مرتبہ بہت جدوجہد کے بعد اس ایوان میں پہنچا اور میں جو image لے کر آیا تھا ان کی اس حرکت کو دیکھ کر مجھے انتہائی دکھ ہوا کہ اس طرح کے معزز ایوان میں اس طرح کی حرکت ہوئی جو کبھی نہیں ہونی چاہئے تھی۔ اس طرح کی حرکات تو گلی محلے کے بچے جو آپس میں لڑتے ہیں وہ بھی نہیں کرتے تو میں اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ شاید ان کو عوام کا جو فیصلہ آیا ہے جس میں ان کو اپوزیشن میں بیٹھنا پڑا ہے یہ ان کو ہضم نہیں ہو رہا کیونکہ یہ عرصہ تیس سال سے اقتدار میں رہے اور نہ صرف اقتدار کے مزے لوٹتے رہے بلکہ انہوں نے ہمارے اس پیارے صوبے کو اور اس کے وسائل کو بڑی بے دردی سے لوٹا۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کو چند ایک چیزیں بتانا چاہ رہا ہوں کہ جب شہباز شریف 1700-ارب روپے کا قرضہ لے کر 56 fake کمپنیاں بنائے، جب لاہور کا کچرا اٹھانے والی کمپنی 45-ارب روپیہ لے کر یہ سرمایہ باہر بھیج دے، جب وزیر اعلیٰ ہاؤس کا خرچہ 80 کروڑ روپیہ ہو، جب ان کے بجلی کے کارخانے 26 روپے فی یونٹ کے حساب سے بجلی مہیا کریں، جب (ن) لیگ کی حکومت انرجی سیکٹر میں 1300-ارب روپے کا قرضہ چھوڑ کر جائے، جب میٹرو پر سالانہ 10-ارب روپے کی سبسڈی دی جائے، جب ان کے ایک PS کا 40 کروڑ روپے کا پلازہ نکلے، جب احد چیمہ کے باقی معاملات کے علاوہ شوروم میں کھڑی ایک گاڑی سے 50 کروڑ روپے کی ملکی و غیر ملکی کرنسی نکلے، جب (ن) لیگ کے تمام صاحبان کے اثاثے اُن کی آمدن سے زیادہ ہوں، جب ہمارا پیارا صوبہ پنجاب 94-ارب روپے کے خسارے میں ہمارے حوالے کیا جائے اور

110-ارب روپے کے قرضے میں ڈوبا ہوا صوبہ ہمیں ملے تو ان نامساعد حالات میں ایک متوازن، عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پیش کرنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی راہنمائی میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور اِن کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ متوازن، ٹیکس فری اور عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ میں موجودہ بجٹ اور پچھلی حکومت کے سابقہ بجٹ کا ایک تقابلی جائزہ ایوان کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں۔ وقت کی کمی کے باعث جناب عمران خان کے وژن اور پارٹی کے منشور کے مطابق جن تین شعبوں پر توجہ دی گئی اور اوّلین فہرست میں رکھے گئے وہ تعلیم، صحت اور پینے کا صاف پانی ہیں جن پر میں ایک تقابلی جائزہ پیش کروں گا۔ سابقہ حکومت تعلیم کے سلسلے میں advertisement تک محدود رہی لیکن بچوں کی تعلیم کے لئے انہوں نے کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا اور ہمیں صرف اُن کے اشتہارات ہی ٹی وی اور اخباروں میں دیکھنے کو ملتے رہے۔ 90 لاکھ سے زائد بچے جن کو سکولوں میں ہونا چاہئے تھا وہ آج سکولوں سے باہر ہیں۔ موجودہ بجٹ میں 373-ارب روپیہ جو تعلیم کے لئے رکھا گیا ہے اس کے مقابلے میں پچھلی حکومت کا بجٹ 345-ارب روپے تھا یعنی اس دفعہ ہماری حکومت نے 28-ارب روپے تعلیم کی مد میں زیادہ رکھے ہیں جو کہ خوش آئند ہے۔ ہائی سکولوں میں ٹیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم کا نیا نظام ملک میں ہنر مند افرادی قوت مہیا کرے گا اور اس سے انشاء اللہ ملک ترقی کرے گا۔ اعلیٰ معیار کی تین یونیورسٹیاں جن کا ذکر کیا گیا ہے وہ نوجوان نسل کو بیرون ملک جا کر تعلیم حاصل کرنے کی بجائے ملک کے اندر ہی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کریں گی۔

جناب سپیکر! اگر صحت کے شعبہ کی طرف آئیں تو 30 سال حکومت کرنے کے باوجود یہ لوگ اس ملک میں عالمی معیار کا ایک بھی ہسپتال نہیں بنا سکے۔ اگر ان کو تھوڑا ز کام بھی ہو جائے تو یہ لندن کا رُخ کرتے ہیں لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ عوام جنہوں نے ان کو ووٹ دے کر یہاں تک بھیجا تھا اُن کے لئے انہوں نے کوئی ہسپتال نہیں بنایا۔ جب یہ باہر جاتے ہیں تب ہمارے ٹیکس کے پیسے سے ہی جاتے ہیں۔ عوام کی حالت یہ ہے کہ ایک ایک بیڈ پر تین تین مریض موجود ہیں لیکن اس فرق کو مٹانے کے لئے اس دفعہ صحت کے لئے 284-ارب روپے رکھے گئے ہیں جو ترقیاتی بجٹ کا 14 فیصد ہیں۔ پچھلے بجٹ میں انہوں نے سالانہ ترقیاتی بجٹ کا 8 فیصد رکھا تھا جبکہ موجودہ حکومت میں ہمارے وزیر خزانہ نے اس کو بڑھا کر 14 فیصد کر دیا ہے لہٰذا امید ہے کہ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ صحت کی بہتر سہولیات ملیں گی۔

جناب سپیکر! پینے کا صاف پانی آج ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ پیش کر رہا ہے۔ پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہے جس کے لئے 20۔ارب 50 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے لیکن میری اس ایوان کے توسط سے یہ گزارش ہو گی کہ اس رقم کو بڑھایا جائے۔ میں یہاں پر اپنے حلقے میں پانی کی قلت کا ذکر کروں گا کہ آج سے 16 برس پہلے آپ کی حکومت نے اس کو foresee کرتے ہوئے میرے حلقے مری کوٹلی ستیاں کے لئے ایک bulk water supply کا منصوبہ دیا تھا جس کے لئے اُس وقت کے حالات کے مطابق خطیر رقم بھی دی گئی تھی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ (ن) لیگ کی حکومت نے اُس کو پروان نہیں چڑھنے دیا۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ 2002 سے 2005 تک اس bulk water supply scheme کے لئے جس میں 55 لاکھ گیلن پانی دریائے جہلم سے پمپ کر کے ایک height پر لانا تھا جہاں سے اس علاقے کے مکینوں کو پینے کا صاف پانی ملنا تھا۔ 2002 سے 2005 تک اس علاقے کا سروے کیا گیا، سائز ٹیسٹ ہوئے اور آخر کار جب اس کو نیسپاک نے feasible قرار دیا تو اس کے اوپر کام شروع ہوا۔ اس منصوبے کے لئے پنجاب حکومت سے خطیر رقم جاری کی گئی اور رقم جاری ہونے کے بعد اس پر کام یہ ہوا کہ سینکڑوں کنال زمین acquire کی گئی، اس کے لئے 29 میل لمبے پائپ جن کا قطر 600 اور 700 ملی میٹر ہے وہ پائپ خرید لئے گئے جن میں سے ساڑھے تین میل لمبا پائپ underground بچھا دیا گیا۔ سات جگہوں سے پمپ ہو کر یہ پانی اوپر آنا تھا جس کے لئے 7 کی بجائے 9 ہیوی ڈیوٹی جنریٹر بیرون ملک سے خریدے گئے جن میں سے دو reserve تھے لیکن یہ ساری چیزیں سڑکوں کے کنارے yard میں پڑی زنگ آلود ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں جونہی اسمبلی میں پہنچا تو میری سب سے پہلے درخواست ہی یہی تھی جس پر میں وزیر ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں کہ انہوں نے physically اس ایریا کو visit کیا، پیدل بھی چلے اور وہاں یہ وعدہ کر کے آئے کہ ہم اس واٹر سپلائی سکیم کو ہر حال میں بحال کریں گے۔ اس کے اوپر حکومتِ پنجاب کے اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں اور اب وہ اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کیونکہ اس کے لئے سٹرکچر بھی بنا ہوا ہے، مختلف جگہوں پر پانی کے ٹینک بنے ہوئے ہیں، پائپ، جنریٹر خریدے جا چکے ہیں اور زمین acquire کی جا چکی ہے لہٰذا میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ خدارا بجٹ میں اس کے لئے ایک خطیر رقم رکھی جائے تاکہ یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے اور اس سے علاقے کے مکینوں کو صاف پانی مہیا ہو سکے۔

جناب سپیکر! یقین کریں کہ جب ہم ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو سَروں پر گھڑے اٹھائے میلوں دُور اس ایریا کے مشکل راستوں سے پانی لاتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہمارے سَر شرم سے جھک جاتے ہیں لہٰذا آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ priority basis پر اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک ضرور پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحب! جس سکیم کا جناب محمد لطاسب ستّی نے ذکر کیا ہے یہ دراصل ہمارا پروگرام تھا، بین الاقوامی سطح پر اس کی tendering ہوئی تھی جس کا Siemens کو ٹھیکہ ملا تھا۔ اُس وقت پمپنگ سٹیشن تقریباً 10 بنے تھے بلکہ راستے میں پانی کی فلٹریشن بھی ہو رہی تھی اور صاف پانی ملنا تھا۔ اس سے صرف مری نہیں بلکہ اگلے پچاس سال کے لئے یہ پانی کافی تھا۔ اس پر تقریباً سارا کام ہو چکا ہے جس پر اتنے زیادہ پیسے نہیں لگنے اور اس کا کریڈٹ جناب عمران خان کی حکومت کو جائے گا۔ اس پر 60 فیصد کام ہو چکا ہے لہٰذا آپ کا کم مدت میں صاف پانی مہیا کرنے کا جو وعدہ ہے تو یہ آپ کے لئے بہت بڑا کریڈٹ ہو گا کہ کم از کم جو ہو چکا ہے وہ آپ شروع کر سکتے ہیں۔ ستّی صاحب! اب آپ مختصر کریں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! میں جناب محمد سبطین خان سے discuss کر رہا تھا کہ these are the only natural forests of Punjab جو کوٹلی ستیاں اور مری میں پائے جاتے ہیں۔ پنجاب کے پاس اس کے علاوہ natural forest نہیں بلکہ جھاڑی دار جنگل ہیں۔ اس کی preservation کے لئے ہم جنگلات پر بڑی توجہ دے رہے ہیں اور انہوں نے میرے ساتھ وہاں چلنے کا بھی وعدہ کیا ہے لیکن یہ چونکہ واحد سیاحتی مقام ہے اس لئے اُس پر خصوصی توجہ اور نظرِ کرم کی ضرورت ہے۔ اس ایریا کی سڑکوں کا یہ حال ہے کہ پچھلے دنوں میں نے ایک سڑک کے متعلق مواصلات و تعمیرات والوں سے کہا کہ اس کو repair and maintenance میں رکھ لیں۔ وہ گئے اور انہوں نے سروے کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ repair and maintenance تو دور کی بات ہے یہ rehabilitation سے بھی آگے جا چکی ہے اور اب یہ سڑک نئے سرے سے بنے گی لہٰذا ہماری دو سڑکیں جو آزاد کشمیر سے ملتی ہیں جن میں ایک لوئر ٹوپہ سے کوہالہ اور دوسری کوٹلی ستیاں سے ملوٹ سے ہوتے ہوئے آزاد کشمیر کو جاتی

ہیں۔ یہ defence roads ہیں جن کے اوپر ایک خطیر رقم جاری کی جائے تاکہ یہ سڑکیں بن سکیں اور لوگوں کو communication کی سہولت میسر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک دفعہ پھر معزز وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان نامساعد حالات میں ایک متوازن، ٹیکس فری اور اچھا بجٹ کیا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ندیم قریشی!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی معزز ممبر واٹر سپلائی سکیم کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے بھی درست فرمایا کہ آپ کے دور میں اربوں روپے اس سکیم کے لئے allocate ہوئے اور تقریباً 70 فیصد کام اس وقت مکمل ہو چکا تھا۔

جناب سپیکر! میں وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت اس منصوبے کو تقریباً تین یا سوا تین ارب روپے میں مکمل ہونا تھا۔ دس سال کے لئے اس منصوبے کو بند رکھا گیا اور اب جب معزز ممبر کی کاوشوں سے اس سکیم کو دوبارہ شروع کیا گیا اور اس کا تخمینہ لگایا گیا تو یہ تقریباً 7۔ارب روپے سے escalate کر گئی ہے یعنی 4۔ارب روپے کا ہمارے صوبہ پنجاب کے خزانے کو نقصان ہوا ہے۔ اسی طرح ہمارے پہلو میں اسمبلی کی بلڈنگ ہے جس amount میں اس وقت اس بلڈنگ نے مکمل ہونا تھا آج اس سے کئی گنا زیادہ اربوں روپیہ اضافی لگے گا تو وہ بلڈنگ مکمل ہو گی۔ اسی طرح وزیر آباد کا کارڈیالوجی سنٹر ہے جس amount میں اس منصوبے نے مکمل ہونا تھا دس سال بند رہنے کے بعد اس کا revise estimate ہو گا۔ ہمارے راولپنڈی ضلع کے کالجز سمیت پورے پنجاب میں تقریباً 47 کالجز تھے جن کی buildings نامکمل چھوڑ دی گئیں اور انہیں مکمل نہیں کرایا گیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے request کرنا چاہوں گا کہ ہم دس سال تک جو آئے روز سنتے رہے ہیں کہ Good Governance, Good Governance, Good Governance تو اس Good Governance کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اس

صوبے کے خزانے کو بے دردی کے ساتھ لٹایا نہ جائے اور اگر کہیں کسی کی غلطی ہے تو اس کی responsibility fix ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں یا ہاؤس کی کمیٹی بنائیں بہر حال ایک کمیٹی بنائیں جو اس بات کا تعین کرے کہ کس کس منصوبے کی cost میں escalation ہوئی ہے اور باقاعدہ responsibility fix کی جائے کہ کن لوگوں کی وجہ سے اس صوبے کے اربوں روپے ضائع ہوئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب کی بڑی اچھی تجویز ہے۔ راجا صاحب! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یہ 47 کالجز کے متعلق مجھے خود اس بات کا علم ہے کہ ہم نے مکمل کر لئے تھے صرف ان کالجز کی SNEs رہتی تھیں اور وہ ابھی تک اسی لئے نہیں ہو سکیں کہ یہ کالجز ہمارے دور میں بنے تھے اور اسی طرح ہسپتال ہیں۔ پھر لاہور میں بہت بڑی ڈینٹل یونیورسٹی ہے پھر سر جیکل ٹاور ہے تو ان منصوبوں کی original cost کیا تھی اگر وقت پر مکمل ہو جاتے۔ اب cost کیا ہے تو اس کا difference نکال کر بتائیں تاکہ ہمیں پتا تو چلے کہ شہباز شریف حکومت نے کتنا نقصان ان دس سالوں میں کیا ہے جو Good Governance کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگر ہاؤس کی اجازت سے یہ کمیٹی بن جائے تو کم از کم ہمارے پاس شہباز شریف کی Good Governance کو expose کرنے کے حوالے سے بات کرنے کے لئے ایک benchmark آ جائے گا اور یہ چیزیں on record آ جائیں گی اور آپ کو بھی پتا چل جائے گا کہ اگر ان منصوبوں پر ہم تھوڑا سا خرچ کر کے مکمل کر دیتے تو آپ کو credit ملنا تھا۔ اب اس حکومت کو credit ملنا چاہئے اور جناب عمران خان کی حکومت کو credit ملنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

راجا صاحب! یہ معاملہ اسی کمیٹی کو refer کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کروں گا تو آپ اس کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: راجا صاحب! پھر ابھی تحریک پیش کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں کل تحریک پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے کل تحریک پیش کر دیں اور نئی کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجوزہ کمیٹی میں ہماری ایک دو خواتین ممبران کو بھی شامل کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک دو نہیں بلکہ تین رکھیں گے۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اس کمیٹی میں ہم تین خواتین کو رکھیں گے۔ ویسے جو پہلے کمیٹی بنائی ہے اس میں بھی ہم نے۔۔۔

معزز خواتین ممبران: جناب سپیکر! زیادہ خواتین کو شامل کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے زیادہ شامل کر لیں گے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! شکریہ۔ جب بھی کوئی speech ہو یا کہیں پر بھی بات ہو تو ہمیشہ صرف یہ جملہ بولا جاتا ہے اور خواتین و حضرات کہہ کر پکارا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہ خواتین کہاں چلی جاتی ہیں؟ اس کا کیا مطلب ہے کہ خواتین و حضرات؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! آپ کم از کم یہ کریں کہ اگر تین مرد ایم پی ایز حضرات بول رہے ہیں، بار بار وہی بول رہے ہیں تو ایک عورت کو بھی بات کرنے کے لئے موقع دینا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل، بالکل۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! وہ بھی اپنے خیالات کا اظہار کرے کیونکہ اس کے بھی دل میں کچھ باتیں ہیں اور وہ بھی "ریکی" کرتی ہے کیونکہ اس پر بہت ساری ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ وہ گھر چلاتی ہے۔

جناب سپیکر: خواتین سب سے پہلے باقی بعد میں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! وہ مرد کی خدمت کرتی ہے اور بچے سنبھالتی ہے اور قوم کی خدمت کرتی ہے۔ گھر سے باہر بھی نکلتی ہے۔ یہ نہیں کہ صرف اسمبلی میں بیٹھ گئی ہے۔ اسمبلی سے پہلے بھی ہم نے 22 سال کام کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! آپ سے یہ درخواست ہے کہ خواتین کا بھی خیال کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ شاہین رضا!

محترمہ شاہین رضا: معزز ممبران اسمبلی اور جناب سپیکر! اس دن جو ہلڑ بازی اس چھت کے نیچے ہوئی تو وہ نہایت افسوسناک واقعہ تھا جس کے متعلق میں علامہ اقبال کا ایک شعر کہوں گی:

لڑا دے ممولے کو شہباز سے
گیا دور سرمایہ داری گیا
تماشہ دکھا کر مداری گیا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جو بجٹ 19-2018 پیش کیا گیا ہے اس پر میں جناب عمران خان، وزیراعلیٰ اور معزز وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گی کہ اپوزیشن کے ongoing projects کو ہماری حکومت نے facilitate کیا مگر پھر بھی انہیں شرم نہیں آتی۔ بجٹ میں ہمارے لئے جو ترقیاتی پروگرام رکھے یہ fact based تھے اور اس بجٹ کا حجم اصلی تھا کیونکہ پہلے بجٹ جو حکومت پیش کرتی رہی وہ اعداد و شمار کا ہیر پھیر ہوتا تھا اور کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ اب جو 238۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ ہے اور سکول ایجوکیشن کا بجٹ 25۔ارب روپے ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس میں "ہنر سکولز" رکھیں یعنی ٹیکنیکل ایجوکیشن پر توجہ دی جائے۔ پرائمری گرلز سکولوں پر توجہ دی گئی ہے اور جن بچیوں کی صحت اچھی نہیں ہے ان کے لئے غذائیت کا پروگرام رکھا گیا ہے۔ میری تجویز ہے کہ آپ اس کا نام "ہنر سکول" رکھیں تاکہ طلباء کو آسانی سے ووکیشنل اور ٹیکنیکل ٹریننگ کی سمجھ آسکے۔

جناب سپیکر! میں ہائر ایجوکیشن کی طرف آتی ہوں کہ جو صرف 5۔ارب روپے کا ہے جبکہ ہمارے پاکستان میں 630 پی ایچ ڈی "رل" رہے ہیں۔ اگر ان کا انٹرن شپ پروگرام شروع کر دیا جائے تو صرف ایک ڈویژن میں 15 ہزار نوکریاں ہوں گی اور یہاں پر ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جنہیں معلوم ہو گا۔ سپیشل ایجوکیشن کا بھی بہت اچھا پروگرام ہے تو میں مبارکباد دوں گی کہ کم وسائل میں اتنے اچھے پروگرام دیئے گئے ہیں۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے لئے 16۔ارب روپے رکھے گئے اور پھر اس میں BHU کو موقع پر ہر گاؤں میں جا کر یونین کونسل میں دیکھ لیں تو کوئی نہ کوئی کمی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے ضلع گوجرانوالہ کی طرف آؤں گی کہ آپ کی حکومت نے آپ کی وساطت سے ایک بڑا کارڈیالوجی ہسپتال بنایا جسے ان لوگوں نے بڑی بری طرح خراب کیا لیکن پھر بھی ان لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ وہاں دل کی مریض خواتین لاہور پہنچنے تک کس طرح "رُلتی" ہیں۔؟ وہ ہسپتال 200 بیڈ کا تھا جسے 100 بیڈ کا ہسپتال کر دیا گیا لیکن پھر بھی چلایا نہ گیا۔

جناب سپیکر! اب آپ سے درخواست ہے کہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ اُس کو onboard لیں اور اتنا اچھا project جو آپ کے وقت بتایا گیا تھا اس سے قریبی علاقوں کی خواتین کو صحت کی سہولت تھی وہ دور نہیں جا سکتیں تھیں۔ انجیوگرافی شروع ہو جاتی مگر ابھی فیکلٹی ممبرز پورے ہو رہے ہیں میں کہوں گی کہ اس پر توجہ دیں۔ ڈی ایچ کیو کو سرجیکل ٹاور آپ نے 2015 میں allocate کیا تھا جسے پچھلی حکومت نے کنویں میں ڈال دیا یہ ان کے لئے شرم کا مقام ہے۔ اب ڈی ایچ کیو کو کچھ اپ گریڈ کیا گیا ہے اس کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ جنوبی پنجاب کے لئے جو چیف منسٹر نے گیارہ اضلاع میں stunting reduction programme شروع کیا ہے وہ بہت اچھا ہے جس میں خواتین اور بچوں کو غذائیت کی کمی کا سامنا ہے اگر ہمیں کہیں تو ہم بھی چولستان میں جا کر کام کرنے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر!اب صاف پانی پر آجائیں گوجرانوالہ میں ہر جگہ نئی یونین کونسلز، این اے اور پی پی کے حلقوں میں شامل ہوئی ہیں اُس میں نو نو، دس دس یونین کونسلز میں پینے کا صاف پانی نہیں ہے۔ ہم درخواست کریں گے کہ ہمیں اس میں ignore نہ کیا جائے اور 115۔ارب روپے کا جو heavy budget ہے میں جناب عمران خان کو مبارکباد دوں گی کہ انہوں نے خواتین کو مٹی میں نہیں رُلنے دیا انہوں نے وومن ڈویلپمنٹ کے لئے ایک اچھا بجٹ دیا ہے، یہ بہت اچھا ہے اس میں ہاسٹل بھی بنیں گے، میرا خیال ہے ہنر گھر بھی بنیں گے۔

جناب سپیکر! خواتین کے حوالے سے بڑی اچھی بات کی جا رہی ہے تو ہنر گھر بھی بنیں گے اور ہاسٹل بھی بنیں گے اور ڈے کیئر سنٹر بھی۔ میں کسان اور مزدور خواتین کے لئے یہ کہوں گی کہ ان کے لئے بھی اس بجٹ میں کچھ ضرور رکھا جائے۔ پیچھے کسان کے بارے میں بات آئے گی تو 2لاکھ 50 مرد کسانوں کے لئے رکھا ہے۔پلیز ایک نام خاتون کا بھی لکھ دیا جاتا ہے ویسے جینڈر بیلنس بجٹ ہے لیکن تحریر لکھنے میں خاتون کو مس کر گئے ہیں اگر آپ گھر کی طرف جائیں تو خاتون کے بغیر گھر نہیں چلتا یہ بھی ہمارا گھر ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے آگے کہوں گی کہ جو خواتین کھیتوں میں کام کرتی ہیں ان کے لئے ایک لیبر انشورنس کارڈ بنایا جائے تاکہ اگر مزدوری کے دوران کوئی تکلیف ہو جاتی ہے یا اُن پر کوئی تشدد ہو جاتا ہے تو اُن کو پیسے مل سکیں۔ منسٹر صاحبہ نے ڈے کیئر کہا ہے تو وہ خواتین جو کھیتوں میں مزدوری کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں خود اپنے طور پر ایک تجویز ضرور دوں گی کہ کھڈاوی ہم نے اُس کا نام رکھا تھا وہ کھیتوں میں کسان یہ کام کرتا ہے جب فصل کاٹ لی جائے۔آپ بہت اچھے سپیکر ہیں، آپ بڑے زمیندار ہیں اچھے طریقے سے جانتے ہیں اور آپ مبارکباد کے بھی مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف یہ بات کروں گی کہ جو Excise and Taxation جہاں سے ہمیں آمدن ہو گی اور ہم یہ سارا صوبہ چلائیں گے، اُس میں کچھ چیزیں exempt کی گئی تھیں وہ یہ چیزیں exempt تھیں کہ ایک widow کو، یتیم بچوں کو جو 18 سال کے ہیں، معذور افراد کو تو کیوں نہ طلاق یافتہ جو معاشرے میں معاشرتی طور پر بھی بے چاری پسی ہوتی ہیں اور ایک سنگل وومن جو ہمیشہ گھر سے بڑی مشکل سے کام کے لئے نکلتی ہیں ان تینوں چاروں کو آپ exempt کیجئے کیونکہ اگر ایک کنال کا گھر ہے تو آدھا وہ کرائے پر دے کر بچوں کو پالتی ہے اس میں آخر میں یہ کہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ بڑی اچھی تجویز ہے چودھری ظہیر الدین!آپ بھی اس کو دیکھیں کہ ہمارے دور میں ہم نے پانچ مرلے کے اوپر total exemption دی ہوئی تھی لیکن یہ تو کم از کم ہونا چاہیئے جو اس طرح بیوہ اور یتیموں کے گھر ہیں ان کو دیکھیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! دفعہ 4 پراپرٹی ٹیکس میں ہے، یہ provision اگر اس میں قانون بن جائے تو میں آخر میں آپ کی وساطت سے ہاؤس میں ضرور کہوں گی کہ:

موجِ پریشاں خاطر کو پیغام لبِ ساحل نے دیا
دُور وصالِ بحر ابھی، تو دریا میں بھی گھبرا بھی گئی

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پچھلی دفعہ جب آپ چیف منسٹر تھے تو یہاں پر آپ اپنے آفس میں تشریف فرما تھے مجھے ساری بات ابھی تک یاد ہے آپ نے کمال مہربانی سے جو کیا تھا میں اُس کو دُہرا دیتا ہوں تاکہ تاریخ کا حصہ رہے۔یہاں پر ڈپٹی اپوزیشن لیڈر نے move کیا ہوا تھا کہ 4 مرلہ تک ٹیکس معاف کیا جائے اور ہمارے منسٹر ڈاکٹر شفیق تھے وہ اُس کو oppose کر رہے تھے جب وہ oppose کر رہے تھے آپ آفس سے سن کر ایوان کے اندر تشریف لے آئے اور آپ نے intercept کر کے کہا چار نہیں ہم پانچ تک معاف کرتے ہیں اور آپ نے پھر اُس کے اوپر عملدرآمد کروایا اور اُس میں آپ نے بیوگان کو بھی total exemption دے دی تھی۔ اُس کے بعد انہوں نے اُس میں تھوڑی سی administrative changes لا کر اس کو سات مرلہ تک لے گئے لیکن آپ نے بجا فرمایا ہم ساری معلومات لینے کے بعد یہاں ایوان میں تحریک پیش کریں گے تو جو آپ نے پہلے rule بنایا ہوا ہے پانچ مرلہ تک کے لوگوں کو اُس سے بہت relief ملا تھا وہ چھوٹے مکان ہوتے ہیں انہوں نے ایک بہانہ بنا لیا تھا کہ اُس میں زیادہ ماربل وغیرہ لگا ہوتا ہے، ہے تو پانچ مرلے، exemption ہے تو exemption رہنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ اس کو ضرور review کر لیں لیکن جو بیوہ اور یتیم ہیں اُن کے لئے کچھ خصوصی طور پر ہونا چاہیئے۔ جی، اگلے معزز ممبر جناب محمد ندیم قریشی!

جناب محمد ندیم قریشی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری تو خواہش تھی یہاں پر معزز وزیر خزانہ بھی موجود ہوتے لیکن چلیں معزز ممبران ایوان میں موجود ہیں اور آپ تشریف فرما ہیں۔ ایک بات تو ضرور کروں گا کہ گزشتہ دنوں جو

اپوزیشن نے یہاں رول پلے کیا ہم چونکہ عوامی نمائندے ہیں ہمیں لوگوں کو گلی کوچوں میں بھی جواب دینا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میں بالخصوص آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے بڑی بُردباری، وضع داری اور جمہوری روایات کے عین مطابق اُن معزز ممبران کو deal کیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آپ کی رواداری کا ثبوت بھی رواداری سے دیا جاتا لیکن وہ لوگ جو ووٹ کو عزت دو کا نعرہ لگاتے رہے اور پوری انتخابی مہم اُسی ایک نعرے پر چلائی گئی۔ پوری قوم نے دیکھا کہ انہوں نے نہ صرف ووٹ کے تقدس کو پامال کیا بلکہ اس مقدس ایوان کی بھی عزت کا خیال نہ رکھا۔

جناب سپیکر! جب معزز وزیر خزانہ بجٹ پیش کر رہے تھے تو میرے لئے بطور ایک سیاسی طالب علم کے یہ بڑی حیران کن بات تھی کہ پورے پنجاب کا صحت اور تعلیم کا بجٹ 2017 میں 144۔ارب روپے اور صرف اورنج لائن ٹرین کا 250۔ارب روپے شاید انہی کے لئے کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

رُتوں پر بس نہ چلا ورنہ یہ وطن والے
فضائیں بیچتے نیلام رنگ و بو کرتے

جناب سپیکر! میں بالخصوص وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد عثمان احمد خان بُزدار، معزز وزیر خزانہ اور اُن کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے نامساعد حالات میں اور بہت تھوڑے ٹائم میں بے پناہ پریشر کے باوجود ایک اچھا بجٹ پیش کیا۔ میں چونکہ ملتان شہر کا رہنے والا ہوں اور میری خواہش ہے میں نے بجٹ کو پڑھا بھی ہے میں خواہش کرتا ہوں کہ میرے شہر کی نمائندگی اگر نہ ہو تو پھر یہاں میرے بیٹھنے کا فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتے ہوئے عرض کرنا چاہوں گا کہ ملتان شہر کا شمار برصغیر کے تاریخی شہروں میں ہوتا ہے اور میرا جو حلقہ انتخاب ہے وہ ملتان شہر کے اُس حصے پر مشتمل ہے جو اندرون شہر کی باؤنڈری ہے جس کے چھ دروازے ہیں اور اُس کی خوبصورتی یہ بھی ہے کہ پنجاب کی سب سے بڑی ہوم انڈسٹری جس کو پاور ہوم انڈسٹری کہا جاتا ہے وہ بھی میرے حلقہ انتخاب میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب کا سب سے بڑا سرافہ بازار لاہور کے بعد، ہول سیل مارکیٹ، کہنے کا مقصد میرا حلقہ انتخاب اور میرا شہر نہ صرف رہائشی طور پر بڑا گنجان آباد ہے بلکہ وہ کاروباری مرکز بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے محسوس کیا کہ معزز وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم نے جان بوجھ کر نہیں شاید نادانستگی میں میرے شہر کو نظرانداز کیا۔ اندرون شہر کی جو باؤنڈری ہے اس کی فصیل میں تقریباً 2 لاکھ لوگ آباد ہیں اور آج بھی وہ اس طرح کی زندگی بسر کر رہے ہیں جیسے آج سے 100 سال سے پہلے کے لوگ تھے۔ ایک ڈسپنسری اندرون شہر میں قائم ہے جو روزانہ 700 سے 800 مریضوں کو serve کرتی ہے۔

جناب سپیکر! میری خواہش ہے اور اس بجٹ میں میری تجویز ہے کہ اس ڈسپنسری کو اپ گریڈ کیا جائے اس کو کم از کم 50 بیڈ پر مشتمل ایک ہسپتال قرار دیا جائے۔ اس کے ساتھ جو لوگ پرانے شہروں میں آباد ہیں جیسے لاہور کی ایک باؤنڈری ہے اسی طرح ملتان شہر کی فصیل کی اپنی اہمیت ہے اور ملتان سے جو پیغام نکلتا ہے وہ پورے جنوبی پنجاب کا پیغام سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے اپنے دور میں ملتان میں جو کارڈیالوجی سنٹر دیا، آپ نے جو 1122 کی سروس ملتان کو دی وہ آج بھی ہمارے لئے باعث سکون و افتخار ہے کیونکہ آپ عوامی وسائل سے بہت اچھی طرح واقف ہیں اور میں آپ کی موجودگی کو اپنے جیسے نئے لوگوں کے لئے بڑا باعث رحمت سمجھتا ہوں کہ آپ ہمارے مسائل کو سمجھ سکتے ہیں اور ہماری راہنمائی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری خواہش ہے کہ ہمارے دو ایشوز ہیں۔ ایک ہمارے اندرون شہر میں نہ کوئی ایجوکیشن کا ادارہ ہے آپ انہیں investigate کریں پورے شہر کی باؤنڈری میں ایک بھی ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی بدنصیبی ہے وہ لوگ جو یہاں دس سال تک باتوں کی افیون دے کر لوگوں کو addict کرتے رہے اور نعرہ بازی کرتے رہے کہ ہم نے پنجاب میں بڑا serve کیا۔ ہم نے جنوبی پنجاب میں بڑا serve کیا ہے انہوں نے کوئی ایسا پراجیکٹ ساؤتھ پنجاب کے لئے نہیں دیا جس سے لوگوں کو ریلیف ملے۔

جناب سپیکر! میں اپیل کرتا ہوں اور میں تجویز دیتا ہوں کہ اس بجٹ میں ملتان شہر کے اندرون باؤنڈری وال میں رہنے والے 2 لاکھ مکینوں کو ضرور توجہ ملنی چاہئے۔ وہاں پر ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ بھی قائم ہوں اور اس کے علاوہ وہاں health facilities نہ ہونے کے برابر ہے تو ہماری ڈسپنسری کو اپ گریڈ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ بیرون شہر جو پاور لوم انڈسٹری ہے

پچھلی دس سالہ پالیسیوں کے نتیجے میں پنجاب کی سب سے بڑی ہوم انڈسٹری ملتان میں تھی وہ ساری ہوم انڈسٹری almost بند ہو گئی ہے اور پاور لومز KG میں لوہا کے حساب سے بک رہی ہے۔آج چھوٹے گھر میں کام کرنے والا صنعت کار بے انتہا پریشان ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس کو بھی urgent basis پر دیکھا جائے اور اس بجٹ میں ان کو بھی شیئر دیا جائے۔

جناب سپیکر!ایک اور مسئلے پر آپ کی توجہ مبذول کروانے کی کوشش کروں گا کہ میٹرو بسوں کو فیڈ کرنے کے لئے ملتان میں فیڈر بسیں چلائی جارہی ہیں۔ایک ایک فیڈر بس کا ڈیلی کا نقصان لاکھوں میں ہے۔ میری وہ بھی خواہش ہے اور ملتان کے شہریوں کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کہ آپ اپنی کمیٹی کے سپرد وہ فیڈر بسیں بھی کریں اور وہ دیکھیں کہ ان کا روٹس کس طرح سے change کیا جائے اور کیسے لوگوں کو facilitate کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ مہربانی۔ جی، نواب زادہ وسیم خان بادوزئی!

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر!سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پچھلے دنوں جس طرح اپوزیشن نے یہاں پر اپنا سلوک دکھایا اس دن اپوزیشن لیڈر نے جس طرح کھڑے ہو کر اپنی شہ پر اپوزیشن کے ممبران کو اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنے کے لئے اکسایا وہ نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ میں خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی کو کہ انہوں نے انتہائی خندہ پیشانی اور صبر سے کام لیتے ہوئے پورے معاملے کو ہینڈل کیا اور جس طرح سٹاف کے ساتھ یہاں پر بدتمیزی ہوئی، یہاں سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔وہ انتہائی افسوسناک ہے۔

جناب سپیکر!میں معزز وزیر خزانہ نوجوان بھائی مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان نامساعد حالات میں جس طرح انہوں نے یہ بجٹ پیش کیا۔یقین کیجئے اس سے بہتر بجٹ پیش کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ گزشتہ ادوار میں جس طرح نمبرز گیم کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا۔یہ بجٹ اس کے برعکس حقائق پر مبنی اور جو کچھ available resources ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے بنایا گیا، انتہائی credible بات ہے اور اس حکومت کے credit میں جاتی ہے کہ اس حکومت نے human development پر پیسا رکھا۔ پچھلے دور حکومت کی طرح انہوں نے میگا پراجیکٹس میٹرو اور اورنج لائن ٹرین جیسے منصوبوں پر پیسا ضائع کرنے کی بجائے انسانوں کا سوچا کیونکہ یہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کے وژن کے عین مطابق ہے۔

جناب سپیکر! ایک شوشہ اڑا ہوا ہے کیونکہ افواہ سازی کی جو فیکٹری ہے وہ آپ کو بھی پتا ہے اور اس پورے ایوان کو پتا ہے بلکہ پاکستان کی عوام جانتی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جو افواہیں اڑاتے ہیں، شوشے چھوڑتے ہیں کیونکہ ایک ہوتی ہے misinformation اور ایک ہوتی ہے disinformation ان میں difference یہ ہے کہ جہاں unintentional false information دی جائے وہ misinformation ہے اور جہاں جان بوجھ کر deliberately دی جائے وہ disinformation ہے تو یہاں پر پریس پر quote ہوا۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! چیف منسٹر آفس کے اخراجات کے سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ 18-2017 کے بجٹ میں جو original allocations تھی وہ 491.9 ملین تھی جب سال کے اختتام پر دیکھا گیا کہ چیف منسٹر آفس کی allocation تو 491 یا 492 ملین کے لگ بھگ ہے اور جو actual expenditure ہوا وہ 802.3 ملین تھا۔ اس بجٹ میں 19-2018 کے لئے چیف منسٹر آفس کے اخراجات کے لئے فنڈ allocate کیا گیا تو اس پر اپوزیشن کی طرف سے اعتراض اٹھایا گیا کہ چیف منسٹر آفس کے اخراجات بڑھا دیئے گئے ہیں۔ دراصل یہ عوام کو گمراہ کرنے کی سازش تھی۔ ان کو اس لئے گمراہ کیا جا رہا تھا کہ ان کے اللے تللے اخراجات جو چیف منسٹر آفس کے لئے کرتے رہے وہ اخراجات 491 ملین کی allocation سے بڑھ کر 802.3 ملین روپے تک پہنچ گئے۔

جناب سپیکر! اب اس حکومت کا کارنامہ یہ ہے اور اس وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا اس کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے پچھلے سال کے اخراجات کے مقابلے میں 25 فیصد کمی کی ہے اور اب حکومت نے ان اخراجات کے لئے 601.3 ملین روپے رکھا ہے۔ یہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، please wind up کریں۔

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی:جناب سپیکر!میںwind up کررہا ہوں اور میڈیا میں جو یہ disinformationہوئی یہ اسی وجہ سے ہوئی۔

جناب سپیکر!دوسری گزارش میں کرنا چاہوں گا کہ یہاں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے یہ بھی شوروغل تھا کہ بہت زیادہ ٹیکس لگادیا گیا ہے یعنی ٹیکس بڑھادیا ہے تو صرف میں اتنا عرض کروں گا کہ سالانہ ٹوکن ٹیکس میں رتی برابر اضافہ نہیں ہوا اور کوئی change نہیں آئی۔ لائف ٹائم ٹوکن ٹیکس میں موٹر سائیکل اور سکوٹرز کا 1200 روپے لائف ٹیکس تھا اور صرف 300 روپے بڑھا کر اس کو 1500 کیا گیا۔ موٹر کار جو 1000 سی سی تک تھیں ان پر 10000 سے 15000 کیا گیا ہے میں یہ لائف ٹوکن ٹیکس کی بات کررہا ہوں۔

جناب سپیکر!سب سے اہم بات یہ ہے کہ جتنی بھیimported vehicles ہیں ان میں جو1300CC سے اوپر ہیں ان پر لگژری ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔CC 1300 سے CC 1500 تک لگژری ٹیکس/70,000 روپے تھا اب اسے کم کرکے -/15,000 روپے کیا گیا ہے لیکن یہ کسی کو نظر نہیں آیا اور کسی نے بھی بات نہیں کی۔ اس کے ساتھ ساتھ CC 1500 سے 2000CC گاڑیوں پر ڈیڑھ لاکھ روپے تھا جسے کم کرکے -/25,000 روپے کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی :جناب سپیکر!جو گاڑیاں2500CC سے اوپر ہیں ان پر وہی ٹیکس برقرار ہے اور اسے تبدیل نہیں کیا گیا بلکہ اسے دو لاکھ روپے سے ایک لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ یہ facts ہیں جن کی correction ضروری تھی اور corrective measures لئے گئے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ راشدہ خانم!

محترمہ راشدہ خانم:السلام علیکم!میں آپ سب کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ خواتین وحضرات نہیں بلکہ حضرات وخواتین!میں بہت ہیhot issue پر بولنا چاہ رہی ہوں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے ہم سب کو یہ ٹریننگ ہونی چاہئے کہ جو بھی اٹھ کر کہتا ہے کہ مہنگائی بہت ہو گئی، مہنگائی بہت ہو گئی۔ کہاں مہنگائی ہوئی ہے ؟اگر تھوڑا بہت فرق ہوا بھی ہے تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ لوگ کیا چیز چھوڑ کر گئے ہیں؟ اس وقت اس تنگی اور تکلیف میں یہ بجٹ پیش کرنا بہت بڑی بات ہے اور اس میں ہر چیز کا خیال رکھا گیا ہے خصوصی

طور پر تعلیم کا خیال رکھا گیا ہے۔جناب عمران خان کی سب سے بڑی خواہش تعلیم، صحت اور غریب لوگوں کو گھر دینے کی ہے اور یہ سب سے بڑے hot issues ہیں جن پر انہوں نے عمل کرنے کی کوشش کی ہے اور انشاء اللہ عمل کریں گے اور یہ ہم سب کا فرض ہے۔کوئی بھی ایک آدمی حکومت نہیں کر سکتا جب تک اس کے ساتھ آپ جیسے لوگ نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں چیف جسٹس آف پاکستان جناب ثاقب نثار، چیف آف آرمی سٹاف جنرل باجوہ ،جناب عمران خان اور اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی پسندیدہ لوگ ہیں میں ان سب کو مبارکباد دیتی ہوں کہ وہ سب ان کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف اس issue پر بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ ہر جگہ پیسے خرچ کرنے کی بات ہوتی ہے۔یہ ہم سب کا پاکستان ہے اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ آج ہمیں پاکستان کے لئے کھڑا ہونا ہے، نوجوان نسل نے کھڑا ہونا ہے اور اس پاکستان کو بچانا ہے۔آپ ہر فروٹ کی دکان پر قیمتوں کی لسٹ دیکھتے ہیں آپ ہر جنرل سٹور پر بھی یہ لسٹ دیکھتے ہیں۔میرے جیسے لوگ وہاں جاتے ہیں وہ لسٹ پڑھتے ہیں اور قیمتوں کا پتا کرتے ہیں تو قیمتوں میں آدھا فرق ہے۔یہ فرق کیوں ہے، ہمارے فوڈ اتھارٹی والے کدھر ہیں؟ ہم لوگ کیوں نہیں پوچھتے، ہم کیوں خریدتے ہیں؟ ہم گاڑیوں میں جاتے ہیں۔میں نے خود سیب کی قیمت پتا کی تو 80 روپے کلو تھی لیکن جب میں ماڈل ٹاؤن اپنے بلاک میں آئی تو وہی سیب -/200 فی کلو تھا اور گاڑیوں والے آکر لے جا رہے تھے۔ہم یہ مہنگائی خود لے کر آئے ہیں اور لوگ وہاں پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ لو جناب عمران خان نے آندیاں ہی مہنگائی کر دتی۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ عمران خان نے مہنگائی نہیں کی بلکہ ہم پوچھ نہیں رہے، ہم اپنے فوڈ انسپکٹر سے نہیں پوچھ رہے جو لسٹوں پر روزانہ لاکھوں روپے خرچ ہو رہا ہے یہ جا کر پتا کیوں نہیں کرتے یہ ان پر عملدرآمد کیوں نہیں کراتے؟ اگر یہ عملدرآمد کرائیں تو مہنگائی پچاس فیصد کم ہو جائے کیونکہ ہم سب زیادہ تر سبزیاں، پھل، دالیں، آٹا، گوشت اور ہر چیز استعمال کرتے ہیں لہٰذا میری تمام سے درخواست ہے کہ یہ جا کر پوچھیں۔

جناب سپیکر! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی چونکہ سب نے بولنا ہے۔دوسرا سب سے بڑا hot issue ہے اور میں نے خود جا کر فقیرنیوں کو پکڑایا ہے۔اگر میں پکڑوا سکتی ہوں تو کیا آپ لوگ نہیں پکڑوا سکتے اور کیا اس میں پیسا خرچ ہوتا ہے؟ میں تھانوں میں گئی ہوں وہ فقیرنیاں چھ چھ ماہ کے بچوں کو لے کر نشہ دلا کر -/800 روپے per head بچہ لے کر آتی ہیں۔مجھے بتائیں کہ اس

بچے کی عمر کیا ہو گی؟ وہ تو چار پانچ سال کی عمر میں مر جائے گا۔ ہمارے پولیس والے کدھر ہیں؟ جب میں پکڑوا سکتی ہوں تو آپ نہیں پکڑوا سکتے؟ ہر چوراہے پر نوجوان خواتین بچے لے کر کھڑی ہوتی ہیں۔ کبھی یہ بھی کسی نے پتا کیا ہے کہ وہ خواتین شام کو کہاں جاتی ہیں؟ ہمیں یہ پتا کرنا چاہئے۔ ہم ایک دوسرے کو خراب کر رہے ہیں۔ ہماری جو نسل سکولوں میں جانے والی ہے جنہیں وہاں جانا چاہئے وہ آج مانگ رہے ہیں اور چھ چھ بچے ساتھ لئے ہوتے ہیں جو کہ سب کرائے کے بچے ہوتے ہیں اس حوالے سے اصل جڑ کا پتا کرنا چاہئے۔ میں نے تو بیس پچیس عورتیں پکڑوا دیں لیکن جو ہزاروں میں آتی ہیں انہیں کون پکڑے گا۔ پتا یہ کرنا چاہئے کہ جو وہ نشہ استعمال کرتی ہیں وہ کہاں سے آتا ہے۔ چونکہ سر عام نشہ پیا جاتا ہے۔ یہ سارے ذمہ دار کدھر ہیں؟

جناب سپیکر! میں سکولوں میں گئی ہوں، میں جیلوں میں گئی ہوں، میں پاگل خانوں میں بھی گئی ہوں اور میں نے خود وہاں پر واش روم بنوائے ہیں اور جہاں خواتین کی بنیادی ضرورت تھی وہ پوری کی۔ کل ہم سے کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ایم پی اے بنے تو آپ نے ہمارے لئے کیا کیا اس لئے میری یہی درخواست ہے کہ سب لوگ باہر نکلیں اپنے پاکستان کو بچائیں۔ بجلی چوری کے لئے جو کنڈے لگاتے ہیں انہیں پکڑوائیں۔ ابھی میں جہاں نماز پڑھ کر آئی ہوں وہاں 16 لائٹیں جل رہی تھیں پنکھے بھی چل رہے تھے لیکن وہاں پر کوئی بندہ نہیں تھا۔ اگر ہم ایک ایک یونٹ بھی بچائیں گے تو بہتری آئے گی۔ اس میں حکومت کا کیا قصور ہے؟ اس میں ہمارا قصور ہے ہماری لاپروائیاں ہیں، ہم اپنے گھروں کی فالتو لائٹیں بند کریں لیکن یہ سوچ کر نہیں کہ ہمیں بل زیادہ آتا ہے بلکہ یہ سوچ کر بند کریں کہ ہم نے بجلی بچانی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب شہباز احمد! آپ اپنی سیٹ پر جائیں گے تو مائیک on ہو گا۔

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ہمارے معزز وزیر خزانہ نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا۔ میں اپنی تحصیل احمد پور سیال ضلع جھنگ کے حوالے سے کچھ گزارشات پیش کروں گا کہ یہ جھنگ سے 110 کلومیٹر آگے مظفر گڑھ کے قریب واقع ہے اس تحصیل میں تین دریائے جہلم، چناب اور راوی اکٹھے ہوتے ہیں۔ ہماری اس تحصیل میں کوئی سرکاری بند موجود نہیں ہے۔ جب 2014 میں سیلاب آیا تو ہماری تحصیل کے گھروں میں 9/9 فٹ پانی چلتا رہا لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے دور shift ہوئے اور پھر پندرہ دن بعد گھروں میں واپس آئے لہٰذا میری استدعا ہے کہ ہماری

تحصیل احمد پور سیال میں بند کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ ہماری تحصیل میں لڑکیوں کا صرف ایک ڈگری کالج ہے لیکن اس میں عملہ ہے، واش رومز ہیں، نہ ٹیچرز ہیں اور نہ ہی پرنسپل ہے۔ اس کالج کو چلتے ہوئے تین ماہ ہو گئے ہیں بچیاں بھی پڑھنے کے لئے آ رہی ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میری تقریر کے بعد کورم دیکھنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے اس لئے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جناب شہباز احمد! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ہماری تحصیل احمد پور سیال میں ایک گرلز ڈگری کالج ہے جس میں روزانہ 200 بچیاں پڑھنے کے لئے آتی ہیں لیکن وہاں پر کوئی پروفیسر، پرنسپل اور سکیورٹی گارڈ نہیں ہے۔ اس علاقے کی وہ بچیاں کہ جنہوں نے ایم ایس سی کیا ہوا ہے وہی ان کو پڑھا رہی ہیں۔ ان بچیوں کی تعلیم کا جو نقصان ہو رہا ہے اس کا کون ذمہ دار ہے؟ سابقہ حکومت نے کالج بنا دیا، بچیوں کے داخلے ہو گئے لیکن ابھی تک اس کالج میں عملہ تعینات نہیں کیا گیا تو میری گزارش ہے کہ تحصیل احمد پور سیال کے خواتین ڈگری کالج میں عملہ پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں دوسرا بڑا مسئلہ صحت کا ہے۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور سیال میں چار گائناکالوجسٹ کی اسامیاں ہیں لیکن وہاں پر ایک بھی تعینات نہیں، اس ہسپتال میں

سات ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں اور اسی طرح وہاں پر تین چائلڈ سپیشلسٹ کی اسامیاں بھی خالی ہیں۔ٹی ایچ کیو احمد پور سیال میں تقریباً70فیصد عملہ تعینات نہیں ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس ہسپتال میں عملہ پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہماری تحصیل احمد پور سیال ضلع جھنگ سے تقریباً110 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔اس کے ایک طرف کافی فاصلے پر لینڈ ریکارڈ کا دفتر بنا ہوا ہے جس سے لوگوں کو کافی دقت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ لوگوں کی آسانی کے لئے اس کے سنٹر میں بھی لینڈ ریکارڈ کے دو دفاتر بنائے جائیں۔یہ پنجاب کی واحد تحصیل ہے کہ جہاں پر ابھی تک 1122 کی سروس مہیا نہیں کی گئی۔ میری گزارش ہے کہ اس تحصیل کے لئے 1122 کی سروس مہیا کی جائے اور اس تحصیل کے لئے فائر بریگیڈ کی سروس اور 1122 کی نئی گاڑیاں مہیا کی جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے علاقے میں نہری نظام بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ محکمہ انہار سویا ہوا ہے۔ ہر آدمی نہروں کو کٹ لگا کر پانی چوری کر رہا ہے۔ بڑے زمیندار ایک ایک کروڑ روپے کا پانی چوری کر رہے ہیں لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ میری گزارش ہے کہ پانی کی چوری کو روکا جائے۔ تحصیل احمد پور سیال کا سب سے ضروری اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ دریا جہلم، دریا چناب اور دریا راوی کا سنگم سمندوآنہ کے مقام پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے پانی کی روانی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔جب پانی کا flow اُوپر جاتا ہے تو سیلاب آ جاتا ہے اور لوگوں کے گھروں میں دس دس فٹ پانی داخل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ تحصیل احمد پور سیال میں سیلاب سے بچاؤ کے لئے ایک بند بنایا جائے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔اب محترمہ خدیجہ عمر بات کریں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔اس ملک اور صوبہ پنجاب میں معیشت تباہ حال ہے اور ملک کو economic crisis درپیش ہیں۔ان سب مسائل کے باوجود ایک اچھا بجٹ پیش کرنے پر میں معزز وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔یہاں بات کرتے ہوئے معزز ممبران تجاویز دے رہے ہیں اور مختلف حوالوں سے بات کر

رہے ہیں جبکہ میں تھوڑا سا comparison پیش کروں گی اور اپنے تمام معزز ممبران سے ایک درخواست بھی کروں گی۔ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ اس وقت جو حالات اور situation ہے اس کی وجہ سے ہمارا حکومت کے ساتھ supportive روّیہ ہونا چاہئے کیونکہ حزب اختلاف تو اس طرح کی باتیں کرتی رہے گی انہوں نے پہلے بھی صوبہ پنجاب کے لئے کچھ نہیں کیا اور آئندہ بھی ہم اُن سے کوئی توقع نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر 2008 کا ذکر کروں گی جب 2008 میں سابقہ حکمرانوں نے حکومت سنبھالی تو اُس وقت کے وزیر خزانہ کی طرف سے یہ جملہ بولا گیا تھا کہ ہم نے اس صوبے کو آنے والی نسلوں کے لئے قرضوں کے بوجھ تلے نہیں دھکیلنا تو حزب اختلاف آج یہاں پر موجود نہیں ہے لیکن میں یہ سوال کرتی ہوں کہ انہوں نے اس صوبے کے ساتھ کیا کیا ہے؟ پچھلے 10 سال حکومت اُن کے پاس رہی اور اس صوبے کی معیشت کا حال سب جانتے ہیں۔ 2007 میں جب جناب پرویز الہٰی کی حکومت کی آئینی مدت پوری ہوئی تو صوبہ پنجاب کا خزانہ 100۔ارب روپے surplus تھا اور نہ صرف 100۔ارب روپیہ surplus تھا بلکہ تمام ongoing projects کے فنڈز اکاؤنٹس میں موجود تھے تو good governance کی وہ ایک مثال تھی۔ اُس کے بعد good governance کی جو باتیں ہوتی رہیں اُس کی مثال یہ ہے کہ جب یہ حکمران حکومت چھوڑ کر گئے ہیں تو 682۔ارب روپے کا قرضہ اور اس کے علاوہ اگر باقی محکموں کے منصوبوں کو اس میں add کیا جائے تو اس کا تخمینہ ایک ہزار ارب روپے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! 2008 میں اُس وقت کی حکومت نے ایک Truth Commission قائم کیا تھا اور وہ کمیشن اس وجہ سے قائم کیا گیا تھا کہ جناب پرویز الٰہی کے پانچ سالہ دورِ حکومت کا آڈٹ کرایا جائے۔ وہ کمیشن ایک سال کوشش کرنے کے باوجود جناب پرویز الٰہی حکومت کی ایک بے ضابطگی بھی ثابت نہیں کر سکا۔ میں آپ کے توسط سے ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آج بھی ایک Truth Commission قائم کیا جائے جو سابقہ حکومت کی کرپشن اور بے ضابطگیوں کو بے نقاب کر کے انہیں white paper کی صورت میں شائع کرے تاکہ عوام کو بتایا جائے کہ پچھلے 10 سالوں میں اس صوبے کا کیا حال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ریسکیو۔1122 کا دائرہ کار یونین کونسل اور تحصیل کی سطح تک بڑھایا جائے۔ وزیر آباد کارڈیک ہسپتال منصوبہ جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ جناب پرویز الہٰی اور جناب محمد بشارت راجا نے بھی آج اس ہسپتال کا ذکر کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اگلے

منصوبے شروع کرنے سے پہلے پرانے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے کیونکہ اُن کی لاگت بے تحاشا بڑھ گئی ہے۔ یہ منصوبے لیٹ ہونے کی وجہ سے صوبہ پنجاب کے خزانہ کا بہت زیادہ نقصان ہو چکا ہے لیکن ان منصوبوں کو مکمل کیا جائے کیونکہ یہ منصوبے عوام کی فلاح و بہبود کے ہیں۔ میں اس موقع پر پنجاب کابینہ کے ممبران کہوں گی کہ اس صوبے کے وسائل کو حقیقی معنوں میں عوام تک پہنچانا امانت بھی ہے اور دیانت بھی ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ فرح آغا!

محترمہ فرح آغا: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اتنے بُرے حالات میں اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر آپ سب کو مبارکباد دیتی ہوں۔ میں عورتوں سے متعلقہ چند باتیں اور کچھ ضروری مقاصد discuss کروں گی۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں آپ عورتوں کے لئے micro finance شامل کر دیں کہ جو خواتین گھر سے باہر نکل کر نوکریاں نہیں کر سکتیں ہم انہیں focus کریں۔ میں نے راولپنڈی میں بہت سروے کیا ہے تو بہت ساری خواتین اپنے ہی گھروں میں already اس قسم کے چھوٹے چھوٹے کام کر رہی ہیں اور یہ کام اُنہیں گھروں میں مل جاتے ہیں۔ اگر ہم ایسی خواتین کو micro finance کریں جس کی واپسی کا طریق کار بھی بہت سادہ ہے تو ان خواتین کو اپنے ہی گھروں میں باعزت روزگار مل سکتا ہے اور اس طرح سے اس مہنگائی پر کسی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میری دوسری التجا یہ ہے کہ جو disabled and specially blind لوگ ہیں اُن کے لئے ہاؤسنگ منصوبے میں کوٹا رکھا جائے اور انہیں نوکریاں بھی دی جائیں کیونکہ اُنہیں ہماری مدد کی بہت ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر مہنگائی کے حوالے سے بھی یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ساری منڈیاں district level پر ہیں اگر حکومت ان منڈیوں کو Tehsil level پر بھی لے آتی ہے تو میرے خیال میں آڑھت مافیا ختم ہو جائے گا اور کاشتکار اپنی جنس اور سبزیاں وغیرہ لا کر اپنی قریبی جگہ پر خود بیچے گا تو اس سے مہنگائی کم ہو گی۔

جناب سپیکر! میں نے ایک talk show میں وزیر خزانہ پاکستان جناب اسد عمر کو بھی سنا تھا تو حکومت منڈیاں تحصیل کی سطح پر لے آئے تو اس سے مہنگائی میں بہت فرق پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اتنے دنوں سے اس ہاؤس میں موجود ہوں اور میں یہ سارا کچھ سُن رہی ہوں اور دیکھ بھی رہی ہوں۔ میں Treasury Benches پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران سے بہت احترام کے ساتھ درخواست کروں گی کہ بار بار ایک چیز quote کی جارہی ہے، بار بار کہا جارہا ہے کہ کلچر خراب کیا گیا تو میں بہت معذرت سے ایک بات کہوں گی کہ کلچر پہلی دفعہ خراب نہیں ہوا، کلچر اُس وقت خراب کیا گیا جب اعلیٰ ترین ایوان کو گالی دی گئی، کلچر اُس وقت خراب ہوا جب آئین کو پھاڑ کر اُڑایا گیا، کلچر اُس وقت خراب ہوا جب پی ٹی وی پر حملہ کیا گیا، کلچر اُس وقت خراب ہوا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پلیز بجٹ پر بحث کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ کلچر چاہے اِدھر سے خراب کیا جائے، چاہے اُدھر سے خراب کیا جائے یہ دونوں طرف سے قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! بجٹ پر appreciation کی باتیں کرتے ہوئے آدھا آدھا دن گزر جاتا ہے اور بجٹ کی بحث پر بہت کم ٹائم صرف کیا گیا بہر حال ہم نے ایک بہت افسوسناک حادثے پر یہاں پر پہلے فاتحہ خوانی کی جس میں تقریباً 30 سے زیادہ لوگ فوت ہوئے اور 50 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے۔ میں سب سے پہلے تو اُن خاندانوں سے اظہار ہمدردی اور تعزیت کرتی ہوں لیکن یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ ہمارے انڈس ہائی وے پر آئے روز اس طرح کے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ میں انڈس ہائی وے کے حوالے سے بہت افسوس کے ساتھ اس ایوان کو کہوں گی کہ جو روڈ بن رہی تھی اس کے فنڈز بھی اٹھا لئے گئے لہٰذا اس ایوان کے سامنے میں یہ مطالبہ رکھتی ہوں کہ ایمرجنسی بنیادوں پر اس روڈ کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جائے کیونکہ سینکڑوں لوگ اس روڈ پر مرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا تعلق پسماندہ ترین ضلع راجن پور سے ہے۔ میں افسوس کے ساتھ یہ کہوں گی کہ محکمہ شماریات نے جس ضلع کو پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع declare کیا وہ راجن پور ہے حالانکہ وہاں سے جو بھی معزز ممبران اسمبلی آتے ہیں وہ ہمیشہ حکومت کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں۔ کسی بھی پارٹی کی حکومت ہو وہ حکومت کے ساتھ ہی ہوتے ہیں اور حکومتی بنچوں پر ہی بیٹھتے ہیں مگر اس کے باوجود میرا ضلع وہ بدقسمت ترین ضلع ہے کہ وہ پسماندہ ترین ہے۔ میں ایک بات اس معزز ایوان کے سامنے کہوں گی کہ دھرتی ماں جیسی ہوتی ہے اور ماں اس بچے کو ایک لقمہ زیادہ دیتی ہے جو کمزور ہوتا ہے مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ وہاں سے اربوں روپے کا ریونیو اکٹھا ہوتا ہے اور

ہمیشہ اپر پنجاب پر خرچ ہوتا ہے۔آج بھی جو بجٹ آیا ہے میں انتہائی افسوس سے کہوں گی کہ اس میں کوئی خاص منصوبہ نہیں ہے جو میرے ضلع کے لئے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!wind up کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کوئی منصوبہ نہیں دیا گیا۔ میں اگر اپنے شہر جام پور کو دیکھوں تو بجٹ میں رکھا گیا ہے کہ وہاں کے ہسپتال میں صرف beds بڑھائے جائیں گے۔ وہ ایسی جگہ ہے کہ اگر وہاں کوئی حادثہ ہوتا ہے یا کوئی بیمار ہو جاتا ہے تو ہمیں کم از کم ملتان کے ہسپتال میں جانا پڑتا ہے، بہت سی قیمتی جانیں راستے میں ضائع ہو جاتی ہیں اور لوگ وفات پا جاتے ہیں۔ ہمارے پاس پینے کا پانی نہیں ہے۔آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارا علاقہ دریائی علاقہ ہے وہاں پہاڑ لگتا ہے اور لوگوں کو پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے۔ وہاں کی جاری سکیموں کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا اور کوئی نئی سکیمیں نہیں دی گئیں۔ یہ بات تو وہی ہے کہ اگر کل (ن) لیگ ہمارا ریونیو کھا رہی تھی تو آج آپ کی حکومت ہمارا ریونیو کھانے کے لئے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! براہ مہربانی ہمارے ضلع کو اضافی بجٹ دیں۔ ہماری main road کو killer road کہا جاتا ہے جام پور شہر کی main road بہت تنگ ہے وہاں سے گزرتے ہوئے لوگ حادثات کا شکار ہو کر جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ وہاں حادثات کی شرح بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! براہ مہربانی اس road کے لئے بھی ہمیں اضافی فنڈز دیئے جائیں اور اسے فوری بنایا جائے۔اس کے علاوہ وہاں سیوریج کا سسٹم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

The House is adjourned till 24th October 2018 at 11:00PM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

بدھ، 24-اکتوبر 2018

(یوم الاربعاء، 14-صفر المظفر 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد 3 : شمارہ: 5

161

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24-اکتوبر2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال19-2018پر عام بحث"

163

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

بدھ، 24-اکتوبر 2018

(یوم الاربعاء، 14-صفر المظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر ایک بج کر 19 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (1) هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (2) وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (3) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (4)

سُوْرَةُ الجُمُعَة آیات 1 تا 4

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے (1) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمدؐ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے (2) اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں سے) نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (3) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے (4)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپؐ کے آستانے کی کیا بات ہے
لاکھوں نانے بھی ہیں اور نواسے بھی ہیں
ابن حیدرؓ کے نانے کی کیا بات ہے
فاطمہؓ و علیؓ اور حسینؓ و حسنؓ
مصطفیٰؐ کے گھرانے کی کیا بات ہے
تک کے بولے نکیرین حاکم
مصطفیٰؐ کے دیوانے کی کیا بات ہے

حلف

نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے نئے منتخب ہونے والے معزز ممبران حلف اُٹھائیں گے۔ میں نئے منتخب ہونے والے معزز ممبران سے کہوں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں، حلف لیں اور پھر حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کریں۔

(اس مرحلہ پر چھ نو منتخب معزز ممبران نے حلف لیا اور حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

1۔	جناب افتخار احمد خان	پی پی۔3
2۔	جناب ناصر محمود	پی پی۔27
3۔	جناب جعفر علی	پی پی۔103
4۔	جناب سہیل شوکت بٹ	پی پی۔164
5۔	ملک سیف الملوک کھوکھر	پی پی۔165
6۔	سردار اویس احمد خان لغاری	پی پی۔292

(اس مرحلہ پر حلف کے رجسٹر پر دستخط کرنے کے بعد نو منتخب معزز ممبران ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی تحریک پیش کریں۔

تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 187 کے تحت سپیشل کمیٹی کی تشکیل کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں رولز آف پروسیجر 1997 کے رول 187 کے تحت یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبہ پنجاب میں مالی سال 08-2007 میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی تاخیر سے ان کی لاگت میں اضافہ ہونے کی وجوہات، تاخیر کی ذمہ داری کے تعین، نیز ان میں ہونے والی بے ضابطگیوں کی تحقیقات اور اس سے متعلقہ معاملات، نیز کسی دیگر معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران

اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی نمبر 2 تشکیل دی جائے اور اس میں دوسرے ممبران کو co-opt کرنے کی بھی اجازت دی جائے۔

1۔ جناب محمد بشارت راجا (وزیر قانون و پارلیمانی امور)
2۔ چودھری ظہیر الدین (وزیر پبلک پراسیکیوشن)
3۔ مخدوم ہاشم جواں بخت (وزیر خزانہ)
4۔ سردار محمد آصف نکئی (وزیر مواصلات و تعمیرات)
5۔ جناب محمد لطاسب ستّی
6۔ چودھری ساجد محمود
7۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ
8۔ محترمہ زینب عمیر
9۔ محترمہ خدیجہ عمر
10۔ جناب رئیس نبیل احمد
11۔ ملک غلام قاسم ہنجرا
12۔ جناب نذیر احمد چوہان

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ پنجاب میں مالی سال 08-2007 میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی تاخیر سے ان کی لاگت میں اضافہ ہونے کی وجوہات، تاخیر کی ذمہ داری کے تعین، نیز ان میں ہونے والی بے ضابطگیوں کی تحقیقات اور اس سے متعلقہ معاملات، نیز کسی دیگر معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی نمبر 2 تشکیل دی جائے اور اس میں دوسرے ممبران کو co-opt کرنے کی بھی اجازت دی جائے۔

1۔ جناب محمد بشارت راجا (وزیر قانون و پارلیمانی امور)
2۔ چودھری ظہیر الدین (وزیر پبلک پراسیکیوشن)
3۔ مخدوم ہاشم جواں بخت (وزیر خزانہ)
4۔ سردار محمد آصف نکئی (وزیر مواصلات و تعمیرات)
5۔ جناب محمد لطاسب ستّی
6۔ چودھری ساجد محمود
7۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ

8۔ محترمہ زینب عمیر
9۔ محترمہ خدیجہ عمر
10۔ جناب رئیس نبیل احمد
11۔ ملک غلام قاسم ہنجرا
12۔ جناب نذیر احمد چوہان

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ پنجاب میں مالی سال 08-2007 میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی تاخیر سے ان کی لاگت میں اضافہ ہونے کی وجوہات، تاخیر کی ذمہ داری کے تعین، نیز ان میں ہونے والی بے ضابطگیوں کی تحقیقات اور اس سے متعلقہ معاملات، نیز کسی دیگر معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی نمبر 2 تشکیل دی جائے اور اس میں دوسرے ممبران کو co-opt کرنے کی بھی اجازت دی جائے۔

1۔ جناب محمد بشارت راجا (وزیر قانون و پارلیمانی امور)
2۔ چودھری ظہیر الدین (وزیر پبلک پراسیکیوشن)
3۔ مخدوم ہاشم جواں بخت (وزیر خزانہ)
4۔ سردار محمد آصف نکئی (وزیر مواصلات و تعمیرات)
5۔ جناب محمد لطاسب ستی
6۔ چودھری ساجد محمود
7۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ
8۔ محترمہ زینب عمیر
9۔ محترمہ خدیجہ عمر
10۔ جناب رئیس نبیل احمد
11۔ ملک غلام قاسم ہنجرا
12۔ جناب نذیر احمد چوہان

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

جناب سپیکر: جی، اب سالانہ بجٹ 2018-19 پر بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔ جی، جناب فیصل حیات!

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (جناب فیصل حیات): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ 2018-19 کا بجٹ میرے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور یہ بجٹ انتہائی اہمیت کا حامل اس وجہ سے ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اپنا پہلا بجٹ اُن حالات میں پیش کر رہی ہے جن حالات میں صوبہ پنجاب کا خزانہ بالکل خالی ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے بڑی محنت کے ساتھ یہ بجٹ تیار کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کریڈٹ معزز وزیر خزانہ اور اُن کی ٹیم کو جاتا ہے جنہوں نے بڑے مختصر ٹائم میں بڑی محنت کے ساتھ اس بجٹ کو تیار کیا۔ اس بجٹ میں جس پہلو کو بھی دیکھا جائے، جس محکمہ کی طرف بھی نظر ڈالی جائے اس بجٹ میں ہر سیکٹر کو focus کیا گیا ہے اور اس بجٹ میں خاص طور پر سوشل سیکٹر پر focus کیا گیا ہے کیونکہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا focus ہے کہ سوشل سیکٹر کو خاص اہمیت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں صوبہ پنجاب کے غریب عوام کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام محکمہ جات خاص طور پر تعلیم، صحت، ہاؤسنگ، آبپاشی، لائیو سٹاک اور زراعت پر focus کیا گیا ہے۔ یہ بجٹ اُس وقت پیش کیا جا رہا ہے جب پچھلی حکومت نے ٹھیکیداروں کو چیک تو دے دیئے لیکن حکومت پنجاب کے خزانے کی صورتحال یہ تھی کہ بنکوں کے پاس ان چیکوں کی ادائیگی کے لئے پیسے نہیں تھے اور یہ کام پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے حکمران بڑے بڑے دعوے کرتے تھے کہ ہم نے پنجاب میں یہ یہ کام کئے ان کاموں کا منہ بولتا ثبوت اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے ٹھیکیداروں کو چیک جاری کر دیئے اور اُن چیکوں کی ادائیگی کے لئے خزانے میں ایک ٹکا موجود نہیں تھا۔ وہ ٹھیکیدار عدالتوں میں گئے اور اب یہ حکومت اُن کو ادائیگیاں کر رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کے لئے یہ بجٹ ایک چیلنج تھا لیکن بجٹ کے معاملات کو سمجھنے والے لوگ پاکستان تحریک انصاف کے اس پہلے بجٹ کی تعریف کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا تعلق پسماندہ ترین ضلع سے ہے اور میں یہ بات خوشی سے نہیں کر رہا اور مجھے یہ بات کرتے ہوئے کوئی فخر بھی محسوس نہیں ہو رہا لیکن میرا یہ فرض بنتا ہے اور میرا یہ فرض اس لئے بنتا ہے کہ جن لوگوں نے مجھے یہاں بھیجا ہے میرے سر پر اُن کا بوجھ ہے اگر میں یہاں پر اُن لوگوں کی بات کر کے وہ بوجھ ہلکا نہیں کروں گا تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا رہے گا۔

جناب سپیکر! میں حکومت کے حالات کو سمجھنے کے باوجود حکومت کی توجہ اُن ضروری کاموں کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔ جب جنوبی پنجاب کا ذکر ہوتا ہے تو اُس وقت بھی ضلع جھنگ کو جنوبی پنجاب کا حصہ نہیں سمجھا جاتا اور جب تخت لاہور والے اپنے پنجاب کی بات کرتے ہیں تو جھنگ سے ان کی بات بھی میں سمجھتا ہوں کہ ختم ہو جاتی ہے حالانکہ ضلع جھنگ وہ ضلع ہے جو 1849 میں بنا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ قدیم پنجاب کے قدیم ترین اضلاع میں سے ایک ضلع جھنگ ہے لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ اس بجٹ میں جھنگ کے لئے خاطر خواہ بجٹ رکھا گیا ہے لیکن جو ضلع جھنگ deserve کرتا تھا شاید اتنے پیسے اس کے لئے نہیں رکھے گئے۔ یہاں پر پہلے بھی ممبران اسمبلی نے اپنی بجٹ تقاریر میں ذکر کیا خاص طور پر جھنگ یونیورسٹی کا ذکر کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جھنگ یونیورسٹی اس علاقہ کے لئے بہت اہم ہے اس لئے اس یونیورسٹی کے لئے بجٹ میں allocation ہونی چاہئے۔ اگر بجٹ میں نہیں ہو سکی تو میں سمجھتا ہوں کہ supplementary grant میں اس کا کچھ نہ کچھ focus ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق اٹھارہ ہزاری تحصیل سے ہے۔ گورنمنٹ کے پاس جو وسائل موجود تھے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹھارہ ہزاری کو حصہ ضرور دیا گیا ہے لیکن اس کا حق اس سے کہیں زیادہ بنتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر جھنگ کی تحصیلوں کا موازنہ کیا جائے تو اٹھارہ ہزاری وہ تحصیل ہے جو انتہائی پسماندہ ہے۔ اس میں دو دریا ہیں اور تھل کا علاقہ ہے، دریاؤں کے درمیان علاقے کو کچی کا علاقہ کہا جاتا ہے لیکن جب کچی کا ذکر کیا جائے تو لوگ سمجھتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کچی کا علاقہ پسماندہ ترین علاقہ ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ اٹھارہ ہزاری کے ڈگری کالج کے لئے، کوٹ شاکر کے ڈگری کالج کے لئے، ان کے ہسپتالوں کے لئے، آبپاشی وہاں بہت اہم ہے کیونکہ وہاں دو دریا جہلم اور چناب ملتے ہیں۔ ہیڈ تریموں براج کی extension ہو رہی ہے جس کی ابتداء بھی آپ کے

دور میں ہوئی کیونکہ اس کی model studyاس وقت ہوئی جب آپ وزیر اعلیٰ تھے۔ اس پر کام ہو رہا ہے لیکن اس میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن پرfocus کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر ان کو focus نہ کیا گیاتو میں سمجھتا ہوں کہ extensionکا یہ منصوبہ جو کہ 10۔ارب روپے کا ہے اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا۔ اٹھارہ ہزاری تریموں براج سے لے کر گڑھ مہاراجاتک اگر بند نہ بنائے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں دو شوگر ملیں ہیں اٹھارہ ہزاری سے گڑھ مہاراجاتک لاکھوں لوگ سیلاب کی وجہ سے تباہ و برباد پہلے ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں یہاں وزیر خزانہ اور وزیر آبپاشی تشریف رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری ان سے التماس ہے کہ اس منصوبے کوrevise کرکے اٹھارہ ہزاری تریموں سے لے کر گڑھ مہاراجاتک بند کیextensionکی جائے۔ اس سے نہ صرف لاکھوں لوگوں کو فائدہ ہوگا بلکہ وہاں کے غریب کسانوں کو فائدہ ہوگا اور جو جھونپڑیوں اور کچے مکانوں میں بیٹھے ہیں ان کو فائدہ ہوگا کیونکہ جب سیلاب آتا ہے توان بے چاروں کی تباہی ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا علاقہ پسماندہ علاقہ ہے وہاں ٹی ایچ کیو کی حالت خستہ ہے۔ میری وزیر خزانہ اور وزیر صحت سے گزارش ہے کہ اٹھارہ ہزاری کے ٹی ایچ کیو کے فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔ میں اس حوالے سے مطمئن ہوں کہ اس بجٹ میں تمام چیزوں کوfocus کیا گیا ہے۔ میں اس پر گورنمنٹ کا مشکور ہوں لیکن میرا فرض بنتا ہے کہ جہاں کمی ہے بطور ممبر پی پی۔125اس کی نشاندہی کروں۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ نامساعد حالات میں پیش کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت، وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب اور عمران خان نیک نیتی کے ساتھ اس ملک کی بہتری کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ میں انہیں اس بجٹ کے حوالے سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان الفاظ کے ساتھ اجازت لیتا ہوں کہ جو معروضات آج اس ایوان میں پی پی۔125 کے حوالے سے پیش کی گئی ہیں ان کو ضرور مدنظر رکھا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں صرف بجٹ 19-2018 پر بات کروں گی۔

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پاکستان تحریک انصاف نے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے میں پہلا بجٹ پیش کیا۔ اس ملک کی economy کے جو حالات تھے ان نامساعد حالات کے باوجود 2026۔ارب روپے کا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ یہ بہت خوش آئند بات ہے۔ ہم نے اس بجٹ میں human development کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں اب خادم اعلیٰ کی بات کروں گی کہ یہ جب بھی بات کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے پچھلے دنوں اسمبلی کا جو حال کیا۔ یہ اپنی بات ایک دھیلے سے شروع کرتے ہیں تو they are right, they are absolutely right کہ ان بے چاروں نے کبھی ایک دھیلے کی کرپشن نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر! میں ابھی ان کی کرپشن کے جو facts بتاؤں گی وہ اربوں روپے پر محیط ہیں۔ میں سابقہ حکومت کے facts پر کچھ کام کر کے لائی ہوں کہ 36۔ارب روپے کی اسٹیٹ بنک کی طرف سے credit line تھی جو یہ ساری خرچ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد ابھی میرے بھائی فرما رہے تھے کہ چیک bounce ہوئے۔ انہوں نے 57۔ارب روپے کے چیک مختلف لوگوں کو دے دیئے جبکہ ان کو معلوم بھی تھا کہ خزانے میں ایک روپیہ تک موجود نہیں ہے لیکن اس کے باوجود 57۔ارب روپے کے چیک bounce ہوئے۔ یہ اس صوبہ کے چیک bounce ہوئے ہیں جسے انہوں نے 2008 میں 100۔ارب روپے surplus لیا تھا اور 2018 میں جب یہ اقتدار سے جاتے ہیں تو پنجاب کو 1100۔ارب روپے کا ٹیکہ لگا کر جاتے ہیں یعنی 1100۔ارب روپے کا خسارہ دے کر جاتے ہیں۔ انہوں نے اس کے بعد نہ صرف یہ کیا کہ بجائے یہ لوگوں کی فلاح کا کام کرتے یہ پنجاب کے ملازمین کے provident fund کے بھی پیسے کھا گئے جو ان لوگوں کی فلاح پر لگنے تھے۔ انہوں نے ان ملازمین کے 101۔ارب روپے بھی ہڑپ کر لئے تھے۔

جناب سپیکر! یہ جب بھی آتے ہیں تو طوطے اڑانے والے سرکس کے خادم اعلیٰ کہتے ہیں کہ میرا خاکی کوٹ ہے اس کو بیچ کر اس ملک کا خسارہ پورا کر لیں۔ انہوں نے سابق دور میں جتنے بھی بجٹ پیش کئے ان میں انہوں نے ہمیشہ اپنی خالی اور عام شہرت کے لئے یہ announce کیا کہ ہم نے وزیر اعلیٰ ہاؤس کا بجٹ کم کیا ہے لیکن سال کے وسط میں جا کر یہ اس کو چپکے سے revise کر کے almost double پر لے جاتے تھے۔ انہوں نے 16-2015 میں وزیر اعلیٰ ہاؤس کے

لئے 344 ملین کی budget allocation کی لیکن mid of the year revise کر کے 572 ملین کر دی جو almost double تھی۔ اس کے بعد 17-2016 میں وزیر اعلیٰ ہاؤس کے لئے 423 ملین کی budget allocation کی تھی جس کو انہوں نے پھر سال کے وسط میں almost double کر دیا تاکہ لوگوں کو پتا نہ چلے جو 721 ملین روپے تھا۔ اس کے بعد 18-2017 میں وزیر اعلیٰ ہاؤس کی 492 ملین کی budget allocation show کی اور اس کو revise کر کے 799 ملین کر دیا گیا۔ یہ تھے وہ ذرائع جس سے اس ملک کی معیشت کا جنازہ نکالا گیا۔

جناب سپیکر! ان کا شعبہ تعلیم پر سنجیدگی کا عالم یہ تھا کہ یہ تعلیم کا بجٹ پہلے زیادہ پیش کرتے تھے اور پھر mid of the year half cut کر دیتے تھے اور وہ بھی پورے خرچ نہیں کئے۔ ان کا ایجوکیشن پر focus دیکھیں کہ انہوں نے 15-2014 میں 38.2 بلین روپے رکھے جس کو revise کر کے 19 بلین روپے یعنی almost half کر دیا گیا اس پر بھی ظلم کی بات یہ ہے کہ ان کی ایجوکیشن کبھی priority تھی ہی نہیں کیونکہ یہ جانتے تھے کہ ایجوکیشن آئے گی تو لوگ ان کو کبھی ووٹ نہیں دیں گے۔ تعلیم کا بجٹ 19 بلین کا تھا جس میں سے انہوں نے 17 بلین خرچ کیا اور باقی پیسے ویسے ہی پڑے رہ گئے۔ اسی طرح انہوں نے ہر سال کیا جیسے اگلے سال انہوں نے 44 بلین رکھا اور اس میں سے 19 بلین cut کر کے کر دیا۔ اس کے بعد 17-2016 میں 63 بلین تھا اسے 40 بلین کر دیا۔ یہ ہمیشہ ایجوکیشن کے بجٹ میں کمی کرتے رہے اور اپنے expenditures بڑھاتے رہے۔ سابقہ حکومت جس طرح اس خزانے کا حال کر کے گئی ہے اس سے یہ واضح ہے کہ human development کبھی بھی ان کی priority نہیں تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتی ہوں کہ گزشتہ پانچ سالوں میں صحت پر انہوں نے 213۔ارب روپے لگائے اور infrastructure پر 680۔ارب روپے لگائے۔ اس میں priority یہ تھی کہ ایک طرف میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین تھی کیونکہ ان سے انہوں نے ارب ہا روپے کی کرپشن کرنی تھی اور دوسری طرف ہماری بیٹیاں سڑکوں پر بچوں کو جنم دے رہی تھیں۔ ہسپتالوں کی ایمرجنسی کے باہر یا ایک بیڈ پر dead body پڑی ہے اور دوسری طرف patient پڑا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے اس بجٹ میں چھوٹے کسانوں کی فصلوں پر جو انشورنس دی ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں کہ یہ بہت بڑی بات ہے کیونکہ جو ہمارے غریب کسان بھائی ہیں ان کے لئے یہ چیز life saving کے طور پر کام آئے گی۔ پتا نہیں خواتین کے لئے وقت کیوں کم کر دیا جاتا ہے ہم بات شروع کرتی ہیں تو announce ہو جاتا ہے کہ we are going to stop? میں یہ کہوں گی کہ ہماری economy ventilator پر تھی تو انشاء اللہ ہمارا اگلا بجٹ ہماری ideology and philosophy کو represent کرے گا جس میں ہم انشاء اللہ each and every sector کو cover کریں گے۔

جناب سپیکر! میں کہتی ہوں یہ بڑی اچھی بات ہے کہ خیبر پختونخوا میں 50 فیصد تک غربت میں کمی آئی ہے یہ international statistics ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ جو کہ یہاں پر موجود نہیں ہیں میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ خیبر پختونخوا میں ہیلتھ انشورنس کارڈ دیئے گئے ہیں۔ جیسے ابھی ایک بھائی بتا رہے تھے کہ یہ جھنگ میں دیئے جا رہے ہیں تو That is for everyone and that is not only for those districts اس میں پورے پنجاب کو cover کیا جائے گا تو یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ خادم اعلیٰ نے تمام failed projects دیئے ہیں جیسا کہ انہوں نے اورنج لائن ٹرین launch کی تھی اسی طرح کے باقی بھی failed منصوبہ جات تھے۔ یہ جس شہر میں بھی جاتے ہیں ان کو کہتے ہیں کہ ہم آپ کو میٹرو بس دیں گے تو لوگوں کو پتا نہیں کہ ایک میٹرو بس لینے کا نقصان کیا ہے؟ ہمارے ہمسایہ ملک کے شہر دہلی کی میٹرو بس میں روزانہ 28 لاکھ مسافر سفر کرتے ہیں، اس کا فاصلہ 190 کلو میٹر ہے اور اس کا سالانہ خسارہ ایک ارب 63 کروڑ روپے ہے لیکن اب آپ خادم اعلیٰ کی میٹرو اعلیٰ کا حال سنیں کہ مسافروں کی تعداد صرف 2 لاکھ فاصلہ 30 کلو میٹر اور 2۔ارب 25 کروڑ روپے کا خسارہ ہے تو ایک غریب ملک کس طرح اتنے بڑے خسارے کا متحمل ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے اپنی speech wind up کروں گی ہم یہاں پر پبلک نمائندہ ہونے کی حیثیت سے بیٹھے ہیں اور جن لوگوں کے لیڈر بن کر ہم یہاں پر بیٹھے ہیں مجھے لگتا ہے ان میں سے 61 فیصد ایسے لوگ ہیں جو کہ 2 ڈالر سے کم کی آمدن میں زندگی گزار رہے ہیں اور اتنی کم آمدنی میں اس مہنگائی کے دور میں زندگی بسر کرنا کتنا مشکل ہے اس کا ہم بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری نظر میں عوام کا نمائندہ ہونا سب سے بڑا privilege ہے وہ اس لئے کہ یہ اتنے بڑے اعزاز کی بات ہے جو کسی جرنیل، میڈیا ہاؤسز، بزنس مین یا کسی بھی صنعتکار کی قسمت میں نہیں ہوتی لیکن شرط یہ ہے کہ جب ہم عوامی نمائندے بن جاتے ہیں تو ہمارے پیسے ریڑھی بان، فالودہ فروش اور رکشے والوں کے اکاؤنٹس سے نہ ملیں تب مزہ ہے۔ جب صاف پانی کی بات کی جائے تو مینجمنٹ کمپنی، 2 روپے کی روٹی، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم، میٹرو بس کی انکوائری کی تو۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! تو ہم چیخیں مارنا نہ شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کی ہے آخر میں اس دعا کے ساتھ کہ جو ذمہ داری ہم لے کر اس ایوان میں آئے ہیں اس کو پورا کریں۔ جمہوریت کو قائم رکھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ:

Free and fair election, transparency and no corruption.

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب راجہ یاور کمال خان اپنی تقریر کریں۔

راجہ یاور کمال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے اس انتہائی اہم بجٹ اجلاس میں مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ جب یہ ملک انٹرنیشنل ٹاسک فورس اور فنانشل ٹاسک فورس کی گرے لسٹ میں تھا اور fiscal deficit ہونے کے باوجود ان نامساعد حالات میں اتنا متوازن بجٹ پیش کیا گیا تو اس کے لئے میں معزز وزیر خزانہ اور ان کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن میں ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ متوازن بجٹ تو ضرور ہے لیکن یہ بہت بہتر بھی ہو سکتا تھا۔ انہوں نے ایجوکیشن اور ہیلتھ کے حوالے سے بجٹ میں رقم زیادہ تو رکھی ہے لیکن یہ کہا گیا کہ جنوبی پنجاب زیادہ پسماندہ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ 10 سال جو حکومت رہی اس ڈاکو اعلیٰ نے پنجاب کا بیڑا غرق کر دیا۔ ہمارے علاقے میں جو دیہات تھے وہ بھی ان 10 سالوں میں پسماندہ ہو چکے ہیں ان کو چاہئے کہ ہمارے علاقوں کی طرف بھی توجہ دیں۔ ہمارے پاس THQs نہیں ہیں اگر ہمارے RHCs کو modern RHCs میں بدل دیا جائے تو اس طرح حکومت پر بوجھ بھی نہیں آئے گا اور ہماری تحصیلوں کے مسئلے بھی حل ہو جائیں گے پھر وہاں پر آپریشن تھیٹر بھی operational ہوگا اور سپیشلائزڈ سرجن بھی وہاں پر بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ صحت کے حوالے سے صرف جنوبی پنجاب کو سامنے رکھ کر ترقیاتی پالیسی نہ بنائی جائے۔ ہمارے ہاں بہت پسماندگی ہے کیونکہ انہوں نے 10 سالوں میں تمام بجٹ اٹھا کر تخت لاہور کو concrete jungle بنانے کے لئے لگا دیا۔ آج بنچز خالی ہیں اور اپوزیشن یہاں پر نہیں آتی بلکہ باہر ہی سرکس لگاتی ہے۔

جناب سپیکر! یقین جانئے کہ ان کو بھی پتا ہے یہ اس لئے یہاں پر شور ڈالتے اور غیر اخلاقی گفتگو کرتے ہیں کہ ان کو 10 سالوں میں بولنے کا موقع نہیں ملا۔ ان کی direction ہے کہ یہ ہاؤس میں آکر شور ڈالیں۔

جناب سپیکر! ان کو یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ مسلم لیگ (ن) والے ہمیشہ باہر جا کر کہتے ہیں کہ ووٹ کو عزت دو کیونکہ ہم غریبوں کے ساتھ ہیں تو یہ بجٹ آپ، میرے اور نہ ہی یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران تشریف فرما ہیں ان کے لئے ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کے لئے تھا۔ اگر ان کو غریبوں کا درد اور پنجاب کا خیال ہوتا تو وہ کم از کم آج اس بجٹ بحث میں حصہ لینے کے لئے یہاں پر ضرور تشریف لاتے۔ یہاں نہ آکر انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کو پنجاب کی ترقی اور پنجاب کی عوام سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ ان کو تو صرف اپنے لیڈروں کی لوٹی ہوئی دولت کو چھپانے کی ہمدردی ہے اگر یہ ان سے اتنے ہی مخلص تھے تو یہاں آکر وہ اس طرح دھینگا مشتی نہ کرتے۔ جہاں ان کا ڈاکو قید ہے وہاں یہ جاتے ہی نہیں ہیں اور وہاں ان سے احتجاج ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی گزارش کروں گا کہ یہاں پر جو تحریک استحقاق پیش ہوئی اور پورے ہاؤس نے کہا کہ ہم اس تحریک کے حق میں ہیں اور ہمارے لاء منسٹر صاحب جو کہ بہت جہاں دیدہ شخصیت ہیں نے اس پر بڑی مفصل گفتگو بھی کی۔ میں یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران تشریف فرما ہیں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ 16-اکتوبر 2018 کا قصہ نہیں ہے بلکہ پہلے دن جب حلف برداری کی تقریب ہوئی تب سے لے کر 16 تاریخ تک انہوں نے یہاں پر تماشا لگائے رکھا اور جو غیر اخلاقی اور غیر پارلیمانی گفتگو ہوئی اس کے دوران آپ نے جس طرح restraint اور بردباری کا مظاہرہ کیا اور جس طرح آپ نے اس ہاؤس کو چلایا تو میں اس ہاؤس کے توسط سے چاہوں گا کہ ہم سب آپ کو اس بات پر خراج تحسین پیش کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ نے یہ ثابت کیا کہ آپ ایک بردبار، وضع دار اور صحیح معنوں میں speakership کے اہل تھے۔ کل ہم اپوزیشن لیڈر صاحب کی ٹی وی پر گفتگو سن رہے تھے وہ چیخ

چیخ کر کہہ رہے تھے کہ ہمارے ووٹ چوری ہو گئے تو ان کے ووٹ چوری نہیں ہوئے۔ آج میں اس ایوان میں کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ قانون یا حالات اس بات کی اجازت دیں آپ کا دوبارہ الیکشن ہو تو میں اپوزیشن لیڈر صاحب کو چیلنج کرتا ہوں تو اب آپ کے لئے 221 نہیں بلکہ 321 ووٹ ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آخر میں اپنے ان خالی بنچز کی اپوزیشن کو ایک شعر نذر کرتا ہوں:

ادب کا تقاضا ہے ورنہ سوچو تو میر
جو سن سکتا ہے وہ بول بھی سکتا ہے

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ زینب عمیر بات کریں۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اب محترمہ نیلم حیات ملک اپنی بات کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنی اور معزز ایوان کی طرف سے ملکی وقار کو داؤ پر لگائے بغیر سعودی عرب کے کامیاب دورے پر اپنے چیئرمین اور وزیراعظم عمران خان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بجٹ کے حوالے سے ہمارے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ صوبہ پنجاب کی معاشی بحالی کی طرف یہ بجٹ ایک اہم قدم ہے۔ یہ پہلا بجٹ ہے جس میں اعداد و شمار کا گورکھ دھندا نہیں رکھا گیا۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے اخراجات میں بھی ایک چوتھائی کمی کی گئی ہے، پروٹوکول کے اخراجات کو کم کیا گیا ہے اور ملکی خزانے پر دباؤ بھی کم کیا گیا ہے۔ اس بجٹ میں امراء پر ٹیکس کا بوجھ ڈال کر غریب کو ریلیف دیا گیا ہے جو کہ پی ٹی آئی کا ایک ایجنڈا بھی تھا۔ آئندہ بجٹ میں ہمیں اپنی گورنمنٹ سے پوری امید ہے کہ غریبوں کو مزید ریلیف ملے گا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ مجھے متعلقہ منسٹر صاحب سے ایک گزارش بھی کرنی ہے جس کے حوالے سے میں چھوٹا سا مسئلہ پیش کروں گی۔ جہاں پر قبضہ گروپوں سے بہت سی زمینوں کو واگزار کروایا جا رہا ہے وہاں پر میری چھوٹی سی request ہے کہ غریب لوگ جو پچھلے 30 سال سے مارے مارے پھر رہے تھے اُن کے پاس روزی روٹی کا کوئی بندوبست نہیں تھا کیونکہ سابقہ حکومتیں ان کا بجٹ اور سارے ٹیکسوں کے پیسے لندن کے فلیٹوں میں لے جا کر رکھ دیتے تھے اس لئے غریبوں کو جہاں پر بھی روزگار کا موقع ملا انہوں نے کام شروع کیا یعنی کسی غریب نے ریڑھی لگا لی تو کسی

نے چھابڑی لگالی۔ میں یہ بات اس لئے کر رہی ہوں کیونکہ میرا ایک مفت سکول ہے جسے میں ایک slum area میں چلاتی ہوں اس لئے وہاں کے خاندانوں سے میرا رابطہ ہے وہاں پر چھابڑی فروشوں، رنگ سازوں اور maids کے بچے ہیں۔ جب مجھے پتا چلتا ہے کہ اُن کا کاروبار وہاں سے اٹھا دیا گیا ہے اور اُن کے گھر میں چولہا نہیں جل رہا تو میں متعلقہ وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گی کہ پہلے اُن کو مناسب جگہ دی جائے پھر اُن پر ہاتھ ڈالا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس بجٹ کا ایک بڑا قدم یہ ہے کہ 48۔ارب روپے کی رقم surplus کے طور پر ملک کو درپیش ہنگامی بحران سے نپٹنے کے لئے رکھی گئی ہے جس کا پہلے کبھی خیال نہیں کیا گیا۔ معزز ایوان کو معلوم ہے کہ 90 لاکھ بچے سکول سے باہر ہیں جبکہ موجودہ حکومت نے 373۔ارب روپے کا بجٹ ایجوکیشن کے لئے رکھا ہے جو گزشتہ بجٹ سے 28۔ارب روپے زیادہ ہے۔ ہماری حکومت معاشی بحران کے باوجود تعلیم کو اوّلین ترجیح دینے جا رہی ہے مثلاً کالجز کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ماڈل کالجز بنانے کا اعلان کیا گیا ہے اور اس مالی سال میں شمالی، جنوبی اور وسطی پنجاب میں تین اعلیٰ معیار کی یونیورسٹیوں کے لئے feasibility study کروائی جا رہی ہے۔ بجٹ کے معیاری ہونے کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ پچھلے سال صحت کے لئے 8 فیصد بجٹ رکھا گیا تھا جبکہ اس دفعہ 14 فیصد بجٹ رکھا گیا ہے اور یہ عوام دوست بجٹ ہونے کا ثبوت ہے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ سرکاری محکموں کے سربراہوں کو کہا گیا ہے کہ مہینے میں کم از کم دو دفعہ پنجاب کے کم ترقی یافتہ علاقوں کا دورہ کر کے عوام کے مسائل معلوم کریں۔

جناب سپیکر! بجٹ میں ایک انقلابی قدم زراعت کے حوالے سے بھی اٹھایا گیا ہے کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی میں زراعت ایک ریڑھ کی ہڈی کا کام کرتی ہے۔ کسانوں کی خوشحالی کے لئے گزشتہ حکومت میں 81۔ارب 30 کروڑ کی رقم مختص کی گئی تھی جبکہ اب 93۔ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے جو کہ ملک کی ترقی پر خرچ کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں آخر پر یہ کہوں گی کہ ہماری حکومت سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ جن جن مدوں میں یہ بجٹ مختص کیا گیا ہے ہم نہایت ہی ایمانداری اور خدا کو حاضر ناظر جان کر عوام کا پیسا عوام کی فلاح پر خرچ کریں گے نیز ہم اپنے چیئرمین اور وزیراعظم جناب عمران خان کے وژن کو آگے بڑھاتے ہوئے اُن کی عزت کا خیال بھی رکھیں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب جاوید کوثر!

جناب جاوید کوثر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آج آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اس معزز ایوان میں بجٹ پر بات کر سکوں۔ میں چونکہ پہلی دفعہ اس ایوان میں منتخب ہو کر آیا ہوں تو میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی یہاں پر بیٹھیں گے، ہمارے بجٹ پر تنقید کریں گے اور ہمیں بتائیں گے کہ ہم نے اس بجٹ میں کیا کیا نقائص چھوڑے ہیں لیکن یہ دیکھ کر ہمیں بڑا ہی دکھ ہوا کہ انہوں نے بجٹ پر حصہ لینے کی بجائے ایوان کے تقدس کو پامال کیا اور ایوان سے بھاگنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی جو کہ انتہائی دکھ کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے معزز وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بڑا متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔ انہوں نے صحت اور تعلیم کے شعبے پر خصوصی توجہ دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم اور صحت کے لئے جو بجٹ رکھا گیا ہے اس کے استعمال سے انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب میں صحت اور تعلیم کا نظام بہتر ہوگا۔ میں منتخب ہونے کے بعد اپنے حلقہ پی پی۔8 گوجر خان کا دَورہ کرتے ہوئے سکولوں میں گیا، کالجوں میں گیا، BHUs اور THQ ہسپتال میں گیا تو میں نے وہاں پر سوائے بربادی اور تباہی کے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ جنہوں نے اس صوبے پر دس سال مسلسل حکومت کی انہوں نے ان شعبوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

جناب سپیکر! میں جس سکول میں گیا ہوں وہاں پر اساتذہ نہیں ہیں، جس BHU میں گیا ہوں وہاں پر ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف نہیں ہے، جس کالج میں گیا ہوں وہاں پر سٹاف نہیں ہے اور اس کے علاوہ گوجر خان کے THQ ہسپتال میں کوئی سپیشلسٹ ڈاکٹر موجود نہیں ہے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شعبوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے 2005 میں گوجر خان کا دَورہ کیا تھا تب آپ نے ٹراما سنٹر کا سنگ بنیاد رکھا جس کی 2008 میں بلڈنگ مکمل ہوئی۔ (ن) لیگ کی حکومت میں خادمِ اعلیٰ کہتے تھے کہ ہم نے صحت اور تعلیم پر بڑی توجہ دی ہے لیکن چونکہ اس THQ ٹراما سنٹر پر آپ کی تختی لگی ہوئی تھی اس لئے انہوں نے پورے دس سال اس ٹراما سنٹر کو functional نہیں کیا۔ آپ کی موجودگی میں میری وزیر خزانہ اور وزیر صحت سے یہ التماس ہے کہ ٹراما سنٹر کو functional کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ تعلیم کے شعبہ کے لئے 2002 میں گوجر خان میں جی ٹی روڈ پر یونیورسٹی بنانے کے لئے تقریباً 900 کنال اراضی acquire کی گئی تھی لیکن آج تک وہ یونیورسٹی بھی نہیں بن سکی لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ گوجر خان کے لئے یونیورسٹی کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔

جناب سپیکر! تیسری چیز یہ کہ THQ ہسپتال کو upgrade کیا جائے، میرے حلقہ میں دو نشان حیدر ہیں کیونکہ سب سے زیادہ ہمارے لوگ یورپ میں مقیم ہیں جو اربوں روپے کا زر مبادلہ بھیجتے ہیں لیکن اُن کے لئے صحت اور تعلیم کی کوئی بنیادی سہولت موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا صرف اور صرف یہ مطالبہ ہے کہ میرے حلقے میں صحت اور تعلیم کے شعبوں پر رقم خرچ کی جائے بجائے اس کے کہ روڈز اور گلی نالوں کی سیاست کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ ضرورت تعلیم اور صحت کی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ گوجر خان پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے کیونکہ اس سے چھوٹی چھوٹی تحصیلیں بھی ضلع بن چکی ہیں لہٰذا گوجر خان کو بھی ضلع کا درجہ دیا جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے قصبے دولتانہ کو بھی تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ اگر یہ مطالبے مان لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے گوجر خان میں بڑی تبدیلی آئے گی اور بہتری ہوگی۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ کو اور معزز وزیر خزانہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس دن ہنگامہ آرائی ہو رہی تھی اور افراتفری پھیلائی جا رہی تھی تب آپ نے بڑے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاؤس کو conduct کیا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ سیمی گل خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں محترمہ عابدہ بی بی!

محترمہ عابدہ بی بی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنی پنجاب حکومت اور معزز وزیر خزانہ کو بہت بہت مبارکباد دیتی ہوں کہ ان بُرے حالات کے اندر جب پچھلی حکومت کی کرپشن، ناقص پالیسیوں اور بے شمار خسارے کے ساتھ انہیں حکومت ملی اس کے باوجود انہوں نے اتنا اچھا عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ جیسا کہ ہمارے عوام دوست بجٹ میں سے 373۔ ارب روپے کا بجٹ تعلیم کے لئے رکھا گیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ہی مبارکباد کی بات ہے۔ ان حالات میں جناب عمران خان کا جو نظریہ تھا کہ جب ہماری حکومت ہو گی تو آتے ہی ہم تعلیم کے اوپر ایمرجنسی لگائیں گے اور تعلیم کے اوپر focus کیا جائے گا تو تعلیم کے اوپر focus کیا گیا ہے۔ 1284۔ ارب روپے صحت کے لئے رکھے گئے، 20۔ ارب 50 کروڑ روپے صاف پانی کے لئے رکھے گئے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میرا تعلق پی پی۔6مری سے ہے۔آپ کو اور تمام لوگوں کو معلوم ہے کہ پی پی۔6مری پنجاب کا بہت ہی اہم area ہے۔ میں وہاں کی حالت بتانے سے پہلے سب کو یہ بھی یاد کرادوں کہ میں جس علاقے کا ذکر کرنے جارہی ہوں وہ کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے کہ ہم پہلے پارلیمنٹیرین ہیں جو یہاں پر آئے۔ جناب شاہد خاقان عباسی وزیراعظم پاکستان رہے لیکن تب بھی ہماری حالت زار یہی رہی۔ شاہد خاقان عباسی صاحب کو وہاں پر لوگوں نے reject کر دیا جس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں نے کہا کہ آپ تو وزیراعظم تک بن گئے اور اس سے آگے کیا عہدہ ہوگا مگر ہماری حالت پھر بھی نہیں بدل سکی۔

جناب سپیکر! ہمارے سکولوں کی حالت بہت خراب ہے۔ میں شروع کرتی ہوں یونین کونسل انگوری سے کہ جب سے میں پیدا ہوئی ہوں تو وہاں موضع مینگل کے اندر ایک پرائمری سکول دیکھ رہی ہوں۔آپ یہاں سے idea لگا سکتے ہیں کہ ہمارے اتنے بڑے بڑے سیاستدان ان اسمبلیوں میں آئے لیکن اس سکول کی حالت نہیں بدلی۔ اس سکول کی حالت زار جاکر دیکھیں کہ وہاں صرف تین کمرے بنے ہوئے ہیں اور اس وقت ہمارے بچے ان کمروں میں بیٹھ کر نہیں پڑھ رہے کیونکہ وہ عمارت گرنے والی ہے۔ پچھلی حکومتوں کو بار بار یہاں پر یاد کروایا گیا اور لوگوں نے request بھی کی کہ یہ عمارت گرنے والی ہے۔آپ کو پتا ہے کہ وہاں کا موسم چونکہ بہت سخت ہوتا ہے اور پرائمری کلاس کے چھوٹے معصوم بچے کمروں سے باہر بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سکول کے علاوہ بھی اگر آپ دوسرے سکولوں میں جائیں، مٹی سکول میں جائیں، کروٹ سکول میں جائیں یا پورے پی پی۔6 کے سکولوں میں جائیں تو کسی سکول کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔ صرف ووٹ لینے کے لئے لوگوں کو کہا گیا کہ سکول کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے، لیکن اپ گریڈ نہیں کیا گیا کیونکہ ہمارے علاقے میں جنگل ہوتا ہے، ہماری بچیاں اور چھوٹے چھوٹے بچے دو، دو گھنٹے پیدل چل کر سکولوں میں جاتے ہیں۔ ہمارے پاس سڑکیں نہیں ہیں، پہاڑی علاقہ ہے، سخت علاقہ ہے، سخت موسم ہے اور سکولوں کی جو حالت ہے، جن سکولوں کا میں آپ کو بتا رہی ہوں وہاں بہت سے ایسے سکول ہیں جن کے سامنے سے پانی گزر رہا ہے اور سردیوں کے موسم میں ہمارے بچے اس ٹھنڈے پانی سے گزر کر سکول میں جاتے ہیں اور کمروں کے باہر بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس کوئی کالج موجود نہیں ہے اور صرف مری میں ایک ڈگری کالج ہے۔ مری سے ملحقہ دور دراز کے علاقوں اور گاؤں کے بچے اس کالج میں نہیں جا سکتے اور خاص طور پر بچیاں نہیں جا سکتیں کیونکہ ہمارے علاقے کے لوگ پردہ کرتے ہیں اور بچیوں کو اتنی دور جنگلوں میں سے گزر کر جانا پڑتا ہے تو وہاں پر بچیوں کو نہیں بھیجتے۔ حالات آپ کے سامنے ہیں کہ وہاں پر جگہ جگہ قبضہ مافیا کے لوگ کلاشنکوف لے کر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہماری بچیاں ڈر کے مارے کہیں دور جا کر پڑھ نہیں سکتیں۔ اگر ہم پر مہربانی کی جائے کہ اس بجٹ کے اندر ہمیں کوئی کالج بنا کر دیئے جائیں اور ہمارے سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا جائے تو یہ نہایت ہی مہربانی ہو گی کیونکہ جناب عمران خان کا ہمیشہ سے یہ نعرہ رہا ہے اور ہم تمام خواتین پندرہ پندرہ، بیس بیس سال سے جناب عمران خان کے ساتھ صرف اس مقصد کے لئے ڈٹ کر کھڑی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا تو عوام کے لئے کام کریں گے تو آج ہماری حکومت آ گئی ہے تو ہم اپنے لوگوں کے لئے کچھ کر دکھائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں صحت کے متعلق بات کرتی ہوں کہ بہت سے بھائیوں نے یہاں پر بات کی کہ ان کے علاقوں میں بنے ہسپتالوں میں 20 یا 30 بیڈ ہیں تو جن کے پاس کوئی ہسپتال ہی نہیں، جن کے پاس کوئی ڈسپنسری ہی نہیں اور پورے گاؤں کے لئے بنے ہسپتال میں اگر کسی کو ایک pain killer دوائی چاہئے جو نہیں ملتی تو آپ بتائیں کہ ایسے میں اگر کوئی خاتون زچگی کی حالت میں ہو تو وہ کہاں جائے گی؟ ہمارے مریضوں کو آج کے اس دور میں بھی چارپائیوں پر لٹا کر سر پر اٹھا کر بہت دور تک لایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے سارے points آ گئے ہیں اس لئے اب آپ wind up کر دیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق بہت پسماندہ علاقے سے ہے اس لئے میری آپ سے request ہے کہ میری پوری بات سنی جائے۔ ہمارے سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے، وہاں پر جو ہسپتال اور ڈسپنسریاں بنی ہوئی ہیں انہیں اپ گریڈ کیا جائے۔ پہلے بھی آپ کو یاد کروایا کہ 3۔ارب روپے سے bulk water کا پروگرام آپ کے زمانے میں شروع کیا گیا تھا جس پر ایک کرپٹ حکومت نے توجہ نہیں دی اور وہ 3۔ارب روپے ضائع ہو رہے ہیں کیونکہ پانی کے پائپ زنگ آلود ہو رہے ہیں اور مشینری بھی زنگ آلود ہو رہی ہے جس کی وجہ سے ہمارا پیسا ضائع ہو رہا

ہے۔ یہ پروگرام نہ صرف مری بلکہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاقوں میں پانی کی کمی کو پورا کرے گا۔ میری آپ سے پُرزور اپیل ہے کہ اس پروگرام کو مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے لوگوں کو جان بوجھ کر پسماندہ رکھا گیا ہے۔ ایسا نہیں تھا کہ اس اسمبلی میں کوئی لیڈر بولنے والا نہیں تھا بلکہ بولنے والے لیڈر بھی تھے اور سب کچھ تھا مگر انہیں جان بوجھ کر پسماندہ اس لئے رکھا گیا تاکہ وہ ہمیشہ ان پڑھ رہیں، جاہل رہیں اور انہی لوگوں کو ووٹ دیتے رہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو سب سے زیادہ وقت دیا گیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! ایک بہت ہی اہم نکتے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! باقی آپ لکھ کر دے دیں ناں۔ ہم آپ کا لکھا ہوا وزیر خزانہ کو دے دیں گے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! سب سے زیادہ وقت آپ کو ملا ہے۔ آپ کا ایک منٹ پندرہ پندرہ منٹ کا لگ رہا ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ میں بات مکمل کر لوں گی۔

جناب سپیکر: چلیں، اچھا ایک منٹ میں wind up کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! وہاں پر ہاؤسنگ سوسائٹیاں بن رہی ہیں چونکہ لوگ غریب ہیں اور ان کے بچے بے روزگار ہیں تو ان کے ہاتھوں میں کلاشنکوفیں دی جاتی ہیں اور بچوں کو نشہ دیا جاتا ہے جس سے ہماری نوجوان نسل خراب ہو رہی ہے تو میری آپ سے request ہے کہ اس پر بھی نظر ثانی کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں آپ کی مشکور ہوں کہ لگ رہا تھا کہ شاید آج بھی موقع نہ ملے اور میں آج بھی اپنے ان لوگوں کی نمائندگی کرنے سے محروم رہ جاؤں جن کی بہت ساری امیدوں کا ہم لوگ حکومت میں آنے کے بعد مرکز بن گئے۔ میں دوبارہ سے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مالی سال 2018-19 کے سالانہ بجٹ پر بات کرنے کا موقع

فراہم کیا۔ پاکستان تحریک انصاف نے پنجاب کی تاریخ میں پہلا تاریخ ساز بجٹ پیش کیا ہے اور میں اس تاریخ ساز کارنامے پر وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے ان نامساعد حالات میں جب اس صوبے کو بنجر، ویران اور اس کے خزانے کو بالکل خالی کر کے چھوڑ دیا گیا تو انہوں نے 2026۔ارب روپے سے زائد کا بجٹ پیش کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سوشل ویلفیئر ایک اہم شعبہ ہے جسے فعال بنانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ یہ ادارہ اپنے اختیارات کو عوام کی فلاح کی خاطر بہتر طور پر بروئے کار لا سکے اور اس کے قیام کا مقصد حاصل ہو سکے۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو قائم کئے گئے اور اس کے بعد اس ادارے کو فراموش کر دیا گیا۔ بہت ساری وجوہات میں سے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور جبری چائلڈ لیبر لئے جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ ادارہ اپنے اہداف حاصل نہیں کر سکا۔ اس ادارے کو فعال بنانے اور check & balance رکھنے کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! دارالامان جیسا ادارہ بھی توجہ کا طالب ہے جہاں خواتین خود کو غیر محفوظ محسوس کرتی ہیں اور انہیں ہراساں کیا جاتا ہے تو وہاں پر عملے کی تبدیلی اور تربیت کو یقینی بنا کر اس ادارے کو مضبوط کیا جائے تاکہ بے سہارا خواتین کو ایسی چھت میسر آ سکے جہاں وہ خود کو محفوظ سمجھیں۔ اس بجٹ میں ایجوکیشن کے لئے ایک خطیر رقم مختص کی گئی جو انشاء اللہ و بلا شبہ صوبہ پنجاب کے تعلیمی و تدریسی میدان میں روشنی اور جگمگاہٹ کا باعث بنے گی۔

جناب سپیکر! آئے روز بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے case سامنے آرہے ہیں جن کی روک تھام کی بہت اشد اور ہنگامی بنیادوں پر ضرورت ہے۔ کیا اسلامی اور فلاحی معاشرے کا دعویٰ کرنے والی قوم کے لئے یہ ایک بہت بڑا المیہ اور سوالیہ نشان نہیں ہے؟ بحیثیت قوم ہمیں شرم آنی چاہئے کہ ہمارے معصوم بچے درندوں کے شر سے محفوظ نہیں ہیں۔ درسگاہیں جہاں بچے تعلیم پاتے ہیں، کھیلوں کے میدان جہاں بچے کھیلتے ہیں، کارخانے جہاں یہ معصوم child labour کرتے ہیں اور گلی کوچے جہاں سے یہ جانیں گزر کر اپنے گھروں کو جاتی ہیں، کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں پر بچے محفوظ ہیں یہ جانور ہر جگہ پر گھات لگا کر ان فرشتوں کا شکار کرتے ہیں۔ ہم پر لازم ہے اور یہ فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں کو وہ اعتماد دیں کہ بچے بغیر کسی خوف اور ڈر کے ہر جگہ آزادی سے گھوم پھر سکیں۔

جناب سپیکر! سپیشل بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیناوقت کی اہم ضرورت ہے۔ صحت کے شعبہ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، گندا اور مضر صحت پانی ہماری جان کا دشمن بن گیا ہے، ہر شہر اور گلی کوچوں میں کالے یرکان کے مریضوں کی تعداد میں خوف ناک حد تک اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جو بہت ہی alarming ہے۔ گزشتہ حکومت نے پنجاب میں صاف پانی کا منصوبہ شروع کیا جس سے صرف چند مگر مچھ ہی اپنا پیٹ بھر سکے قوم محروم کی محروم ہی رہ گئی اور گزشتہ حکومت نے کرپشن کی عبرت آمیز مثال قائم کر دی۔

جناب سپیکر! ہم بڑھکیں نہیں مارتے، ہم دعوے نہیں کرتے، ہم جھوٹ نہیں بولتے، منافقت اور اقتدار کے حصول کی سیاست نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف کام اور ملکی ترقی پر یقین رکھتے ہیں ہمارے دھرنے نے عوام کو آگاہی دی ہے

شکوہ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

جناب سپیکر! اس بجٹ کی منصفانہ تقسیم ہر شعبہ میں ایک بہترین مثال ہے اگر اتنے اقدامات کے بعد بھی اپوزیشن جو آج یہاں پر موجود نہیں ہے اور ہم خالی بنچز کو دیکھ رہے ہیں وہ اگر خوش نظر نہیں آتے یا اُن کو کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی تو کیا انہیں اپنی کارکردگی بھول گئی ہے جب وہ عرصہ دراز تک حکومت میں رہے۔ ماضی قریب کی چند مثالیں قند مکرّر کے طور پر پیش کرتی ہوں۔ میٹرو بس سروس کا منصوبہ بے قاعدگیوں سے اٹا ہوا ہے، راولپنڈی میٹرو بس سروس نے راولپنڈی اور اسلام آباد کا حلیہ بگاڑ دیا مگر فوائد اپنے ہدف کے قریب تک نہ پہنچ سکے اور نج لائن ررین سروس نے 1.6 بلین ڈالرز کا قرض قوم کے سر پر چڑھا دیا ہے وہ قوم جو پہلے ہی قرضے کی دلدل میں گردن تک دھنسی ہوئی ہے۔ اتنا قیمتی منصوبہ شروع کرنے سے پہلے کیا کسی شخص نے Cost Benefit Analysis کیا تھا، کیا کسی نے زحمت کی تھی کہ اس منصوبہ کا internal rate of return یعنی IRR نکالا جائے اور کیا میٹرو صرف لاہور میں چلے؟ گوجرانوالہ، شکر گڑھ، گجرات، نارووال، سیالکوٹ tax pay کریں اور میٹرو سروس صرف لاہور میں اور وہ بھی خسارے میں جائے۔

جناب سپیکر! اپوزیشن نے تہیہ کر لیا ہے بلکہ قسم کھائی ہے کہ ہماری حکومت کی ہر قدم کی نفی کی جائے گی خواہ یہ اقدام صوبے اور قوم کے مفاد میں ہی کیوں نہ ہو ان کے اس بیمار ذہنی رویے پر صرف غالب کا ایک شعر پیش کر سکتی ہوں:

ہر اک بات پر کہتے ہو تم کہ "تو کیا ہے"
تمہیں کہو یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ نئے نعرے کے ساتھ "تبدیلی زندہ باد پاکستان پائندہ باد۔"

جناب سپیکر: جی، رئیس نبیل احمد!

رئیس نبیل احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے گزارشات پیش کرنے کا موقع دیا۔ ساؤتھ پنجاب شروع سے محرومیوں کا شکار رہا ہے لیکن ہم اس دفعہ بڑے خوش تھے کہ ہمارے معزز وزیر خزانہ ساؤتھ پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے وزیر اعلیٰ بھی ساؤتھ پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بجٹ دیکھنے کے بعد، بجٹ بک پڑھنے کے بعد مجھے بڑی تکلیف اور غم ہوا کہ ساؤتھ پنجاب کو پھر سے محرومی کی طرف دھکیلا گیا ہے، معزز وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر میں تنقید تو بہت کی کہ گزشتہ حکومت نے ناقص پالیسیاں بنائیں۔

جناب سپیکر میں معزز وزیر خزانہ سے یہ پوچھتا ہوں کہ انہوں نے جو صوبہ محاذ کی آواز اُٹھائی تھی، صوبہ محاذ کا نام لیا اس ایوان میں بھی پہنچے اِنہوں نے ساؤتھ پنجاب کے لئے اس بجٹ میں کیا رکھا ہے؟ میں اگر اپنے حلقے کی بات کروں میں ایک بڑے پسماندہ علاقے اور حلقے سے تعلق رکھتا ہوں اور ہمارا حلقہ بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ پچھلی حکومت نے بھی ہمیں ہمیشہ کسی بھی ترقیاتی بجٹ کا حصہ نہیں دیا یہ تیسری دفعہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی سے میرے خاندان کو اس حلقے کی نمائندگی کا موقع مل رہا ہے اور ہم اس امید کے ساتھ تھے کہ معزز وزیر خزانہ ہمیں ضرور حصہ بھی دیں گے اور ہمارے ساتھ مشاورت بھی کریں گے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چاہئے ہم اپوزیشن میں ہیں لیکن جو ہمارے حلقے کے لوگ ہیں وہ بھی پاکستانی ہیں، وہ بھی ٹیکس دیتے ہیں اور اُسی ٹیکس سے یہ بجٹ بنایا جاتا ہے میرے حلقے کے لوگوں کو بھی بنیادی سہولیات دینا ان کا right بنتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر! میرے حلقے میں ایسی جگہیں موجود ہیں جہاں پر وہاں کے لوگ ہیپاٹائٹس جیسے مرض میں مبتلا ہیں، ہسپتالوں جیسی بنیادی سہولیات موجود نہیں ہیں، کئی ایسی جگہیں ہیں جہاں پرائمری سکول تک موجود نہیں ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ جو صاف پانی کا پراجیکٹ چلایا گیا ہے جو ہم تک کبھی نہیں پہنچا ہے۔

جناب سپیکر!اس حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ میرے حلقہ میں پانی ایک بنیادی مسئلہ ہے بلکہ میرے قریبی حلقوں میں بھی یہی پانی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے ہمیں صاف پانی میں حصہ دیا جائے تاکہ ہمارے جو نوجوان بھائی ہیں، ہماری بہنیں ہیں، بیٹیاں ہیں جو اس طرح کے مرض میں مبتلا ہیں اُن کو اس سے بچایا جاسکے۔ ساتھ ہی گزارش کرتا ہوں کہ ہسپتال جیسی بنیادی سہولت جو میرے حلقے میں نہیں ہے اور جب میرے حلقے میں اگر کسی کو کوئی ایسی serious بیماری ہو جائے تو اُس کو ساٹھ ستر کلو میٹر دور رحیم یار خان کا سفر کرنا پڑتا ہے اور غریب لوگوں کے لئے وہ سفر کرنا بہت ہی مشکل ہے۔

جناب سپیکر! معزز وزیر خزانہ آگئے ہیں تشریف فرما ہیں میں آپ کے توسط سے اُن سے گزارش کروں گا اور وزیر اعلیٰ سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ بھی ساؤتھ پنجاب کے ایک remote حلقے سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ ان محرومیوں سے باخوبی واقف ہیں کہ ہمارے حلقے، ہمارے علاقے کتنے مسائل سے دو چار ہیں مگر گزشتہ حکومتوں نے کبھی ان چیزوں پر فوکس نہیں کیا۔ ہم آپ سے، منسٹر صاحب سے اور وزیر اعلیٰ سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ ہمارے حلقوں میں ہمارے علاقوں میں مہربانی فرما کر جو گزشتہ حکومتوں نے زیادتیاں کی ہیں آپ نہیں کریں گے۔ بہت مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب احمد شاہ کھگہ!

جناب احمد شاہ کھگہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس بہترین اور مناسب بجٹ پیش کرنے پر ہمارے معزز وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ اور پوری ٹیم کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں چند گزارشات اپنے حلقے کے بارے میں کرنا چاہتا ہوں کہ میرا حلقہ ضلع پاکپتن پی پی۔193 پسماندہ علاقہ ہے۔ آج سے دس سال پہلے جو ترقیاتی کام آپ کی وزارت اعلیٰ کے دور میں ہوا تھا وہی کام ہوا ہے اُس کے بعد پچھلے دس سال میرا حلقہ تقریباً محروم رہا ہے وہاں کوئی فنڈ نہیں دیا گیا۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے خاص کر میرے حلقے کو ٹارگٹ بناتے ہوئے ایک روپے کا بھی فنڈ نہیں جاری کیا۔

جناب سپیکر! تعلیم کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں۔ جناب چیف منسٹر پنجاب کی موجودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے حلقے میں ایک بہت بڑا قصبہ ہے جس کو شہر ملکہ ہانس کہتے ہیں جہاں بیٹھ کر ہیر وارث شاہ لکھی گئی اُس کی آبادی تقریباً ڈیڑھ لاکھ پر مشتمل ہے وہاں

لڑکیوں کا اور لڑکوں کا ڈگری کالج بنایا جائے تاکہ یہ محرومی ختم ہو۔ وہاں سے بچیاں اور بچے پاکپتن شہر یا ساہیوال شہر جاتے ہیں جو تقریباً آنے جانے کا ساٹھ کلو میٹر بنتا ہے اور خاص کر جب بچیاں پڑھنے جاتی ہیں تو پھر اُن کے ساتھ اُن کے والد یا بھائی کو جانا پڑتا ہے تو اس ڈیوٹی سے بعض بچے اور بچیاں گھر بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے ملکہ ہانس میں دونوں کالجز بنائے جائیں اور ایک نورپور تحصیل ہے وہاں پر بھی دونوں ڈگری کالجز لڑکوں اور لڑکیوں کے بنائے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے بہت سے سکول ایسے ہیں جن کی بلڈنگز آج سے بیس سال پہلے بن چکی تھیں جن سکولوں کے بارے میں عرض کروں گا کہ مڈل اور پرائمری سکولز بھی ہیں بلکہ ان کی عمارتیں خراب ہو رہی ہیں۔ وہاں اجراء کی ضرورت ہے اور اجراء کر کے ٹیچر لگائے جائیں تاکہ ان سکولوں میں بچے اور بچیاں پڑھ سکیں۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ صحت کے معاملے میں بہت پیچھے ہے۔ ہمارا ایک ہی ہسپتال ہے جو کہ ضلع میں ہے ان چھوٹی جگہوں میں بھی ہسپتال بنائے جائیں تاکہ وہاں شہر میں رش نہ ہو اور لوگوں کو اپنی قریبی جگہوں پر صحت کی سہولیتں ملیں تاکہ صحت مند معاشرہ قائم ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہمارے وژن میں ہے کہ صحت مند کھیلوں کے لئے گراؤنڈ ہونے چاہئیں۔ اس سے پہلے میں نے جو آپ کو نام بتائے ہیں ملکہ ہانس اور چک شفیع میں سرکاری زمینیں موجود ہیں اگر وہاں کوشش کر کے گراؤنڈ بنائے جائیں بلکہ ہمارے تقریباً ہر گاؤں میں گورنمنٹ کی سرکاری زمینیں موجود ہیں لہٰذا وہاں گراؤنڈ مہیا کئے جائیں تاکہ بہترین کھیلوں کا انتظام ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہمارا ضلع کے ساتھ ایک پرانی نہر گزرتی ہے جس کو بیاس کہتے ہیں اور دریائے بیاس بھی کہتے ہیں اس کی وجہ سے زمین کا پانی گندا ہو چکا ہے۔ ہمارے ہر گاؤں میں فلٹریشن پلانٹ کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ خصوصی package دے کر ہمارے ضلع کو اس میں نمایاں نمائندگی دی جائے اور پینے کا پانی میسر کیا جائے تاکہ صحت مند معاشرہ قائم ہو سکے اور بیماریوں سے پاک ہو سکے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں زمینداروں پر آنا چاہتا ہوں۔ زمینداروں کا بہت بُرا حال ہے، معزز چیف منسٹر بھی بیٹھے ہیں اس میں، میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں محکمہ زراعت میں ایک محکمہ چل رہا ہے جن کے پاس فیلڈ اسسٹنٹ بھی موجود ہیں جنہیں پتا ہے کہ اس

آدمی کی کیا فصل ہے اور کتنی ہے۔ ہمیں ان کے ذریعے کھاد بیج اور اجناس دیئے جائیں، یہ سسٹم ہمیں بغیر سود کے دیا جائے اور ہماری فصلیں بھی وہ خود اٹھائے۔ جب ہم فصل پکا لیتے ہیں تو مکئی کا ریٹ ہمیں پانچ سو دیا جاتا ہے اور دھان کا ایک ہزار روپیہ دیا جاتا ہے لہٰذا ہم زمینداروں سے یہ اجناس خود خرید لیں جو ہم نے خرچ کیا ہوگا تو وہ کاٹ کر باقی پیسے ہمارے بنکوں میں آئیں۔ کوئی ایسا سسٹم قائم کیا جائے تاکہ یہ جو آڑھتی اور مڈل مین ہمیں کھا رہا ہے اس سے ہمیں بچایا جائے جو کہ آپ کا بھی وژن ہے۔

جناب سپیکر! اب میں نہری نظام پر آنا چاہتا ہوں ہمارے پاس بہترین نہری نظام ہے صرف پیچھے پانی کی کمی کی وجہ سے آگے پانی کم دیا جا رہا ہے تو اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ جو نہریں کچی رہ گئی ہیں ان کو پختہ کر دیا جائے تاکہ ہمارا پانی کا مسئلہ حل ہو سکے۔ اس پر خاص کر توجہ دی جائے اور میں اس کے ساتھ ہی اجازت چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب وزیر خزانہ بجٹ پر بحث کو wind up کریں گے۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی wind up speech کریں۔ اب باقی معزز ممبران اپنی تجاویز لکھ کر دے دیں اور وہ فنانس منسٹر تک پہنچا دی جائیں گی۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ budget making exercise پر discussion کا ایک بہت بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اپوزیشن جو وہ بھی بہت بڑی عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس میں اپنا فرض انجام نہیں دیا۔ جب وسائل محدود ہوں تو دونوں طرف سے رائے لی جاتی ہے تاکہ اس کا بہتر استعمال کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان کو طرز حکومت آئی اور نہ ہی یہ ایک اچھی اپوزیشن بن سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی یہ کہا تھا کہ ہم نمبرز کی gimmicks میں آئیں گے اور نہ ہی ہم عوام کو کوئی سبز باغ دکھائیں گے اور یہ کہیں گے کہ یہ بجٹ عوام کی امنگوں کا آئینہ دار ہوگا۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ موجودہ حالات اصل میں ان کی بے ضابطگیوں، fiscal mismanagement, غلط priorities کا آئینہ دار ہے۔ مگر یہ کہنے کے ساتھ صرف

میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس نے راہ ضرور ہموار کر دی ہے۔ انشاء اللہ ایک نیا پنجاب ایک روشن مستقبل ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ میرے فاضل ممبران نے ہمیں اپنی رائے سے مستفید کیا۔ مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ کسی نے individual بنیاد پر ذاتی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی ذاتی سکیموں پر بات نہیں کی بلکہ ٹی ایچ کیو کی بات کی اور آر ایچ سی کو بہتر کرنے کی بات کی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس اسمبلی کے اندر جو سوچ ہے وہ common man کے لئے ہے اور انفرادی سوچ سے بالاتر ہو کر فیصلے ہو رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ایک الگ نوعیت کا بجٹ سیشن تھا اور میں اس ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ پہلے تو کاغذ کی حد تک محدود ہوتا تھا جب پری بجٹ سیشن کو بلایا جاتا تھا لیکن ہم آپ کی ہر مفید رائے کو اگلے آنے والے پری بجٹ سیشن میں ضرور وزن دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے اپنے آنے والے کل کا جو سوچا ہے اس میں صرف ساؤتھ پنجاب کی بات نہیں کر رہے ہم ایک یکساں پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ ہم اس 95 فیصد آبادی کی بات کر رہے ہیں جو اٹک میں بھی بس رہی ہے۔ یہ بات ضرور سچ ہے کہ زیادہ اضلاع کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے مگر اس کے علاوہ ہمارے جھنگ کے دوستوں نے بھی جس طرح اظہار خیال کیا تو ہمیں احساس ہے اور ہماری آنے والی پالیسی اور اس سال کے بجٹ میں بھی regional equalization کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس کو آگے لے کر چلیں گے اور بہتری لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں ہم نے ایک نئی سمت کا تعین البتہ ضرور کر دیا ہے۔ میں اس ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی Human Development Index جس میں انسان کی حقیقی طور پر standard of living کو دیکھا جاتا ہے۔اس میں پاکستان پھر slip کر گیا ہے اور آج 150 نمبر پر آ گرا ہے۔ دکھ کی بات یہ ہے کہ یہ UNDP میں accepted model ہے جو پوری دنیا اس کو قبول کرتی ہے اس کے بنانے والے بھی ہمارے اپنے پاکستانی محبوب الحق ہیں۔ اگر پاکستان یہ ماڈل دنیا کو دے سکتا ہے اگر ہمارے planning and development models کی مثالوں سے ساؤتھ کوریا ترقی کی مثالیں بنا سکتا ہے تو جہاں سے وہ ماڈل originate ہوا کیا ہم اس سے مستفید ہونے کا حق نہیں رکھتے؟ کیونکہ ہم نے اپنے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو صرف پی اینڈ ڈی کی حد تک محدود کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ مستقبل میں جو پلاننگ ہوگی، جو ڈویلپمنٹ ہوگی وہ outcome oriented ہوگی اس کے رزلٹ grass root level پر بھی نظر آئیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے third tier گورنمنٹ کا بھی ذکر کیا۔ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ ایک حکومت اپنی پاور دینے کو تیار ہو ہم واقعی حقیقی معنوں میں service delivery چاہ رہے ہیں تو آپ دیکھیں کہ ہم نے اس کا کہہ بھی دیا ہے اور آنے والے وقتوں میں جو لوکل گورنمنٹ سسٹم آئے گا وہ حقیقی طور پر service delivery mechanism کو بہتر طریقے سے لے جائے گا۔ ان محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اپنے چیف منسٹر، اپنی کابینہ اور اپنے سب ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے ان مشکلات کو سمجھا۔ انہوں نے نہ صرف development side کو دیکھا بلکہ میرے کابینہ کے ساتھیوں نے چیف منسٹر کی سربراہی میں اپنی expenditure side کو بھی دیکھا اور انشاء اللہ آنے والے وقت میں یہ اور دیکھتے رہیں گے اور اس کو ہم اور بہتری کی طرف لے جائیں گے۔ ہم نے 90۔ارب روپے سے اوپر اپنے expenditure side سے بچا کر development کو دیا ہے جو یہ پانچ سے دس سال تک نہیں کر سکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئے we have to accept the harsh realities that we are developing country. ہماری priorities سوشل سیکٹر ہی ہونا چاہئے۔ ہمیں ہیلتھ اور ایجوکیشن میں ایک ہنگامی بنیاد پر intervention لینی پڑیں گی۔ یہاں پر میرے جتنے فاضل دوست بیٹھے ہیں سب نے ہی صاف پانی، تعلیم اور صحت کی بات کی ہے یعنی یہاں پر کم از کم 90 فیصد لوگوں کی یہی demand ہے اور ہم نے انہیں ہی ترجیحات بنا کر آگے لے کر چلنا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ rising interest rate environment میں جہاں تیل کی بین الاقوامی قیمت بھی بڑھی ہے وہاں ہماری جو عوام خط غربت سے نیچے بس رہی ہے ہم نے ان کے لئے بھی social protection کے حوالے سے intervention کرنی ہے۔ ہم نے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہیلتھ سیکٹر میں ہیلتھ انشورنس کارڈ کا پروگرام شروع کیا ہے۔ ہم نے اپنے کسانوں پر focus کیا ہے کہ انہیں interest free loans دیئے جائیں اور انشاء اللہ آنے والے وقت میں اس پروگرام کو اور بڑھائیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارا جو SME Sector ہے ہم Small and Medium Enterprise کے لئے ایک بڑا innovative support programme لے کر آئے ہیں تاکہ اگر اکنامک حالات میں کوئی down turn آتا ہے تو ہم اس میں انہیں support کر کے caution کر سکیں اور یہی ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے انشاء اللہ ہم آگے اسے اور بہتر کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی تقریر میں بھی کہا تھا اور یہ اس حکومت کی پالیسی ہے کہ ہم عقل کل نہیں ہیں بلکہ ہم collective wisdom کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں۔ایوان کو یہ محسوس ہو گا کہ ہم ان کی آراء سے مستفید ہوں گے اگر اپوزیشن سے بھی ہمیں کوئی اچھی رائے دیتا ہے تو ہم اسے بھی قبول کریں گے اور انہیں ساتھ لے کر چلیں گے۔ ہمارا یہ عہد ہے کہ ہم ذاتیات سے بالاتر ہو کر ہمارے صوبے کے حق میں جو بہتر ہو گا وہی فیصلہ کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ہاؤس کا شکر گزار ہوں بلکہ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ تو جناب کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے جو اعلیٰ ظرفی اور صبر و تحمل دکھایا، جس طریقے سے آپ نے اس ہاؤس کو manage کیا اس پر میں اور میرے فاضل دوست سب آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انشاء اللہ آنے والا مستقبل ایک روشن پنجاب کا مستقبل ہو گا اور ایک روشن پاکستان کا مستقبل ہو گا۔ یہ کٹھن سفر تھا، یہ سخت فیصلے تھے مگر آج ہم نے یہ کر لئے ہیں۔ ہم نے ایک اچھی base set کر دی ہے اس کے بعد انشاء اللہ growth کی trajectory بھی بہت بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ ہم سب کو ساتھ لے کر collective wisdom کے ساتھ بہتر فیصلے کرتے رہیں گے۔بہت مہربانی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ کل سالانہ بجٹ کی demand for grants پر ووٹنگ ہو گی اور کل صبح 11.00 بجے اجلاس ہو گا۔اب اجلاس کل مورخہ 25۔اکتوبر 2018 صبح 11.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات،25۔اکتوبر2018
(یوم الخمیس،15۔صفرالمظفر1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد 3 : شمارہ: 6

195

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25۔اکتوبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 19-2018

مطالبات زر برائے سال 19-2018 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 98لاکھ 59ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 1 تا 2 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4۔ارب 23کروڑ 60لاکھ 96ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 3تا4 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21003	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 65کروڑ 82لاکھ 53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 5تا6 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21004	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 79کروڑ 89لاکھ 97ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 7 تا 8 ملاحظہ فرمائیں۔

196

مطالبہ نمبر PC21005	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3-ارب 93 کروڑ 81 لاکھ 66 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 9 تا 10 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21006	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 19 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 11 تا 12 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21007	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 59 کروڑ 40 لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 13 تا 14 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 70 کروڑ 15 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 15 تا 16 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 18-ارب 48 کروڑ 8 لاکھ 96 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 17 تا 18 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 52-ارب 67 کروڑ 7 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 21 تا 22 ملاحظہ فرمائیں۔

197

مطالبہ نمبر PC21011

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 20-ارب 63 کروڑ 52 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 25 تا 26 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21012

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10- ارب 33 کروڑ 19 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 29 تا 30 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21013

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 12-ارب 23 کروڑ 44 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 31 تا 32 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21014

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 20 کروڑ 53 لاکھ 96 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 33 تا 34 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21015

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 66-ارب 48 کروڑ 34 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 35 تا 36 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21016

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 34-ارب 55 کروڑ 86 لاکھ 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 37 تا 38 ملاحظہ فرمائیں۔

198

مطالبہ نمبر PC21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 14-ارب ایک کروڑ 20 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 39 تا 40 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 20-ارب 85 کروڑ 94 لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 41 تا 42 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21019	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 86 کروڑ 15 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زربرائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 43 تا 44 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21020	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 11-ارب 38 کروڑ 27 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 45 تا 46 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21021	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 36 کروڑ 9 لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "کوآپریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 47 تا 48 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 8-ارب 92 کروڑ 59 لاکھ 71 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 49 تا 50 ملاحظہ فرمائیں۔

199

مطالبہ نمبر PC21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9-ارب 6 کروڑ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 51 تا 52 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21024	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 6-ارب 89 کروڑ 48 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 53 تا 54 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21025	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 11-ارب 95 کروڑ 99 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 57 تا 58 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21026	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 52 کروڑ 2 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 59 تا 60 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21027	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 72 کروڑ 47 لاکھ 92 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 61 تا 62 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21028	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب 7-ارب 60 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 65 تا 66 ملاحظہ فرمائیں۔

200

مطالبہ نمبر PC21029	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 26 کروڑ 19 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 67 تا 68 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 50۔ارب 62 کروڑ 12 لاکھ 71 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 69 تا 70 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21031	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4۔کھرب 61۔ارب 33 کروڑ 51 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 71 تا 72 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21032	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 88 کروڑ 85 لاکھ 13 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 73 تا 74 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13033	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 43۔ارب 33 کروڑ 26 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 75 تا 76 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13034	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9 کروڑ 26 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 19-2018 (حصہ اول) کے صفحات 79 تا 80 ملاحظہ فرمائیں۔

201

مطالبہ نمبر PC13035	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 81 تا 82 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13050	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 36۔ارب 28 کروڑ 11 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ اول) کے صفحات 89 تا 90 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC22036	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 68۔ارب 53 کروڑ 20 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ دوم) کے صفحات 91 تا 92 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12037	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 21۔ارب 19 کروڑ 95 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ دوم) کے صفحات 93 تا 94 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12041	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 29۔ارب 50 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ دوم) کے صفحات 99 تا 100 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12042	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 18۔ارب 76 کروڑ 83 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر برائے سال 2018-19 (حصہ دوم) کے صفحات 101 تا 102 ملاحظہ فرمائیں۔

202

مطالبہ نمبر PC12043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو20۔ارب16کروڑ64لاکھ75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال19-2018کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زربرائے سال19-2018(حصہ دوم) کے صفحات103تا104ملاحظہ فرمائیں۔

(بی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2018(مسودہ قانون نمبر27بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2018، جیسا کہ پیش کیا گیا، فی الفور زیرغور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2018منظور کیا جائے۔

(سی) منظور شدہ اخراجات کے گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا جانا

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال19–2018ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال19–2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ **آرڈیننس مری یونیورسٹی2018**

ایک وزیر آرڈیننس مری یونیورسٹی2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ **آرڈیننس (ترمیم)قوانین پنجاب2018**

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)قوانین پنجاب2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ **آرڈیننس (ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2018**

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ **آرڈیننس (ترمیم)دکانات اور کاروباری ادارہ جات پنجاب2018**

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)دکانات اور کاروباری ادارہ جات پنجاب2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ **آرڈیننس (ترمیم)(ورکرز کی شراکت داری)منافع جات کمپنیاں2018**

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)(ورکرز کی شراکت داری)منافع جات کمپنیاں2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

203

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

جمعرات،25۔اکتوبر2018

(یوم الخمیس،15۔صفر المظفر1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر2 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿21﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ
فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿22﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ
رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا
شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿23﴾

سورة البَقَرَة آيات 21 تا 23

لوگو!اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم(اس کے عذاب سے)بچو(21) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع واقسام کے میوے پیدا کئے۔پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو(22)اور اگر تم کو اس(کتاب)میں، جو ہم نے اپنے بندے(محمدؐ عربی)پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو(23)

وماعلینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبولﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیعُ خصالہٖ صلو علیہ واٰلہٖ
رُخ مصطفیٰؐ وہ کتاب ہے جو محبتوں کا نصاب ہے
یہی میرے پیشِ نظر رہے یہی رات دن میں پڑھا کروں
نہ کسی کے حال پہ طنز کر نہ کسی کے غم کا مذاق اُڑا
جسے چاہیں جیسے نواز دیں یہ درِ حبیب کی بات ہے
یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں یہ مقامِ چُوں چرا نہیں
تو خُدا سے پوچھ وہ کون تھے تیری بکریاں جو چرا گئے
بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیعُ خصالہٖ صلو علیہ واٰلہٖ

سرکاری کارروائی

بجٹ

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 کے مطالباتِ زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ 2018-19 کے سالانہ بجٹ میں مطالباتِ زر کی تعداد 41 ہے۔ اپوزیشن نے ان 41 مطالباتِ زر میں سے پانچ مطالباتِ زر پر cut motions پیش کی ہیں۔ پہلے cut motions والے مطالباتِ زر پر کارروائی ہو گی جس کے بعد باقی مطالباتِ زر پر کارروائی رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول (4)144 کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہِ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21013 برائے پولیس پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC21013

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 12۔ ارب 23 کروڑ 44 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 12۔ ارب 23 کروڑ 44 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبرPC21013میں کٹوتی کی تحریک جناب محمد حمزہ شہباز شریف،جناب جاوید علاؤالدین ساجد،جناب جہانگیر خانزادہ،چودھری افتخار حسین چھچھر،جناب تنویر اسلم ملک، جناب نورالامین وٹو،جناب عارف اقبال، جناب علی عباس،خواجہ محمد منشااللہ بٹ، میاں یاور زمان، رانامحمد افضل،جناب غلام رضا،جناب ذیشان رفیق،جناب نوید علی،چودھری نوید اشرف،جناب کاشف علی چشتی،جناب ابو حفص محمد غیاث الدین،جناب خضر حیات،جناب منان خان،ملک ندیم کامران، جناب بلال اکبر خان،جناب محمد ارشد ملک،خواجہ محمد وسیم،جناب نوید اسلم خان لودھی، جناب شوکت منظور چیمہ، رانا ریاض احمد،جناب بلال فاروق تارڑ، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عمران خالد بٹ،جناب عطاالرحمٰن،جناب محمد نواز چوہان،رانااعجاز احمد نون،جناب محمد توفیق بٹ، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ،چودھری اشرف علی، جناب شاہ محمد،جناب عبدالرؤف مغل، جناب محمد یوسف،چودھری وقار احمد چیمہ، جناب خالد محمود،جناب قیصر اقبال، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب اختر علی خان، جناب محمد ثاقب خورشید،جناب امان اللہ وڑائچ،رانا عبدالرؤف،چودھری محمد اقبال،چودھری مظہر اقبال،جناب عرفان بشیر،جناب محمد ارشد،جناب مظفر علی شیخ،جناب ظہیر اقبال، جناب صہیب احمد ملک، جناب محمد افضل گل،جناب یاسر ظفر سندھو، ملک خالد محمود بابر، جناب مناظر حسین رانجھا ،میاں محمد شعیب اویسی،جناب لیاقت علی خان ، جناب محمد ارشد جاوید، جناب محمد وارث شاد،چودھری محمد شفیق انور،جناب محمد شعیب ادریس،جناب اظہر عباس،رائے حیدر علی خان،جناب اعجاز احمد،جناب محمد صفدر شاکر، سردار اویس احمد خان لغاری،جناب شفیق احمد، محترمہ ذکیہ خان،جناب ظفر اقبال، محترمہ موش سلطانہ،جناب محمد طاہر پرویز، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب فقیر حسین ، محترمہ عشرت اشرف،جناب عبدالقدیر علوی، محترمہ سعدیہ ندیم ملک،جناب محمد ایوب خان، محترمہ حنا پرویز بٹ،میاں اعجاز حسین بھٹی، محترمہ ثانیہ عاشق جبین،جناب محمد کاشف، محترمہ طحیٰانون، جناب آغا علی حیدر، محترمہ اسوہ آفتاب،میاں عبدالرؤف، محترمہ صبا صادق، میاں جلیل احمد، محترمہ کنول پرویز چودھری،جناب محمود الحق، محترمہ گلناز شہزادی،جناب سجاد حیدر ندیم، محترمہ ربیعہ نصرت،جناب سمیع اللہ خان، محترمہ حسینہ بیگم،جناب غزالی سلیم بٹ، محترمہ راحت افزاء، جناب شہباز احمد ، محترمہ رخسانہ کوثر،جناب مرغوب احمد ، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور،جناب بلال یٰسین، محترمہ خالدہ منصور،رانامشہود احمد خان، محترمہ ربیعہ احمد بٹ،خواجہ عمران نذیر، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی،چودھری اختر علی ، محترمہ فائزہ مشتاق،جناب نصیر احمد ، محترمہ بشریٰ انجم بٹ،جناب رمضان صدیق ، محترمہ سمیرا کومل،جناب اختر حسین ، محترمہ راحیلہ نعیم،رانا محمد طارق ، محترمہ سنبل مالک

حسین، جناب محمد نعیم صفدر، محترمہ عنیزہ فاطمہ، ملک احمد سعید خان، محترمہ نفیسہ امین، ملک محمد احمد خان، جناب خلیل طاہر سندھو، شیخ علاؤالدین، محترمہ جوئس روفن جولیس، رانا محمد اقبال خان اور جناب منیر مسیح کھوکھر کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔ کٹوتی کی تحریک پیش نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 12۔ارب 23 کروڑ 44 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21016 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC21016

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 34۔ارب 55 کروڑ 86 لاکھ 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 34۔ارب 55 کروڑ 86 لاکھ 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر PC21016 میں کٹوتی کی تحریک جناب محمد حمزہ شہباز شریف، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، جناب جہانگیر خانزادہ، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب تنویر اسلم ملک، جناب نورالامین وٹو، جناب عارف اقبال، جناب علی عباس، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، میاں یاور زمان، رانا محمد افضل، جناب غلام رضا، جناب ذیشان رفیق، جناب نوید علی، چودھری نوید اشرف، جناب کاشف علی چشتی، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، جناب خضر حیات، جناب منان خان، ملک ندیم کامران، جناب بلال اکبر خان، جناب محمد ارشد ملک، خواجہ محمد وسیم، جناب نوید اسلم خان لودھی، جناب شوکت منظور چیمہ، رانا ریاض احمد، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عمران خالد بٹ، جناب عطاالرحمٰن، جناب محمد نواز چوہان، رانا اعجاز احمد نون، جناب محمد توفیق بٹ، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، چودھری اشرف علی، جناب شاہ محمد، جناب عبدالرؤف مغل، جناب محمد یوسف، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب خالد محمود، جناب قیصر اقبال، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب اختر علی خان، جناب محمد ثاقب خورشید، جناب امان اللہ وڑائچ، رانا عبدالرؤف، چودھری محمد اقبال، چودھری مظہر اقبال، جناب عرفان بشیر، جناب محمد ارشد، جناب مظفر علی شیخ، جناب ظہیر اقبال، جناب صہیب احمد ملک، جناب محمد افضل گل، جناب یاسر ظفر سندھو، ملک خالد محمود بابر، جناب مناظر حسین رانجھا، میاں محمد شعیب اویسی، جناب لیاقت علی خان، جناب محمد ارشد جاوید، جناب محمد وارث شاد، چودھری محمد شفیق انور، جناب محمد شعیب ادریس، جناب اظہر عباس، رائے حیدر علی خان، جناب اعجاز احمد، جناب محمد صفدر شاکر، سردار اویس احمد خان لغاری، جناب شفیق احمد، محترمہ ذکیہ خان، جناب ظفر اقبال، محترمہ مہوش سلطانہ، جناب محمد طاہر پرویز، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب فقیر حسین، محترمہ عشرت اشرف، جناب عبدالقدیر علوی، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، جناب محمد ایوب خان، محترمہ حنا پرویز بٹ، میاں اعجاز حسین بھٹی، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، جناب محمد کاشف، محترمہ طحیانون، جناب آغا علی حیدر، محترمہ اسوہ آفتاب، میاں عبدالرؤف، محترمہ صبا صادق، میاں جلیل احمد، محترمہ کنول پرویز چودھری، جناب محمود الحق، محترمہ گلناز شہزادی، جناب سجاد حیدر ندیم، محترمہ ربیعہ نصرت، جناب سمیع اللہ خان، محترمہ حسینہ بیگم، جناب غزالی سلیم بٹ، محترمہ راحت افزاء، جناب شہباز احمد، محترمہ رخسانہ کوثر، جناب مرغوب احمد، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، جناب بلال یٰسین، محترمہ خالدہ منصور، رانا مشہود احمد خان، محترمہ ربیعہ احمد بٹ، خواجہ عمران نذیر، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، چودھری اختر علی، محترمہ فائزہ مشتاق، جناب نصیر احمد، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، جناب رمضان صدیق، محترمہ سمیرا کومل، جناب اختر حسین، محترمہ راحیلہ نعیم، رانا محمد طارق، محترمہ سنبل مالک حسین، جناب محمد نعیم صفدر، محترمہ عنیزہ فاطمہ،

ملک احمد سعید خان ، محترمہ نفیسہ امین، ملک محمد احمد خان ، جناب خلیل طاہر سندھو، شیخ علاؤالدین، محترمہ جوئس روفن جولیس، رانا محمد اقبال خان اور جناب منیر مسیح کھوکھر کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔ کٹوتی کی تحریک پیش نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 34۔ارب 55 کروڑ 86 لاکھ 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21018 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC21018

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 20۔ارب 85 کروڑ 94 لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 20۔ارب 85 کروڑ 94 لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر PC21018 میں کٹوتی کی تحریک جناب محمد حمزہ شہباز شریف، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، جناب جہانگیر خانزادہ، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب تنویر اسلم ملک، جناب نورالامین وٹو، جناب عارف اقبال، جناب علی عباس، خواجہ محمد منشااللہ بٹ، میاں یاور زمان، رانا محمد افضل، جناب غلام رضا، جناب ذیشان رفیق، جناب نوید علی، چودھری نوید اشرف، جناب کاشف علی چشتی، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، جناب خضر حیات، جناب منان خان، ملک ندیم کامران، جناب بلال اکبر خان، جناب محمد ارشد ملک، خواجہ محمد وسیم، جناب نوید اسلم خان لودھی، جناب شوکت منظور چیمہ، رانا ریاض احمد، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عمران خالد بٹ، جناب عطاالرحمٰن، جناب محمد نواز چوہان، رانا اعجاز احمد نون، جناب محمد توفیق بٹ، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، چودھری اشرف علی، جناب شاہ محمد، جناب عبدالرؤف مغل، جناب محمد یوسف، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب خالد محمود، جناب قیصر اقبال، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب اختر علی خان، جناب محمد ثاقب خورشید، جناب امان اللہ وڑائچ، رانا عبدالرؤف، چودھری محمد اقبال، چودھری مظہر اقبال، جناب عرفان بشیر، جناب محمد ارشد، جناب مظفر علی شیخ، جناب ظہیر اقبال، جناب صہیب احمد ملک، جناب محمد افضل گل، جناب یاسر ظفر سندھو، ملک خالد محمود بابر، جناب مناظر حسین رانجھا، میاں محمد شعیب اویسی، جناب لیاقت علی خان، جناب محمد ارشد جاوید، جناب محمد وارث شاد، چودھری محمد شفیق انور، جناب محمد شعیب ادریس، جناب اظہر عباس، رائے حیدر علی خان، جناب اعجاز احمد، جناب محمد صفدر شاکر، سردار اویس احمد خان لغاری، جناب شفیق احمد، محترمہ ذکیہ خان، جناب ظفر اقبال، محترمہ مہوش سلطانہ، جناب محمد طاہر پرویز، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب فقیر حسین، محترمہ عشرت اشرف، جناب عبدالقدیر علوی، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، جناب محمد ایوب خان، محترمہ حنا پرویز بٹ، میاں اعجاز حسین بھٹی، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، جناب محمد کاشف، محترمہ طحٰیانون، جناب آغا علی حیدر، محترمہ اسوہ آفتاب، میاں عبدالرؤف، محترمہ صبا صادق، میاں جلیل احمد، محترمہ کنول پرویز چودھری، جناب محمود الحق، محترمہ گلناز شہزادی، جناب سجاد حیدر ندیم، محترمہ ربیعہ نصرت، جناب سمیع اللہ خان، محترمہ حسینہ بیگم، جناب غزالی سلیم بٹ، محترمہ راحت افزاء، جناب شہباز احمد، محترمہ رخسانہ کوثر، جناب مرغوب احمد، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، جناب بلال یٰسین، محترمہ خالدہ منصور، رانا مشہود احمد خان، محترمہ ربیعہ احمد بٹ، خواجہ عمران نذیر، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، چودھری اختر علی، محترمہ فائزہ مشتاق، جناب نصیر احمد، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، جناب رمضان صدیق، محترمہ سمیرا کومل، جناب اختر حسین، محترمہ راحیلہ نعیم، رانا محمد طارق، محترمہ سنبل مالک حسین، جناب محمد نعیم صفدر، محترمہ عنیزہ فاطمہ،

ملک احمد سعید خان، محترمہ نفیسہ امین، ملک محمد احمد خان، جناب خلیل طاہر سندھو، شیخ علاؤالدین، محترمہ جوئس روفن جولیس، رانا محمد اقبال خان اور جناب منیر مسیح کھوکھر کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔ کٹوتی کی تحریک پیش نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 20۔ارب 85 کروڑ 94 لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21015 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC21015

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 66۔ارب 48 کروڑ 34 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 66۔ارب 48 کروڑ 34 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر PC21015میں کٹوتی کی تحریک جناب محمد حمزہ شہباز شریف، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، جناب جہانگیر خانزادہ، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب تنویر اسلم ملک، جناب نورالامین وٹو، جناب عارف اقبال، جناب علی عباس، خواجہ محمد منشااللہ بٹ، میاں یاور زمان، رانامحمد افضل، جناب غلام رضا، جناب ذیشان رفیق، جناب نوید علی، چودھری نوید اشرف، جناب کاشف علی چشتی، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، جناب خضر حیات، جناب منان خان، ملک ندیم کامران، جناب بلال اکبر خان، جناب محمد ارشد ملک، خواجہ محمد وسیم، جناب نوید اسلم خان لودھی، جناب شوکت منظور چیمہ، رانا ریاض احمد، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عمران خالد بٹ، جناب عطاالرحمٰن، جناب محمد نواز چوہان، رانا اعجاز احمد نون، جناب محمد توفیق بٹ، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، چودھری اشرف علی، جناب شاہ محمد، جناب عبدالرؤف مغل، جناب محمد یوسف، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب خالد محمود، جناب قیصر اقبال، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب اختر علی خان، جناب محمد ثاقب خورشید، جناب امان اللہ وڑائچ، رانا عبدالرؤف، چودھری محمد اقبال، چودھری مظہر اقبال، جناب عرفان بشیر، جناب محمد ارشد، جناب مظفر علی شیخ، جناب ظہیر اقبال، جناب صہیب احمد ملک، جناب محمد افضل گل، جناب یاسر ظفر سندھو، ملک خالد محمود بابر، جناب مناظر حسین رانجھا، میاں محمد شعیب اویسی، جناب لیاقت علی خان، جناب محمد ارشد جاوید، جناب محمد وارث شاد، چودھری محمد شفیق انور، جناب محمد شعیب ادریس، جناب اظہر عباس، رائے حیدر علی خان، جناب اعجاز احمد، جناب محمد صفدر شاکر، سردار اویس احمد خان لغاری، جناب شفیق احمد، محترمہ ذکیہ خان، جناب ظفر اقبال، محترمہ مہوش سلطانہ، جناب محمد طاہر پرویز، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب فقیر حسین، محترمہ عشرت اشرف، جناب عبدالقدیر علوی، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، جناب محمد ایوب خان، محترمہ حنا پرویز بٹ، میاں اعجاز حسین بھٹی، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، جناب محمد کاشف، محترمہ طحٰیا نون، جناب آغا علی حیدر، محترمہ اسوہ آفتاب، میاں عبدالرؤف، محترمہ صبا صادق، میاں جلیل احمد، محترمہ کنول پرویز چودھری، جناب محمود الحق، محترمہ گلناز شہزادی، جناب سجاد حیدر ندیم، محترمہ ربیعہ نصرت، جناب سمیع اللہ خان، محترمہ حسینہ بیگم، جناب غزالی سلیم بٹ، محترمہ راحت افزاء، جناب شہباز احمد، محترمہ رخسانہ کوثر، جناب مرغوب احمد، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، جناب بلال یٰسین، محترمہ خالدہ منصور، رانا مشہود احمد خان، محترمہ ربیعہ احمد بٹ، خواجہ عمران نذیر، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، چودھری اختر علی، محترمہ فائزہ مشتاق، جناب نصیر احمد، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، جناب رمضان صدیق، محترمہ سمیرا کومل، جناب اختر حسین، محترمہ راحیلہ نعیم، رانا محمد طارق، محترمہ سنبل مالک حسین، جناب محمد نعیم صفدر، محترمہ عنیزہ فاطمہ،

ملک احمد سعید خان، محترمہ نفیسہ امین، ملک محمد احمد خان، جناب خلیل طاہر سندھو، شیخ علاؤالدین، محترمہ جوئس روفن جولیس، رانا محمد اقبال خان اور جناب منیر مسیح کھوکھر کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔ کٹوتی کی تحریک پیش نہیں کی گئی لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 66۔ارب 48 کروڑ 34 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC21026 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC21026

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 52 کروڑ 2 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 52 کروڑ 2 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر PC21026 میں کٹوتی کی تحریک جناب محمد حمزہ شہباز شریف، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، جناب جہانگیر خانزادہ، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب تنویر اسلم ملک، جناب نورالامین وٹو، جناب عارف اقبال، جناب علی عباس، خواجہ محمد منشااللہ بٹ، میاں یاور زمان، رانامحمد افضل، جناب غلام رضا، جناب ذیشان رفیق، جناب نوید علی، چودھری نوید اشرف، جناب کاشف علی چشتی، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، جناب خضر حیات، جناب منان خان، ملک ندیم کامران، جناب بلال اکبر خان، جناب محمد ارشد ملک، خواجہ محمد وسیم، جناب نوید اسلم خان لودھی، جناب شوکت منظور چیمہ، رانا ریاض احمد، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب محمد فیصل خان نیازی، جناب عمران خالد بٹ، جناب عطاالرحمٰن، جناب محمد نواز چوہان، رانااعجاز احمد نون، جناب محمد توفیق بٹ، پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، چودھری اشرف علی، جناب شاہ محمد، جناب عبدالرؤف مغل، جناب محمد یوسف، چودھری وقاراحمد چیمہ، جناب خالد محمود، جناب قیصر اقبال، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب اختر علی خان، جناب محمد ثاقب خورشید، جناب امان اللہ وڑائچ، رانا عبدالرؤف، چودھری محمد اقبال، چودھری مظہر اقبال، جناب عرفان بشیر، جناب محمد ارشد، جناب مظفر علی شیخ، جناب ظہیر اقبال، جناب صہیب احمد ملک، جناب محمد افضل گل، جناب یاسر ظفر سندھو، ملک خالد محمود بابر، جناب مناظر حسین رانجھا، میاں محمد شعیب اویسی، جناب لیاقت علی خان، جناب محمد ارشد جاوید، جناب محمد وارث شاد، چودھری محمد شفیق انور، جناب محمد شعیب ادریس، جناب اظہر عباس، رائے حیدر علی خان، جناب اعجاز احمد، جناب محمد صفدر شاکر، سردار اویس احمد خان لغاری، جناب شفیق احمد، محترمہ ذکیہ خان، جناب ظفر اقبال، محترمہ مہوش سلطانہ، جناب محمد طاہر پرویز، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب فقیر حسین، محترمہ عشرت اشرف، جناب عبدالقدیر علوی، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، جناب محمد ایوب خان، محترمہ حنا پرویز بٹ، میاں اعجاز حسین بھٹی، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، جناب محمد کاشف، محترمہ طحٰیا نون، جناب آغا علی حیدر، محترمہ اسوہ آفتاب، میاں عبدالرؤف، محترمہ صبا صادق، میاں جلیل احمد، محترمہ کنول پرویز چودھری، جناب محمود الحق، محترمہ گلناز شہزادی، جناب سجاد حیدر ندیم، محترمہ ربیعہ نصرت، جناب سمیع اللہ خان، محترمہ حسینہ بیگم، جناب غزالی سلیم بٹ، محترمہ راحت افزاء، جناب شہباز احمد، محترمہ رخسانہ کوثر، جناب مرغوب احمد، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، جناب بلال یٰسین، محترمہ خالدہ منصور، رانامشہود احمد خان، محترمہ ربیعہ احمد بٹ، خواجہ عمران نذیر، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی، چودھری اختر علی، محترمہ فائزہ مشتاق، جناب نصیر احمد، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، جناب رمضان صدیق، محترمہ سمیرا کومل، جناب اختر حسین، محترمہ راحیلہ نعیم، رانامحمد طارق، محترمہ سنبل مالک حسین، جناب محمد نعیم صفدر، محترمہ عنیزہ فاطمہ، ملک

احمد سعید خان، محترمہ نفیسہ امین، ملک محمد احمد خان، جناب خلیل طاہر سندھو، شیخ علاؤالدین، محترمہ جوئس روفن جولیس، رانا محمد اقبال خان اور جناب منیر مسیح کھوکھر کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔ کٹوتی کی تحریک پیش نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 52 کروڑ 2 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب ہم باقی ماندہ مطالبات زر پر قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر PC21001

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 98 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21002

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 4-ارب 23 کروڑ 60 لاکھ 96 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21003

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 65 کروڑ 82 لاکھ 53 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21004

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 79 کروڑ 89 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21005

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو3-ارب93کروڑ81لاکھ66ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال19-2018کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21006

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو10کروڑ19لاکھ35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال19-2018کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21007

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو59 کروڑ40لاکھ15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019کو ختم ہونے والے مالی سال19-2018کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21008

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ :

"ایک رقم جوایک ارب70کروڑ15لاکھ30ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21009

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ :

"ایک رقم جو18۔ارب48کروڑ8لاکھ96ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21010

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ :

"ایک رقم جو52۔ارب67کروڑ7لاکھ93ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنرپنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21011

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ :

"ایک رقم جو20۔ ارب63کروڑ52 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال19-2018کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21012

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ :

"ایک رقم جو10۔ارب33 کروڑ19 لاکھ24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال19-2018کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC21014

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ :

"ایک رقم جو20 کروڑ53لاکھ96 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21017

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 14-ارب ایک کروڑ 20 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21019

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 86 کروڑ 15 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21020

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 11-ارب 38 کروڑ 27 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21021

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب36 کروڑ9لاکھ 9ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "کوآپریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21022

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 8۔ارب92 کروڑ59لاکھ 71ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21023

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9۔ارب6 کروڑ26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21024

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 6۔ارب 89 کروڑ 48 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21025

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 11۔ارب 95 کروڑ 99 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21027

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 72 کروڑ 47 لاکھ 92 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21028

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کھرب 7۔ارب 60 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21029

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 26 کروڑ 19 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21030

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 50۔ارب 62 کروڑ 12 لاکھ 71 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21031

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4 کھرب 61۔ ارب 33 کروڑ51 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC21032

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو88 کروڑ85 لاکھ 13ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC13033

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جوایک کھرب 43۔ارب33 کروڑ26لاکھ 20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2019 کو ختم ہونے والے مالی سال19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC13034

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9 کروڑ 26 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC13035

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC13050

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 36۔ارب 28 کروڑ 11 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC22036

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 68-ارب 53 کروڑ 20 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC12037

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 21-ارب 19 کروڑ 95 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC12041

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 29-ارب 50 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 19-2018 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پُل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC12042

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 18۔ارب 76کروڑ 83لاکھ 88ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC12043

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 20۔ارب 16کروڑ 64لاکھ 75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2019 کو ختم ہونے والے مالی سال 2018-19 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Finance Bill 2018 (Bill No.27 of 2018). First reading starts. Minister for Finance may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE *(Makhdoom Hashim Jawan Bakht)*: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Finance Bill 2018, as introduced, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2018, as introduced, be taken into consideration at once."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2018, as introduced, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Clauses 2 to 6 of the Bill are under consideration. Since there are no amendments in these Clauses, the question is:

"That the Clauses 2 to 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, third reading starts. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE *(Makhdoom Hashim Jawan Bakht)*: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Finance Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Clapping)

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 2018-19 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Finance to lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2018-19.

MINISTER FOR FINANCE *(Makhdoom Hashim Jawan Bakht)*: Mr Speaker! I lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2018-19.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2018-19 has been laid.

چیف منسٹر صاحب اگر بات کرنا چاہیں تو اپنا اظہارِ خیال کریں!

قائد ایوان (جناب عثمان احمد خان بُزدار): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں تمام ممبران صوبائی اسمبلی، وزیر خزانہ، فنانس ڈیپارٹمنٹ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور اسمبلی سٹاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے دن رات محنت کر کے فنانس بل کی تیاری میں مدد کی اور تمام ممبران اسمبلی نے اس کو پاس کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تحریک انصاف کی حکومت میں ہم سب لوگ اکٹھے اور ایک ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد میں آپ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جن حالات میں آپ نے اسمبلی کی کارروائی چلائی۔ میرے خیال میں پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ جس طرح آپ نے اچھے طریقے سے اپوزیشن کو deal کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ بجٹ 19-2018 تحریک انصاف کی حکومت نے پیش کیا ہے اور ان تمام ممبران اسمبلی نے اعتماد کرتے ہوئے اسے پاس کیا ہے جو کہ نہ صرف میرے لئے بلکہ میری پارٹی کے لئے بھی اعزاز کی بات ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انشاء اللہ جو اگلا بجٹ پیش ہو گا تو اس میں ہم pre budget discussion کریں گے اور اسے تمام ممبران اسمبلی سے مشاورت کے بعد تیار کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارا منشور good governance اور مالیاتی نظم و نسق کو برقرار رکھنا ہے۔ انشاء اللہ ہم deliver کریں گے، کوئی بھی ناجائز کام کرنے نہیں دیں گے اور جائز کام رکنے نہیں دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک حقیقت پسندانہ بجٹ ہم نے پیش کیا ہے جس میں ہم نے لفظوں کی ہیرا پھیری نہیں کی ہے اور ہم نے عوام سے کوئی چیز چھپائی نہیں ہے جو کہ ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بجٹ اجلاس کے بعد ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز تک جائیں گے۔ اس کے بعد ڈسٹرکٹ میں جائیں گے اور ہم visit کریں گے جہاں پر ہم اپنے ایم پی ایز اور عوام سے مشاورت کریں گے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ کے اندر ہم نے تمام اضلاع کے لئے ایک ڈویلپمنٹ package بھی رکھا ہے جو کہ ممبران اسمبلی کی مشاورت کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے جس سے ہمارے صوبے میں خوشحالی اور بہتری کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر ہم لوگ انشاء اللہ پنجاب کابینہ کا اجلاس کریں گے جس کا آغاز جنوبی پنجاب سے کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس موقع پر میں پنجاب اسمبلی کے سٹاف کے لئے دو ماہ کے اعزازیے کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ میں آخر میں اپنے تمام ممبران صوبائی اسمبلی جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا، ان سب کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پاکستان زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چونکہ نئی حکومت کا پہلا بجٹ تھا جس پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ، پوری کابینہ، تمام ایم پی ایز صاحبان اور خاص طور پر خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بجٹ کی بحث میں بھرپور حصہ لیا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ الحمد للہ جس احسن طریقے سے آپ لوگوں نے بجٹ اجلاس میں participate کیا اور پھر بجٹ کو پورے facts کے ساتھ پوری قوم کے سامنے رکھا ہے کوئی چیز چھپائی نہیں جیسا کہ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج پورے ہاؤس کی طرف سے وزیر اعظم جناب عمران خان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ انہوں نے اتنا کامیاب سعودی عرب کا دورہ کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جن مشکل ترین حالات سے ہمارا ملک پاکستان گزر رہا ہے اور جسے پچھلی حکومت بالکل financially collapse کر کے گئی ہے اور ہر ادارے کو برباد کر کے گئی ہے۔(شیم شیم)

الحمد للہ وہ بڑے کم وقت میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس ملک کے عوام کے لئے اور غریبوں کے لئے ایک package لے کر آئے ہیں۔ خاص طور پر انہوں نے اعلان کیا ہے کہ بجلی کی قیمتیں عام صارفین کے لئے نہیں بڑھائی جا رہیں لیکن جو کسانوں کے لئے 50 فیصد کا package ہے وہ بہت ہی احسن اقدام ہے۔ آج تک کسی وزیر اعظم نے کسانوں کے لئے اس طرح کا package نہیں دیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہاں میں یہ بھی بات کہتا چلوں کہ 2002 سے 2008 تک ہمارے دور میں agriculturist کے لئے صرف پنجاب میں off peak hours میں آدھا بل حکومت پنجاب جمع کرواتی تھی لیکن اب وزیر اعظم نے سارے پاکستان کے کسانوں کے لئے یہ کام کیا ہے جو کہ بہت بڑا credit ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

انشاء اللہ ہمیں پوری امید ہے کہ ان کے دل میں غریبوں کے لئے درد بھی ہے، ہمدردی بھی ہے اور وہ کرپشن کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کئی سالوں سے بگڑے ہوئے لوگوں کو بھی راہ راست پر لانا چاہتے ہیں اور ہماری سب کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"کون بچائے گا پاکستان۔ عمران خان عمران خان"، پاکستان تحریک انصاف زندہ باد" اور
"عمران خان زندہ باد" کی نعرے بازی)

میں انہیں ایک اور مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ پہلی دفعہ جنوبی پنجاب کے ایک عام گھرانے سے انہوں نے ہمیں جناب عثمان احمد خان بُزدار کی صورت میں وزیر اعلیٰ دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ان کے ساتھ بھی اسی طرح ہماری دعائیں ہیں اور ہم سب نے ان کے ساتھ مل کر کندھے سے کندھا ملا کر چلنا ہے تاکہ صوبہ پنجاب جو کہ ہمارا battle field ہے یہ آپ سمجھیں کہ یہ battle field ہے یہاں ہم جتنا سکون رکھیں گے اتنا ہی وزیر اعظم جناب عمران خان کو پاکستان کے لئے کام کرنے کا موقع ملے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس لئے یہ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ انہی کے nominated جو elected وزیر اعلیٰ ہیں، ان کا ہم بھرپور ساتھ دیں اور مجھے پتا ہے کہ ان کے اندر بھی ہمدردی ہے اور یہ پنجاب کے عوام کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو آپ سب کی دعائیں ساتھ ہوں گی اور آپ کی suggestions ساتھ ہوں گی اس لئے اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔انشاء اللہ انہی الفاظ کے ساتھ سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آج کے اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(26)/2018/1868. Dated: 25th October, 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** *Governor of the Punjab,* hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **25th October, 2018 (Thursday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 25/10/2018

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"